Vol. II
No. 8



Saturday
19th September, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

SATURDAY, 19TH SEPTEMBER, 1953

The House met at Two of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair*]

QUESTIONS AND ANSWERS
(SEE PART I).

The Hyderabad House Rent Control (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : Let us proceed to the next item. Shri A. Raj Reddy.

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda) : I am informed by Shri A. Raj Reddy that due to the illness of his wife he could not attend the House and that he might be permitted to introduce this Bill on the next non-official day or somebody might be authorised in that behalf.

Mr. Speaker : Shri A. Raj Reddy's Bill may be taken up on the next non-official day. Now, Shri G. Hanumanth Rao.

شری جی ۔ هنمنت راؤ (ملگ) ۔ اسپیکر سر ۔ میں نے یه اسنڈمنٹ بل رنٹ کنٹرول آرڈر سنه ۱۳۳۳ ف کے سلسلے میں پیش کیا ھے ۔ اسکے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس میں اس کا ذکر کیا گیا ھے که......

مسٹر اسپیکر ۔ میں ھاؤس کی توجه رول نمبر ۱۰۰ کی طرف دلانا چاھتاھوں ۔ اسکی پوری پابندی کیجاۓ تو ٹھیک ھے ۔

Shri G. Hanumanth Rao : I beg leave of the House to introduce ' The Hyderabad House Rent Control. (Amendment) Bill, 1953 '.

Mr. Speaker : Motion moved.

**Shri G. Hanumanth Rao:* According to Clause 10 of the Rent Control Order 1353 F., it is provided that the order shall not apply to any such house as is mentioned in sub-section (*a*) to (*d*) thereof. sub-section (*d*) exempts such houses whose income or rent as are reserved or secured for public benefit or for charitable purposes or for educational purposes or for waky under any special orders in force.

By reason of the above sub-section, certain institutions and trusts which are rack-renting from tenants are enabled, under the guise of being called public, religious or charitable or waky institutions, to deprive their tenants from the beneficial provisions of the rent control law, whose main object is to prevent such profiteering, impose a control or rents and save tenants from harrassments.

It is therefore just, necessary and essential to amend the clause (*d*) para 10 of the Hyderabad House Rent Control Order of 1353 Fasli.

میں نے اپنا امنڈمنٹ حیدرآباد ہاؤس رنٹ کنٹرول آرڈر کے سلسلہ میں لایا ہے - اس میں چاریٹیبل پرپزز کیلئے جو مکانات اور عمارتیں ہیں وہ اکزمپٹ ہیں - جیسے سیتارام باغ ہے جس میں کئی دوکانات اور ملگیاں بھی ہیں - ہاؤس کے سب ممبرس جانتے ہیں کہ سیتارام باغ کے مالک کیسے شخص ہیں - ایسے عمارتوں کا جو رنٹ وصول ہوتا ہے وہ چاریٹیبل پرپزز کیلئے استعمال نہیں ہوتا - ایسے اور مقامات ہیں کشن باغ ہے لکشمن باغ ہے جو پنالال پٹی کا ہے رام گوپال دھرم شالہ ہے - مدینہ بلڈنگ ہے ....

مسٹر اسپیکر - آنریبل ممبر خاص طور پر کسی شخص کا نام نہ لیں کیونکہ وہ یہاں اسکا جواب نہیں دے سکتے - آنریبل ممبر عام طورپر کہہ سکتے ہیں کہ فلاں پراویژن (Provisoin) کی ضرورت ہے -

شری جی - ہنمنت راؤ - میرا مطلب یہ ہے کہ جو چاریٹیبل پرپزز کیلئے وقف ہوتی ہیں انکا استعمال چاریٹیبل پرپزز کیلئے نہیں ہوتا - اور پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ ان جائدادوں کے کرایہ داروں کو جب چاہے بلا نوٹس دئے نکال دے سکتے ہیں ....

مسٹر اسپیکر - آنریبل ممبر کا اسٹیٹمنٹ مختصر ہونا چاہئے -

شری جی - ہنمنت راؤ - بہت بریف ہی کہہ رہا ہوں - نوٹس کے بغیر نکال دیتے ہیں - یادگیر گٹہ میں اور ہر جگہ ایسا ہوتا ہے - اکسپلائیٹ کیا جاتا ہے - اسکے مالک تو موٹروں میں بیٹھکر پھرتے ہیں - لیکن ٹیننٹ کیلئے گنجائش نہیں رہتی کہ اس کو بیدخل کردیا جائے تو کوئی کارروائی کرسکے -

اس سلسلے میں میں نے ہندوستان کے دوسرے اسٹیٹس کے قوانین بھی دیکھے ہیں - میں نے دیکھا کہ اڑیسہ یو - پی بنگال میں ایسا قانون نہیں ہے - بمبئی دھلی اور مدراس میں ایسا ہے مگر نوعیت ایسی نہیں ہے - بمبئی ایکٹ کا سکشن (۴) یہ ہے -

Bombay:–Section 4 : The Provincial Government may direct that all or any of the provisions of this Act shall not apply to premises used for public purposes of a charitable nature,

اسکے بعد دهلی اور اجمیر میں یہ هے کہ :-

Delhi & Ajmere : " To any premises the construction of which is not completed and which are not let to a tenant before the commencement of this Act."

اسطرح دهلی اور اجمیر میں کسی چاریٹیبل پریزز کیلئے اگزمپشن نہیں هے۔ مدراس میں یہ هے کہ :-

Madras : Notwithstanding any thing contained in this Act, the Provincial Government may by notification in the Gazette exempt any building or class of buildings from all or any of the provisions of this Act ".

اسطرح بمبئی کے سوا هندوستان کے جتنے بھی اسٹیٹس هیں وهاں چاریٹیبل پریزز کی پراپرٹیز کیلئے اگزمپیشن نہیں هے - همارے پاس جو سنہ ۱۳۳۳ ف کا قانون هے وہ بہت هی بوسیدہ هے - جو کلاززٹیننٹ کے سفاد میں هونے چاهئیں وہ نہیں هے - انسٹی ٹیوشنس یا مندریا کسی اور کے نام پر یہ جائدادیں هوتے هیں لیکن هم دیکھتے هیں کہ پنا لال پٹی - لکشمی نیواس گنیروال یا رام گوپال جیسے لوگ ان سے مزے اڑاتے هیں - میں دیکھتا هوں کہ سکندرآباد میں جو ایک دهرم شالہ هے اس میں ایک کمرے کا کرایہ روزانہ دو روپیہ لیا جاتا هے اسطرح گویا ایک کمرے کا کرایہ ماهانہ ساٹھ باسٹھ روپیہ لیا جاتا هے - یہ رقم اگر ایجوکیشن یا کسی دوسرے قومی تعمیری کاموں پر صرف کیجاتی تو مجھے عذر نہ هوتا لیکن یہ رقم مزہ کرنے پر خرچ کیجاتی هے - دوسری جگہ جس کمرے کا کرایہ پندرہ روپیہ هوسکتا هے یہاں ساٹھ روبیہ لیا جاتا هے - گورنمنٹ کے ملازمین جنکا وطن اضلاع میں هے انکو یہاں مکان نہیں ملتا هے -

مسٹر اسپیکر - مختصر طور پر فرمائیے -

شری جی - هنمنت راؤ - هاں میں مختصر طور پر کہونگا - میں چاهتا هوں کہ اگزمپشن نہ هونا چاهئے - گورنمنٹ جو رول بنائے اس میں اسکو اکسپٹ کرے -

श्री. वि. के. कोरटकर :—गव्हर्नमेंट की जानिब से मैं अिस बिल की मुखालिफत करता हूं, क्योंकि गव्हर्नमेंट के जेरे गौर यह प्रप्रोजल (Proposal) है कि यह कानून बहुत पुराना है और अुस में तबदीली की जरूरत है। और यह पूरा कानून जल्द से जल्द आपके सामने रखा जायेगा। अगर आप चाहें तो अुस समय अुसमें तरमीम ला सकते हैं। अुस पुराने कानून में आनरेबल मेंबर की अिस तरमीम को अिन्सर्ट (Insert) करने की जरूरत नहीं है। बात यह है कि दो या तीन आदमियों के लिये कोअी कानून नहीं बनता। कुछ लोग अुस कानून से अगर नाजायज लाभ अुठाते हैं तो वह बात अलग है। गव्हर्नमेंट के जेरे गौर यह मसला है और वह पूरा कानून बनकर बहुत जल्द हाअुस के सामने आयेगा।

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ کیا اسی سشن میں پیش کیا جائیگا ؟

श्री. वि. के. कोरटकर :—कोशिश तो बहुत जल्द अिसी सेशन में लाने के लिये की जा रही है।

شری جی ۔ ھنمنت راؤ۔ اگر منسٹر صاحب اسکا یقین دلاتے ھیں کہ یہ بل اسی سشن میں پیش کیا جائیگا تو میں اسکو وتھ ڈرا (Withdraw) کرنے کیلئے تیار ھوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگر مگر کی شرط کی ضرورت نہیں ھے ۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ھیں کہ اسکی کوشش کیجارھی ھے ۔

شری جی ۔ ھنمنت راؤ۔ آجکل کی گرانی کے لحاظ سے کسی آدمی کو ایویکٹ (Evict) کرنا اور اسکو گھر سے نکالنا مناسب نہیں ھے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ گورنمنٹ کی جانب سے ذمہ دار منسٹر یہ کہہ رہے ھیں کہ عنقریب اس قسم کا بل ھاؤس میں لایا جائیگا ۔ ایسی صورت میں کیا آنریبل ممبر وتھ ڈرا کرینگے ؟ ورنہ پھر اس مسئلہ کو ھاؤس کے کنسیڈریشن (Consideration) کے لئے رکھنا پڑیگا ۔

شری جی ۔ ھنمنت ۔ اگر اسی سشن میں اس بل کو لایا جارھا ھے تو . . .

مسٹر اسپیکر ۔ میں نے کہا کہ اگر مگر کی ضرورت نہیں ھے ۔ وہ کہہ رہے ھیں کہ عنقریب لایا جائیگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ آخر کب تک آجائیگا ؟

श्री. वि. के. कोरटकर :—अिसी सेशन में आयेगा अैसा निश्चित तो नहीं बताया जा सकता। पहले से यहां पर काफी बिल्स आये हैं । फिर भी अितना तो बता सकता हूं कि तीन साडे तीन साल तो नहीं लगेंगे।

شری جی ۔ ھنمنت راؤ ۔ منسٹر صاحب اسکا یقین دلا رہے ھیں ۔

I beg leave of the House to withdraw the motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

The Hyderabad Money Lender's Amendment Bill, 1953.

Shri K. Venkat Ram Rao (Peddamangal) : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to introduce 'The Hyderabad Money Lender's Act (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : Motion moved.

شری کے - وینکٹ رام راؤ - یہ جو امنڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے دفعہ ۲ قانون قرض دہندگان کی ضمن ۱۰ سے متعلق ہے جو یہ ہے -

" کاشتکار سے مراد اوس شخص سے ہوگی جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان (۳) سنہ ۱۳۴۹ف کے مفہوم میں زراعت پیشہ طبقہ کا رکن ہو اور جسکی گذر بسر کا اصل ذریعہ زراعت ہو" اس میں میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس میں سے یہ الفاظ نکالے جائیں " جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان ۳ سنہ ۱۳۴۹ف کے مفہوم میں زراعت پیشہ طبقہ کا رکن ہو اور" یہ نکال دینے کے بعد کاشتکار کی تعریف یہ رہتی ہے کہ " جسکی گذر بسر کا ذریعہ زراعت ہو" ہم جانتے ہیں کہ قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نظام کی حکومت نے نافذ کیا تھا - ہاؤس کے کئی ایک آنریبل ممبران نے اس سے اختلاف کیا اور پرزور مطالبہ کیا تھا کہ اسکو منسوخ کیا جائے کیونکہ اس قانون کی بنیادیں فرقہ وارانہ اساس پر تھیں اسلئے اسکو ایسی بنیادوں پر ڈھالنا چاہئے جو مناسب ہوں - لیکن اب تو اسکا سوال نہیں ہے کیونکہ یہ قانون منسوخ ہوچکا ہے اسکی جگہ پر قانون لگان داری زرعی اراضی آچکا ہے لیکن آثار قدیمہ کے طور پر چند الفاظ رکھے گئے ہیں کہ قانون قرض دہندگان کی اغراض کیلئے منسوخ شدہ قانون کے مندرجہ تعریف کاشتکار کو دفعات ۱۱-۱۲ اور دفعہ ۱۴ کے اغراض کیلئے نافذ متصور ہوگا - دفعہ ۱۱ کے تحت سود اصل سے زائد نہیں دلایا جائیگا اس میں اسکو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ڈگری میں جو قانون قرض دہندگان سے پہلے کی ہو اقساط کا حکم دیا جاسکتا ہے - دفعہ ۱۴ کے تحت کاشتکار یا مزدور کو جو پچاس روپیہ زرمالگزاری ادا کرتا ہو اور مزدور کو جو ایک روپیہ روز کماتا ہو محبس دیوانی میں رکھے جانے کیلئے گرفتار نہ کیا جاسکیگا - قانون انسداد انتقال اراضی زرعی میں جو تعریف کاشتکار کی کیگئی ہے وہی تعریف اس میں لانی چاہئے یعنی کسی شخص کی گذر بسر کا ذریعہ زراعت ہو تو کاشتکار کو جتنی سہولت ملتی ہے اسکو ملنی چاہئے - اسکے ساتھ ساتھ میں کہونگا کہ یہ جو ڈسکریمینیشن (Discrimination) ہے بنیادی اور کانسٹی ٹیوشن آف انڈیا کے آرٹیکل ۱۴ و ۱۵ کی جو اسپرٹ ہے اسکے خلاف پڑتا ہے - اسلئے میں کہونگا کہ اسکو رکھنا ضروری نہیں ہے - میں آرٹیکل ۱۵ ایوان کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں -

"The State shall not discriminate against any citizen on grounds only of religion, race, caste, sex, place of birth or any of them."

اسلئے ہم نے اس سے اختلاف کیا ہے اور یہ دستور ہند کے بھی خلاف ہے - اسلئے کاشتکار کی تعریف میں یہ ترمیم پیش کیگئی ہے - مزدور کی تعریف میں بھی ایک ترمیم میں نے پیش کی ہے - مزدور سے مراد اوس شخص سے ہوگی جو محض جسمانی محنت سے اپنی روزی کماتا ہو اور جسکو بشکل نقد یا جنس روزانہ ایک روپیہ یا ماہانہ تیس روپیہ سے زائد اجرت نہ ملتی ہو اس میں سے الفاظ بالا کو نکالنے کیلئے میں نے ترمیم پیش کی ہے - آجکل ہم

جانتے ہیں کہ افراط زر کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے اسکی وجہ سے اجرتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے - نقد یا جنس ایک روپیہ ملتا تھا تو اب آنہ دو آنے زیادہ مل رہے ہیں - زرعی مزدوروں کے لئے مینیمم ویجز کے سلسلہ میں سوا روپیہ مقرر کیا گیا ہے - جب ایسی سہولتیں نہ ملیں تو تھوڑے سے فرق کی وجہ سے قانون کا منشاء فوت ہوجائیگا - اس لئے قانون کے منشاء کی تعمیل کیلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے - ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ بلا کسی ذہنی تحفظ کے اسکو منظور کیا جائے -

شری وی۔ کے۔ کورٹکر - ہاؤس کے اس سائیڈ کو کوئی خاص عذر نہیں ہے - منظوری دیجاسکتی ہے -

مسٹر اسپیکر - ہاؤس جب اپوز (Oppose) نہیں کررہا ہے تو اسکے چھاپنے کی اجازت دیجائیگی -

The qestion is :

"That leave be granted to introduce 'The Hyderabad Money Lender's (Amendment) Bill 1953."

The motion was adopted.

Shri K. Venkat Ram Rao : Sir, I beg to introduce The Hyderabad Money Lender's (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : The Hyderabad Money Lender's (Amendment) Bill, 1953, is introduced. Let us now proceed to the next item on the Agenda.

Non-Official Resolution Re:Supply of Oil Engines on Taccavi Loans

Shri K. L. Narsimha Rao (Yellandu-General) : Sir, I beg to move :

"That this Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by Supply of Oil Engines on Taccavi Loans. This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to stop this practice and undertake construction of Minor Projects and repairs to breached tanks for the above purpose."

Mr. Speaker : Motion moved.

***شری کے - ایل - نرسمہا راؤ** - اسپیکر سر - میں اس رزولیوشن کو کیوں پیش کیا ہوں اس کی کیا ضرورت تھی اس پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں - آئیل انجنس جو رعایا کو

تقاوی پر دیئے جاتے ھیں اس سلسلہ میں ایسا ھورھا ھے کہ دو ہزار روپیہ تو منظور ھوتے ھیں لیکن وہ پورے کے پورے رعایا کو نہیں ملتے۔ کیونکہ چھ ہزار روپیہ کی ملکیت ھو تو دو ہزار روپیہ تقاوی منظور ھوتی ھے۔ اس سے ظاھر ھے کہ غریب کسانوں کو یہ تقاوی نہیں ملتی۔ میرے ریزولیوشن کے پیش کرنے کا یہ منشاء نہیں کہ اگریکلچرل مشینری کام میں نہیں آتی لیکن پمپ سٹس وغیرہ دیئے جانے کے متعلق جو عمل ھورھا ھے وہ ٹھیک نہیں ھے۔ ھر ایک کسان کو جس کو تقاوی منظور ھوتی ھے دو ہزار روپیہ دیئے جانیکا پروویژن ھے لیکن اس کے متعلق جو شرائط عائد کئے گئے ھیں وہ یہ ھیں کہ یہ پمپ سٹس انہی کمپنیوں سے خریدے جائیں جن کے ساتھ حکومت کا معاھدہ ھوچکا ھے۔ تب ھی اونکو رقم دیجائیگی۔ ھمیں اس سلسلہ میں یہ بھی دیکھنا چاھئے کہ حکومت نے کس قسم کے کمپنیوں کا انتخاب کیا ھے۔ حکومت نے پمپ سٹس بزنس کرنے والے صرف چار کمپنیوں سے اپنا ناطہ جوڑا ھے شائد سپلائی ڈپارٹمنٹ کے ھائر اتھارٹیز نے اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے ایسا کیا ھو۔ ان ھی چار کمپنیوں سے خریدنے پر رعایا کو تقاوی دیجاتی ھے۔ یہ چار کمپنیاں یہ ھیں۔

۱۔ کرلوسکر ۲۔ کوپر ۳۔ سنٹرل اور امانی انجنس اس وقت پمپ سٹس کی قیمت بازار میں (۱۰۸۰) روپیہ ھے۔ لیکن حکومت نے کسانوں کو مجبور کیا کہ وہ کرلوسکر کمپنی سے تقاوی پر (۱۴۸۰) روپیہ پر پمپ سٹ خریدیں۔ اس طرح ھر کسان کو (۴) سو روپیہ کا نقصان ھوتا ھے۔ اس کی وجہ حکومت یہ بتاتی ھے کہ یہ کمپنیاں انسٹالمنٹ بیسس (Instalment basis) پر حکومت کو پمپس سپلائی کرتی ھیں۔ ھمیں اس سلسلہ میں یہ بھی دیکھنا پڑیگا کہ آیا یہاں کی کمپنیوں کو بھی اس کا موقع دیا گیا یا نہیں۔ جو کمپنیاں فارین پمپ سٹس کی تجارت کرتی ھیں اون کے متعلق حکومت نے کمپنیوں پر یہ شرط عائد کی ھے کہ آئندہ پانچ سالوں میں ان کو اقساط پر پوری رقم دیجائیگی پہلے قیمت کا کوئی حصہ نہیں دیا جائیگا جو بیرونی پمپ سٹس فراھم کرتے ھیں۔ ان مقامی کمپنیوں سے کہا گیا ھے کہ ان شرائط کے تحت جو گورنمنٹ کو سپلائی کرنا چاھتے ھیں کریں۔ مقامی نیشنل انڈسٹریز کی خاطر سمجھئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ھے نیشنل انڈسٹریز کے لئے صرف شرط یہ رکھی گئی ھے کہ پہلے ان کو اس قیمت کا پچاس فی صد خریدنے کے وقت حکومت کی طرف سے دیا جائیگا باقی رقم اور دو سال میں اقساط پر دیجائیگی۔ بیرونی پمپ سٹس سپلائی کرنے والے مقامی کمپنیوں پر کڑی شرائط عائد کرنے سے اس شرط کی وجہ سے حیدرآباد کی پوری کمپنیوں نے اس کو قبول نہیں کیا اور رقمی معاملات کا تو جو کچھ حال ھے ھم دیکھ رھے ھیں۔ سال پیوستہ میں آٹھ سو پمپ سٹس تقاوی پر دیئے گئے تھے۔ سال گزشتہ صرف سات سو پمپ سٹس دیئے گئے تھے۔ لیکن سال حال دو ہزار پمپ سٹس تقاوی پر دینے کا حکومت نے طے کیا ھے۔ گویا یہ معاملہ ۴۰ لاکھ کا ھے۔ ۵۰ ہزار پمپس کے لئے ۴۰ لاکھ روپیہ منظور کئے گئے ھیں۔ بازار کی قیمت دیکھیں تو معلوم ھوگا

کہ ایک پمپ (۱۰۸۰) روبیہ میں ملتا ھے - لیکن ان کمپنیوں سے لیں تو (۱۳۸۰) روپیہ میں ملیگا - گویا حکومت کے اعلیٰ عہدہ دار ان چار کمپنیوں سے ناطہ جوڑ کر رعایا کو دھوکا دے رھے ھیں - مشنری کی شکل میں تو حکومت رعایا کو (۲۷۶۰۰۰۰) لاکھ روپیہ دیگی لیکن اون سے کا غذات (۴۰) لاکھ معہ سود کے پانچ سال میں ادا کرنے کے لئے لکھوائے جاتے ھیں - گورنمنٹ نے کرلوسکر سے ایک ھزار پمپ سٹس اور دوسری کمپنیوں سے ایک ھزار پمپ سٹس خریدنے کا معاھدہ کیا ھے - کرلوسکر کمپنی سے ایک ھزار پمپ سٹس خریدے جائینگے - یعنی اوس کمپنی سے خریدنے والے پمپ سٹس کی کل قیمت ۲۰ لاکھ روپیہ ھوتی ھے - چونکہ اسی کمپنی سے خریدنے پر کسانوں کو مجبور کیا جارھا ھے اس لئے اگر ھم بازاری قیمت سے اس کا مقابلہ کریں تو معلوم ھوگا کہ (۳۷) فی صد نقصان رعایا کو برداشت کرنا پڑتا ھے - اگر (۲۰) لاکھ کا تناسب نکالیں تو معلوم ھوگا کہ (۷) لاکھ (۴۰) ھزار کا زائد منافع کرلوسکر کو اس سال ھوگا - اور یہ زائد منافع رعایا کو مجبور کر کے اس کمپنی کو دلایا جارھا ھے - اس کے بعد (۵۰) فی صد کرلوسکر حکومت کو دینے والی ھے - اور (۳۷) فیصد کے حساب سے (۱۲) لاکھ ۶۰ ھزار میں سے ۱۰ لاکھ نکالے جائیں تو دو لاکھ ۶۰ ھزار روپیہ ھورھا ھے چونکہ کرلوسکر کمپنی دو لاکھ ۶۰ ھزار روپیے کیلئے دو سال رکھ رھا ھے - اس لئے کسانوں سے ۷ لاکھ ۴۰ ھزار کا نقصان اٹھانا پڑرھا ھے جو ناجائز منافع ھے جو حکومت کرلوسکر کو دلوائیگی - گویا (۷۴۰۰۰۰) لاکھ روپیہ کرلوسکر کو اس میں سے ملینگے - اس میں حکومت کا کتنا حصہ ھے معلوم نہیں دوسری کمپنیوں سے بھی جو پمپ سٹس خریدے جائینگے (۲۰) لاکھ کے معاملہ میں سے بہ حساب (۲۵) فیصد (۵) لاکھ روپیہ ان کمپنیوں کو اضافہ دیا جائیگا - کیونکہ وہ تو گھاٹے میں نہیں بیچینگے کافی منافع لیکر بیچینگے - اگر پورا کیلکولیٹ کیا جائے تو معلوم ھوگا کہ حکومت (۱۲۴۰۰۰۰) روپیہ زیادہ منافع ان کمپنیوں کو حکومت دلوائیگی - ھمیں یہ بھی دیکھنا ھے کہ آیا یہ کمپنیاں پرانی ھیں یا نئی - ھمارے پاس کرلوسکر کمپنی کے ایجنٹس پرانے بھی ھیں اور اس اسکیم کے لئے نئے بھی آئے ھیں - بیری اینڈ کمپنی کرلوسکر پمپس ڈسٹری بیوٹ کرنے کے لئے یا بیچنے کے لئے ایجنسی لیتی تھی - وہ گورنمنٹ کے ایجنٹ کے طور پر حیدرآباد اسٹیٹ میں کام کرتی تھی - لیکن اب اس کام کو کرنے کے لئے اعلیٰ عہدہ داران سپلائی ڈپارٹمنٹ کے ایک دوست گنٹی صاحب نے ایجنسی کھولی ھے اون سے معاھدہ کیا گیا - سالہا سال سے جو کمپنی کام کررھی تھی اور کرلوسکر کا سامان بیچ رھی تھی اوس سے معاھدہ نہیں کیا گیا - جن کا اس اسکیم کو عمل میں لانے سے پہلے پمپس سے کوئی واسطہ نہیں تھا اون کو پمپس کے ڈسٹری بیوشن کا موقع دیا گیا - اور اس کے نتیجہ میں چونکہ گنٹی صاحب اور دوسرے کمپنیاں (۷۶۰۰۰۰) روپیہ کے لئے دو سال انتظار کرنے کے لئے تیار ھیں - اس لئے ان کو (۱۲۴۰۰۰۰) روپیے کا ناجائز فائدہ پہنچایا جا کر رعایا کا نقصان کیا جارھا ھے - ھم کو یہ بھی دیکھنا ھے کہ " غلہ زیادہ اگاؤ " کی مہم کے تحت پمپس جو تقاوی پر دئے جارھے ھیں اون سے فائدہ بھی ھورھا ھے یا نہیں - لیکن صاف

ظاھر ھوتا ھے کہ کوئی قابل کاشت ایریا انکریز (Increase) نہیں ھوا - صرف اتنا ھی ھوا کہ جہاں باؤلیوں کے تحت کاشت کی جاتی تھی وھاں اب تیسری فصل بھی تیار کیجارھی ھے - لیکن تلنگانہ کو نظر میں رکھکر اگر ھم سوچیں تو معلوم ھوگا کہ چالیس لاکھ روپیہ جو پمپس کے لئے دئے جاتے ھیں اور (۱۲۴۰۰۰۰) روپیہ کمپنیوں کو دینے کے نام پر سپلائی ڈپارٹمنٹ کے ھائر اتھاریٹیز کھا جارھے ھیں اگر یہ رقم تلنگانہ میں خرچ کیجاتی تو کلٹیوایبل ایریا (Cultivable Area) زیادہ ھوتا - جہاں تک میری معلومات ھیں اونکی بناء پر کہہ سکتا ھوں کہ تعلقہ یلندو میں چار پانچ کنٹے ایسے ھیں جن کو دو ھزار روپیہ سے کم میں مرمت کر کے اچھا کیا جاسکتا تھا - اور اون کے تحت ۱۲ سے ۴۰ ایکر اراضی تک جو چار پانچ سال سے پڑاؤ پڑے زیر کاشت لائی جاسکتی تھی - جو روپیہ اس طرح خرچ کیا جارھا ھے اوس سے کئی تالابوں اور کنٹہ جات کی مرمت کی جاسکتی اور نئے تعمیر کئے جاسکتے تھے - یہ بھی ھمیں دیکھنا ھے کہ جو پمپس ھمیں دئے گئے ھیں وہ برابر کام کررھے ھیں یا نہیں - کرلوسکر کے پمپسس ایسے ناقص ھیں کہ وہ معقول طور پر کام نہیں کرتے - اون کو تھوڑے ھی دنوں میں رپیر کے لئے بھیجنا پڑتا ھے یا اون کے پرزے بدلنا پڑتا ھے - اور ان پرزوں پر حکومت کی جانب سے سیلس ٹیکس بھی عائد کیا جاتا ھے - اس کے لئے آئیل کی بھی ضرورت ھوتی ھے - پولیس ایکشن کے پہلے آئیل کی قیمت (۴) آنے فی گیلن تھی - آج کل ایک روپیہ دس آنے فی گیلن ھوگئی ھے داموں کے بڑھ جانے کی وجہ سے پروڈکشن کیپیسٹی بڑھانے کی کسان کو جو کوشش کررھے ھیں وہ کامیاب نہیں ھورھی ھے - اسکے علاوہ بیلوں کے ذریعہ موٹ کشی کرنے سے زیادہ خرچہ پمپس کے ذریعہ کرنے میں ھورھا ھے - چنانچہ بہت سے پمپس بند پڑے ھوئے ھیں اور وہ کام نہیں کررھے ھیں - اس لئے اس قرارداد کے ذریعہ میں یہ مطالبہ کررھا ھوں کہ تالاب کنٹہ جات وغیرہ جلد از جلد زیادہ تعداد میں تعمیر و مرمت کرائے جائیں -

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*].

اب فارن پمپ سٹس لینے والوں پر ایک شرط لگائی گئی ھے - پہلے کچھ نہیں کہا گیا تھا اور پانچ سال کیلئے اقساط پر یہ رقم دیگئی - لیکن اب ھمیں یہ دیکھنا ھے کہ آیا کرلوسکر اپنی دیسی انڈسٹری ھے - اس پر تو فارن کیاپٹیل بہت کچھ لگا ھوا ھے - کرلوسکر ایک نام لیوا دیسی انڈسٹری ھے وہ باھر کے کیاپٹلسٹ ھیں اور وہ جو پمپ سٹس سپلائی کرتے ھیں اسمیں زیادہ تر باھر ھی کے پرزے ھوتے ھیں - تب ان ھی سے حکومت نے معاھدہ کیوں کیا ھمیں یہ سوچنا ھے - اس سے یہ صاف ظاھر ھوتا ھے کہ کمپنی اور حکومت کے اعلی عہدہ داروں کے درمیان گٹھ جوڑ ھیں - کل ھی آنریبل منسٹر آبکاری فرمارھے تھے کہ اپنا الو سیدھا کرنا چاھتے تھے اسلئے یہ ناتا جوڑا ھے - ان تمام باتوں سے یہ صاف ظاھر ھے کہ اس سے کلٹیویٹنگ ایریا میں کوئی اضافہ ھونے والا نہیں ھے - بلکہ کنٹے - تالاب وغیرہ کی مرمت کیجائے تو اس سے ایریا میں اضافہ ھوسکتا ھے - اسلئے میں

یہ امید کرتا ہوں کہ اس اسکیم کو مسترد کیا جائیگا اور اسکی بجائے مائنر پراجکٹس تعمیر کئے جائینگے ۔

شری اپا راؤ (نارائن کھیڑ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج ایک معزز ممبر نے ایوان کے سامنے جو رزولیوشن پیش کیا ہے وہ انکی ناواقفیت اور ساتھ ہی رسد کے اعلی عہدہ داروں پر چھینٹے اڑانے کیلئے پیش کیا گیا ہے ۔ انکے طرز کلام سے یہ صاف ظاہر ہورہا تھا کہ وہ صرف چھینٹے اڑانے کیلئے ہی پیش کیا گیا ہے ۔ میں اسکے متعلق چند تفصیلات ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہیں ۔ ایک چیز یہ بیان کیگئی ہے کہ انجن کی تقاوی کو بند کر کے مائنر پراجکٹس پر اس رقم کو صرف کیا جائے ۔ لیکن معزز ممبر یہ بھول بیٹھے ہیں کہ انجن کی رقم بطور قرض دیجاتی ہے جو بعد میں کاشتکاروں سے وصول کیا جاتا ہے ۔ لیکن تالابوں کی مرمت وغیرہ ایسی چیز ہے جس پر گورنمنٹ پیسہ صرف کرتی لیکن اسکا بدل فوری نہیں ملتا ۔ غالباً معزز ممبر نہیں جانتے میں انہیں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ پراجکٹس پر لاکھوں روپیہ خرچ ہورہا ہے ۔ سال گزشتہ محبوب نگر میں زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے تیرہ سو کے قریب تالاب ٹوٹ گئے تھے جسکی تعمیر کے لئے سنٹرل گورنمنٹ نے ۳۸ لاکھ روپیہ دئے ہیں اور یہ روپیہ خرچ کر کے چھ سو سے زیادہ کنٹے درست کئے گئے ہیں ۔ پانچ سالہ اسکیم کے تحت ہر چھوٹے بڑے تالاب کی مرمت کیجائیگی اور یہ کام تین سال میں مکمل ہوجائیگا ۔ یہ سنکر آنریبل ممبر کو تعجب ہوگا کہ اس بارے میں ۶۰ لاکھ روپیہ سنٹرل گورنمنٹ نے دیا ہے ۔ انہوں نے جو چھینٹے اڑانے کی کوشش کی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ انکی بکواس ہے ۔

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ بکواس کیسا لفظ ہے ؟ یہ ان پارلیمنٹری (Un-parliamentary) لفظ ہے اسکو واپس لیا جائے ۔

شری اپا راؤ ۔ میں اسکے جواب میں کہہ رہا ہوں ۔ الو سیدھا کرنا ۔

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ ایک سے زیادہ مرتبہ آپکے منسٹرس نے کہا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ ایسے الفاظ نہ کہے جائیں ۔

شری اپا راؤ ۔ معافی چاہتا ہوں ۔ میں واپس لیتا ہوں (Cheers from the Opposition Benches) خیر آپکو معلوم نہیں ہے کرلوسکر کے جیسے انجن بازار میں نہیں ہیں ۔ اگر آپ بازار میں پھرتے تو آپکو معلوم ہوتا ۔ صرف انجن کی قیمت ۱۰۸۰ روپیہ ہے ۔ لیکن اسکے ساتھ جو پمپ اور بڈ (Bed) ہوتا ہے اسکی قیمت علحدہ ہوتی ہے ۔ چھ مہینے پہلے میرے دوست نے ۱۳۳۰ روپیہ میں کرلوسکر کے پاس سے انجن خریدا ہے ۔ آج بمبئی میں اس سے بھی زیادہ ہے ۔ وہاں مکمل انجن دو ہزار میں ملتا ہے ۔

آنریبل ممبر نے کہا ہے کہ یہ نام لیوا انڈسٹری ہے - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیش کی انڈسٹری کو فروغ دینے کا یہی رجحان ہے - آج ہندوستان میں تھوڑے بہت کارخانے ہیں جہاں انجنس تیار ہوتے ہیں - کرلوسکر ہے - کوپر ہے - پیری کمپنی ہے - حکومت نے ہر انجن بنانے والے کو دعوت دی تھی اور کہا تھا کہ آپ کتنے انجن فراہم کرسکتے ہیں - اسی ایک کمپنی سے یہ مطالبہ نہیں کیا گیا تھا - یہ کہا گیا تھا کہ جتنے انجن دے سکتے ہیں فراہم کئے جائیں - کرلوسکر کمپنی آجکل کی نہیں ہے - وہ تیس چالیس سال سے بڑھتے بڑھتے اس نوبت پر آئی ہے - ممکن ہے کہ وہ نوزرس اور دوسرے پارٹس باہر کے استعمال کرتے ہوں لیکن اسکے معنے یہ نہیں ہیں کہ یہ نام لیوا انڈسٹری ہے - اب رہا یہ سوال کہ کرلوسکر ہی کو کیوں پسند کیا گیا - وہ اعلی عہدہ داروں کے کیا ہوتے ہیں - میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ پیری کمپنی کرلوسکر کی ایجنٹ تھے انہوں نے گنٹی کمپنی کے نام سے ایک علحدہ کمپنی قائم کرلی ہے - بعض ایسے انجن ہیں جو زیادہ کارآمد نہیں ہیں - لیکن اگر اس کمپنی کے ورک شاپ کو جا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں اعلی سے اعلی انجینیرس موجود ہیں - جو آپکے انجن کی درستگی کے لئے مشورہ دینگے -

یہ کہا گیا ہے کہ ایک ہزار اسی پر چار سو اسی روپیہ کیوں اضافہ دئے گئے ہیں - یہ آنریبل ممبر کے حساب سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے - اگر اس سہولت کیلئے جو وہ دے رہے ہیں ایک سو روپیہ (کیونکہ ایک سو روپیہ ہی کا فرق آتا ہے) سود یا منافعہ کے طور پر لے رہے ہیں تو یہ قابل اعتراض نہیں ہے - یہ کچھ ایسا زیادہ نہیں ہے جس پر اعتراض کیا جائے - بار بار اس چیز کو بتلانے کی کوشش کیگئی کہ اس میں حکومت کے اعلی عہدہ داروں کا تعلق ہے - انکی دلچسپی ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس مقصد سے یہ رزولیوشن پیش کیا گیا ہے اسکے پس پردہ کوئی اور چیز بھی ہے - کرلوسکر اور دوسرے نیشنل انڈسٹریز سے چنا ریڈی صاحب کا تعلق نہیں - یہ جاننے کے باوجود بھی کہ ان انجنوں سے آج گاؤں میں ہزاروں ایکر زمین کو قابل کاشت بنایا جارہا ہے اور اس سے کافی فائدہ پہنچ رہا ہے آنکھوں پر پٹی باندھکر یہ رزولیوشن محض چھینٹے اڑانے کیلئے پیش کیگئی ہے - ان وجوہات کی بناء پر میں اسید کرتا ہوں کہ آنریبل ممبر اس رزولیوشن کو واپس لینگے -

شری کنٹارام ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - آج کا رزولیوشن آئیل انجنس پر جو تقاوی دیجارہی ہے اوس سے متعلق اگر اسکو مائنر پراجکٹس پر خرچ کیا جائے تو کیا فائدہ ہوگا - یہ مسئلہ ایوان کے سامنے زیر بحث ہے - اس میں بعض تو ٹیکنیکل چیزیں ہیں اور بعض تجربات کی چیزیں ہیں - ابھی ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ تقاوی کوئی بھیک کے طور پر نہیں دیجاتی بلکہ سود سے قرضہ دیا جاتا ہے - اس پر سود لینے کے باوجود یہ زبردستی کیجاتی ہے - مجبور کیا جاتا ہے کہ ہمارے ایجنٹ سے ہی کام کرائیں چاہے وہ اچھا ہو یا برا - اگر حکومت کی یہ

پالیسی ہے کہ یہاں کی انڈسٹریز کو ڈولپ کریں تو کیا آپ دعوی کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کرلوسکر کے انجن انڈیا میں بن رہے ہیں یا اسمبل ہورہے ہیں - ہمیں اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ تمام پرزے باہر سے لا کر یہاں انجن فٹ کیا جارہا ہے -

قیمتوں کے متعلق میں یہ سنتا ہوں کہ اس میں بازار کی قیمتوں کے مقابلہ میں بہت فرق ہے - گورنمنٹ نے اتنی زیادہ تعداد میں انجن فراہم کرنے کیلئے کہا ہے کہ اسکے لئے کامپٹیشن ہے اور ہماری یہ پالیسی ہونا چاہئے کہ جوشخص کم سے کم قیمت پر اس وقت دیتا ہے اسی سے معاملہ کیا جائے - جب آپ قرض دیکر اس بات پر مجبور کررہے ہیں کہ فارن کمپنی والے ہی سے خریدا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے آپکا کوئی خاص تعلق ہے - کوئی خاص بات ہے - جب کسان سرکار سے روپیہ لے رہا ہے اور اسکا نصف دو سال میں واپس دیتا ہے تو یہ دیکر اس پر کیوں لازم گردانا جاتا ہے کہ اسی کمپنی سے لیا جائے - آج سامپ کیوجہ سے جو فائدہ مل سکتا ہے تو وہ پرچیز رہی کو ملنا چاہئے - یہ ہوسکتا ہے کہ ۱۲۰۰ کا انجن ایک ہزار اسی میں مل جائے - یہ فائدہ ایجنسی کو نہ ملنا چاہئے - کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اس زمانے میں کمیشن زیادہ ہو اور بعد کے زمانے میں نقصان ہوجائے - اس رعایت کا پرچیزر ہی کو حق رہنا چاہئے جو قرضہ لے رہا ہے - آپ پیسہ دیتے ہیں تو اس قرض میں آپ اسکی زمین مکفول کرلیتے ہیں - پھر اسکو آپشن کیوں نہیں دیتے کہ وہ جہاں سے چاہے خریدے - آپ یہ کہتے ہیں کہ ملکی انڈسٹریز کو انکریج کررہے ہیں - اگر یہ انجن پورے ہندوستان میں تیار ہوتے تو اور بات تھی - لیکن یہ " ہندستان کار " کے جیسا ہے جسکے سب پرزے باہر بنتے ہیں -

دوسری چیز یہ کہ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ تقاوی کی وجہ سے رعایا کو کتنا فائدہ ہوا - انجن سے وہی شخص کاشت کرسکتا ہے جسکے پاس کم سے کم ۶ یکر تری زمین ہو - یا جسکی باؤلی کی گہرائی اتنی زیادہ ہو کہ وہ پانی اسقدر مقدار میں سربراہ کرسکے - اور اگر باؤلی اتنی بڑی نہ ہو تو ہم دیکھے ہیں کہ اسکی وجہ سے ۶۰-۷۰ فیصد کاشتکاروں کا دیوالیہ ہوگیا ہے - پہلے انکی باؤلیوں میں موٹ کشی ہوتی تھی تو اس سے پانی آتا بھی رہتا تھا جتنا کہ خارج ہوتا تھا - لیکن انجن سے دو گھنٹے میں باؤلی کا پورا پانی خالی ہوجاتا ہے - اسلئے اسکا لحاظ کرنا ضروری ہے کہ آئیل انجن لینے والے کا پوزیشن کیا ہے - اور پھر اس سلسلے میں انٹنسیو کلٹی ویشن کو بھی ملحوظ رکھنا پڑتا ہے - بیل تو چارہ کھاتے ہیں لیکن انجن آدھی پیداوار کھا جاتا ہے - آئیل وغیرہ خریدنا پڑتا ہے - دیکھنا یہ ہے کہ کیا رعایا میں اتنی سکت ہے..........

شری انبا داس راؤ - اسپیکر سر - آنریبل ممبر جیب میں ہاتھ رکھکر اسپیچ دے رہے ہیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - وہ کچھ نہیں - آنریبل ممبر اپنی تقریر جاری رکھیں -

شری کنٹار ام ریڈی - میں نے انجن پر خرچ کا حساب نکالا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ آدھی پیداوار کیا جاتا ہے - اور پھر آپ تو جانتے ہی ہیں کہ کاشتکار کے پاس سال میں ایک دفعہ پیسہ آتا ہے لیکن انجن کیلئے تیل خریدنا پڑتا ہے - اور بغیر پیسے کے دوکان والا تیل نہیں دیتا - میں کہونگا کہ تلنگانہ میں ہر تعلقہ کیلئے گل براری کیلئے ایک لاکھ تقاوی کیلئے ایک لاکھ اور آئیل انجن کیلئے ایک لاکھ روپیے منظور کئے گئے ہیں - مجھے گل براری کی نسبت یہ کہنا ہوگا کہ گورنمنٹ انڈکیشن ہے - گورنمنٹ کسی قانون کو نافذ کرتی ہے یا کوئی اصول نکالتی ہے تو اس پر عمل اسوقت ہوتا ہے جب اسکا موقع نہیں رہتا - میں کہونگا کہ ان کی بجائے چھوٹے چھوٹے اریگیشن پراجکٹس کیوں نہ لئے جائیں - خصوصاً نلگنڈہ میں ایسے کئی چھوٹے چھوٹے تالاب ہیں جن کے نالے درست کئے جائیں تو ان سے کافی رقبہ زیر کاشت آسکتا ہے - لیکن کوئی اس پر غور نہیں کرتا اگر ہم آئیل انجن کی نسبت یہ دیکھیں کہ جس مقام پر پہلے آئیل انجن نصب نہیں تھا اس وقت کیا کاشت ہوتی تھی اور کتنی پیداوار ہوتی تھی اور آئیل انجن نصب کرنے کے بعد اس سے کسقدر پیداوار ہورہی ہے تو اس سے آئیل انجن سے کتنا فائدہ ہورہا ہے بخوبی معلوم ہوجائیگا - جب آپ اس کے لئے تقاوی دے رہے ہیں تو حکومت کو اس پر غور کرنا چاہئے - آپ انجن کیلئے ۲۰۰۰ روپیے دے رہے ہیں تو کوئی مفت نہیں دے رہے ہیں - اس پر کئی پابندیاں عائد کیجارہی ہیں - یہ کیوں - میں کہونگا کہ آپ اس حد تک نگرانی کرسکتے ہیں کہ آیا وہ یہ رقم لیکر کسی دوسرے کام میں تو نہیں صرف کررہا ہے - آپ فیر پرچیز کا کا موقع دیجئے - اور پھر اس " پیٹر " انجن کی بھی کیا گیارنٹی ہے - مہینہ دو مہینے چار مہینے میں ریپر کروانا ہی پڑتا ہے - اور ریپر کرنے کیلئے جو آتا ہے اسکا خرچ کھانا بس کا کرایہ برداشت کرنا پڑتا ہے - پبلک کیلئے یہ سب پیچیدگیاں کیوں رکھتے ہیں - اسلئے اب تک جن لوگوں کو تقاوی منظور کیگئی ہے ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کرنا چاہئے - اور آئندہ یہ رقم مائینر پراجکٹس پر خرچ کرنا چاہئے - اگر چاہیں تو میں ایسے تالابوں کے نام کوٹ کرسکتا ہوں جنکے نالے اگر صاف کردئے جائیں تو ان سے کافی رقبہ زیر کاشت آسکتا ہے - چنانچہ نلگنڈہ میں پانگل کا تالاب ہے جسکے تحت ۸ ہزار ایک رقبہ زیر کاشت آسکتا ہے - مادھارم کے تحت ۴ ہزار ایکر اور شالی گورارم کے تحت بھی کافی رقبہ کاشت ہوسکتا ہے - انکے صرف نالے صاف کرنے کی ضرورت ہے - اگر ہم اس کام کیلئے کہتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ فینانس ہمیں اسکی اجازت نہیں دیتا - لیکن یہ کیاٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا ہے - کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ حکومت کسی کمپنی کے ساتھ اپنا رشتہ جارہی ہے - آپ دوسری کمپنیوں کو بھی کامپٹیشن میں آنے کا موقع دیجئے - اگر وہ کم دام میں اچھا مال دیتے ہیں تو ان سے لینے کا موقع دیجئے - اور پھر یہ کیا " کرلوسکر پیٹر " بھی ہندوستان میں بنے ہیں - نہیں - آپ اسطرح پابندی عائد کرنے سے اب دوسرے کمپنیاں چوری سے بلاک مارکٹ کے طور پر یا دوسرے کے ساتھ شریک ہوکر اپنا مال نکال رہے ہیں - آپ جو تقاوی دیتے ہیں وہ فری بھی تو نہیں - قرض دے رہے ہیں سود بھی آپ

اس پر لیتے هیں - آپ جائیداد مکفول کر کے اسکو دیتے هیں - پھر فری پرچیزینگ کا حق اسکو کیوں نہیں دیتے - اور پھر اگر آپ اسکی بجائے مائینر ارریگیشن ورکس انجام دیں تو اس سے چند کی بجائے سیکڑوں لوگوں کو فائدہ پہنچیگا - ۲-۴ یکر پر کاشت کرنے والے بھی اس سے مستفید هوسکینگے - انہیں بھی تو سہولت ملنی چاهئے - وہ نہ تو آئیل انجن خریدنے کی صلاحیت رکھتے هیں اور نہ خریدیں تو انکے ئے وہ فائدہ مند هوتا هے - اسلئے اگر مائینر ارریگیشن ورکس انجام دئے جائیں تو اس سے انکو فائدہ هوگا - سب استفادہ کرینگے - زیادہ کنبے اس سے پرورش پائینگے - اسکے لئے سنٹر بھی آپ کو کافی مدد دیرها هے یہاں سے بھی آپ لاکھوں روپیہ لے رهے هیں - حکومت کے پاس تین مرتبہ ریپریزنٹیشن کیا جاچکا هے کہ همارے مطالبات پر غور کیا جائے - لیکن کچھ نہیں هوا - اگر یہی رقم جو نلگنڈہ میں دیگئی هے تالابوں کی درستی کیلئے صرف هوتی تو اس سے تین تالاب اچھے هوجاتے اور ۱۰ هزار ایکر زمین پر کاشت هوسکتی - آئیل انجن میں یہ بھی هے کہ پارٹس خراب هوجائیں تو انکو ٹھیک کروانے حیدرآباد لانا پڑتا هے - اس لحاظ سے میں ایوان سے درخواست کرونگا کہ آئندہ حکومت یہ رقم مائینر پراجکٹس پر خرچ کرے - اور اب تک جن لوگوں کو تقاوی دیگئی هے انکو فری پرچیزینگ کا حق دیا جانا چاهئے - یہ کہنا کہ ملکی چیز هے یہ سمجھ میں نہیں آنے والی بات هے - اگر کہیں ۱۰ روپیے میں پرانی موٹر ملتی هے تو وہ لیتا هے - همکو تو اسٹیبلٹی دیکھنا هے -

آخر میں میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا هوں -

* **श्री. श्रीनिवासराव अेंखेलीकर** (हुमनाबाद-जनरल) :—अध्यक्ष महोदय, जो रेजोल्यूशन आया है अुसमें खास तौर से दो चीजें हैं। अेक चीज यह है कि आअील अिंजिन की तकावी देकर ग्रो मोअर फूड कॅम्पेन में कोअी तरक्की नहीं हो रही है अिसलिये अुसको बंद कर दिया जाय और अिस में जो पैसा खर्च किया जा रहा है वह मायनर अरींगेशन के अूपर खर्च किया जाय तो ज्यादा अच्छा होगा। यह अिस रेजोल्यूशन की मंशा है। लेकिन अिस रेजोल्यूशन के मूव्हर ने और दूसरे साहबान ने जो तकारीर की हैं अुस तो में नहीं समझ सका कि वे अिस रेजोल्यूशन की किस तरीके से ताअीद कर रहे हैं। जो तकारीर अुस तरफ से की गअी हैं अुनसे खास तौर पर यही मालूम होता है कि सिर्फ किर्लोस्कर कंपनी से आअिल अिंजिन्स लेने की वज्ह से कोअी फायदा नहीं हो रहा है या ज्यादा खर्च हो रहा है या कुछ ओहदेदारों की घटजोड है और अिसी चीज को बार बार दोहराकर वाजे करने की कोशिश की गअी। में अिसका मतलब नहीं समझ सका कि किसी खास कंपनी से लेने की वजह से या किन्हीं ओहदेदारों की घटजोड से यह जो आअिल अिंजिन्स तकावी पर देने की स्कीम है अुसको बंद किया जाय क्योंकि अिसी वजह से ग्रोमोअर फूड कॅम्पेन नहीं बढ रहा है यह सब अिस रेजोल्यूशन में कैसे आ सकता है ? अिसी चीज को अगर आप किसी दूसरे तरीके से कि फलां कंपनी से अिंजिन्स न लिये जायं, फलां कंपनी से ट्रान्जाक्ट (Transact) किया जाय तो अुसमें शायद आपके ख्यालात की तर्जुमानी वह रेजोल्यूशन कर सकता था लेकिन वैसा न करके यह जो रेजोल्यूशन

* Confirmation not received.

लाया गया है अुससे मालूम होता है कि यह जो आओील अिंजिन तकावी पर देने की सिस्टम है अुसको बंद किया जाय चूंकि अुससे ग्रो मोअर फूड में कोअी मदत नहीं मिलती और अिसलिये ब्रीच्ड टंक्स के प्रोग्राम को ज्यादा तरजीह दी जाय तो यह समझ में आने की बात नहीं है. मैं कहूंगा कि यह सिर्फ मालूमात की कमी है. अगर फैक्टस और फीगर्स को आप देखते और अिससे कितनी ज्यादा पैदावार होती है अुस जानिब अगर गौर करते और अिस आअिल अिंजिन की वजह से कितना ज्यादा रकबा जेरे काश्त आता है अुस पर गौर करते तो शायद अिस तरह के रेजोल्यूशन को लाने की जुरंत नहीं कीजाती. लेकिन मैं समझता हूं कि रेजोल्यूशन लाने का मतलब यह नहीं है, मतलब तो वही है जैसा कि मुखर्रिरान ने कहा है। लेकिन अुनकी तकारीर से अिस तरह के रेजोल्यूशन की ताअींद नहीं होती है। अुसमें अेक भी पाअिंट (Point) अैसा नहीं रखा गया है जिसकी वजह से यह मालूम हो सके कि अेक तरीका मजदूद किया जाय और दूसरे तरीके को रायज किया जाय तो जिरायत की तरक्की हो सकती है. गव्हर्नमेंट ने तो जिरायत की तरक्की के लिये पचासों तरीके अपनाये हैं। ब्रीच्ड टेंक्स प्रोग्राम को गवर्नमेंट ने कम अहमियत नहीं दी है। अुसके लिये भी हर तरह की मदद दी जा रही है। मुझे मालूम है गुजिश्ता महबूबनगर जिले में अिसके लिये गवर्नमेंट की तरफ से हजारों रुपये खर्च किये जा रहे हैं लेकिन अिससे यह न समझा जाय कि यही अेक अैसा तरीका है जिससे जिरायत की तरक्की होती है। अिसके सिवा गवर्नमेंट जिरायत की तरक्की के लिये अिम्प्रूव्ड सीडस् (Improved Seeds) देती है, कम्पोस्ट खात बनाने का तरीका रायज कराती है. लेकिन यह कहना कि दो तरीकों में से अेक को रायज रखा जाय और दूसरे को मजदूद रखा जाय तो जिसका मतलब यह है कि ब्रीच्ड टेंक्स और मायनर अिर्रीगेशन से ही ग्रो मोअर फूड कैम्पेन को फायदा होता है और दूसरे तरीके से खास कर आअिल अिंजिन्स और पंप सेटस तकावी पर देने से जिरायत में तरक्की नहीं होती है तो कोअी भी आदमी थोडा भी गौर करें तो अिसको किसी हालत में सही नहीं समझ सकता कि सिर्फ अेक तरीका रायज करने से और वहभी खास कर ब्रीच्ड टैंक्स प्रोग्राम को तरक्की देने से जिरायत की तरक्की हो सकती है। गवर्नमेंट कब कहती है कि वह अगर ब्रीच्ड टैंक्स प्रोग्राम को रकम नहीं देगी और अुसको नहीं चलायेगी। जिरायत की तरक्की के बहुत से तरीके होते हैं और अिसके अिक्सपर्टस बतायें कि अिन तरीकों से तरक्की हो सकती हैं तो अुन तमाम तरीकों को रायज करना पडेगा। सिर्फ अेक ही तरीके को रायज कर के दूसरे तरीके को मजदूद रखा जाय यह नहीं हो सकता। शायद मेरे दोस्तों की निगाह में अिस रियासत का कुछ खास अिलाका है। शायद तेलंगाने की हालात को मद्देनजर रखते हुअे अुस तरफ के आनरेबल मेंबरों ने कुछ बातें कहीं हैं लेकिन मैं अुनसे बताता हूं कि तेलंगाने के हद तक भी अुनकी दलीलें ठीक नहीं हैं. अगर तेलंगाने के फैक्टस और फीगर्स का भी वे सही तरीके से मुतालिया करते तो भी वे अिस रेजोल्यूशन को यहां नहीं रखते। यह कोअी मामूली सवाल नहीं है. ब्रीच्ड टैंक्स और मायनर अिर्रीगेशन का सवाल जितना अहम है अुतना ही बावलियों के रकबे का सवाल अहम है। आज रियासत में अिस तरह की करीब पांच लाख अेकड जमीन का सवाल है। आप जब चाहते हैं कि पांच लाख अेकड जो बावलियों के जेरेकाश्त है अुसको नजरअंदाज कर दिया जाय। अुसको अिमदाद देने से नजरअंदाज किया जाय या अिस रक्बे की तरफ ध्यान न दिया जाय तो यह मुझे कहना चाहिये कि यह कोअी मामूली सवाल नहीं है। अिसकी वजह से आप कहां जा रहे हैं और किस तरफ

जिरायतपेशा लोगों को ले जा रहे हैं अिसका पता चल जाता है, मैं समझता हूं कि तेलंगाने में भी करीब ढाअी लाख अेकड का रक्बा है जो बावलियों के जरिये से काश्त होता है और मराठवाडे में और कर्नाटक में भी . . . .

شری آر- بی - دیشکھ - یہ فیگرس کب کے ہیں ؟

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर :—ये बिल्कुल हालिया फीगर्स हैं, बिल्कुल ताजा हैं. तेलंगाने में दो लाख से ज्यादा रक्बा वावलियों के जेरेकाश्त है और मराठवाडे और कर्नाटक में साढेतीन लाख अेकड के करीब रक्बा वावलियों के जेरेकाश्त है . . . .

شری جی - ہنمنت راؤ - یہ فیگرس کہاں سے لئے گئے ہیں ؟

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर :—ये मैंने अपनी मालूमात की बिना पर जमा किये है, वही सामने रख रहा हूं। मुझे बडा ताज्जुब होता है कि खुद तकारीर करते हैं तो खुद कोअी मालूमात हासिल नहीं न करना, वैसे ही रेजोल्यूशन रख देना और दूसरे जब फीगर्स देते हैं तो अुन पर गौर न करना यह कहां तक सही है ? अगर आपके पास कोअी फीगर्स हैं तो आप भी अुनको रख सकते हैं लेकिन . . . . . , .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—स्पीकर सर, अगर आनरेबल मेंबरसे पूछा जाता है कि अुन्होंनें कहां से फीगर्स लाये हैं तो क्या अुसमें कोअी गुनाह है ? बताने में क्या हर्ज है, आप चोरी से तो कहीं से नहीं ला रहे हैं ? (Laughter)

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर :—सरकारी मोहकमों से जो किताबें शाया की जाती हैं अुनमें से ये आदादोशुमार हैं. ये किताबें आपको भी मिली होंगी, आपने अुनको न पढा होगा तो बात अलग है.

شری جی- ہنمنت راؤ- کتابوں کے نام بتادیں تو اچھا ہوگا -

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर :—जरूरत हुअी तो किताबों को भी पाअिंट औट कर दूंगा अुनको पढ लीजिये.

अिस तरह से करीब पांच लाख अेकड रकबे का सवाल है और जिस तरह का रेजोल्यूशन रखने वाले हमारे अुस तरफ के दोस्त यह चाहते हैं कि अिसकी तरफ कोअी ध्यान न दिया जाय। अिन चार पांच सालों के अंदर जो पांच लाख अेकड का रकबा जेरे काश्त हुआ है अुसकी खास वजह यही है कि काश्तकरों को तकावी पर बहुत से आअिल अिंजिन्स गवर्नमेंट की तरफ से दिये गये। सिर्फ सरकार ने ही आअिल अिंजिन्स तकावी पर दिये अैसी बात नहीं है लेकिन काश्तकारों को भी महसूस होने लगा कि सरकार को अुन्हें मजबूर करने की जरूरत नहीं है। बहुत से काश्तकारों ने सरकारी तौर पर नहीं लेकिन खुद अपनी रकम देकर आअिल अिंजिन्स खरीदे हैं और अपनी जिरायत को पानी दे रहे हैं और अपनी बावलियों में भी अिजाफा कर रहे हैं। यह मत समझिये कि हुकूमत काश्तकारों को ये आअिल अिंजिन्स मजबूर कर के दे रही है बल्कि अैसे खानगी अशखास हैं जिन्होंने यह समझकर कि अिससे जिरायत की पैदावार में खातरख्वा अिजाफा होता है और हमारी हालत बेहतर होती है, गवर्नमेंट से कोअी ताल्लुक न रखते हुअे आअिल अिंजिन्स खुद की रकमसे खरीदे हैं।

गये दस पांच सालों में जो हालात पैदा हुअे अुनमें बैलों की कीमत बढ गअी, चारे की कीमत बढ गअी . . . .

شری ایم - بچیا - کیا آئیل انجنس سستے ہوگئے ہیں؟

श्री. श्रीनिवास अखेलीकर :—बहुत से जानवर मर गये अिससे गिरानी हुअी. अध्यक्ष महोदय, मैं जानना चाहता हूं कि अिस तरह से मिनट मिनट पर मदाखलत करना कहां तक कायदे की तहत है. अगर आपको कुछ कहना है तो स्पीकर साहब से बाजाब्ता कहिये, मैं स्पीकर साहब से सारी बातें कह रहा हूं लेकिन अिस तरह से अिंटरप्ट करने का कोअी सही तरीका नहीं समझा जाता. अिस लिहाज से कि गत दस साल में जानवरों की कीमत बढ गअी, चारे की जिल्लत हो गअी जानवर मर गये बनिस्बत मोट के जरिये से पानी लेने के अुनको महसूस होने लगा आअिल अिंजिन्स से पानी देने से हमारा ज्यादा फायदा होता है. अेक वक्त में बैल, चारा और दीगर अित-जामात करने के लिये अेकदम से पैसा न रहने की वजह से अुन्होंने अिसको लेना ज्यादा मुनासिब समझा. अिन हालात में आपको यही देखना पडेगा और यह तो बिल्कुल मुसल्लिमा बात है कि मोटकशी से पानी देने से आअिल अिंजिन से पानी देने से ज्यादा रकबा काश्त होता है और अुसमें ज्यादा पैदावार भी होती है. अिससे कोअी अिन्कार नहीं कर सकता. आपको मालूम होगा कि जैसे-जैसे जमाना बदलता गया, अेक साल से दूसरे साल में लोग दाखिल होने लगे तो जिराअत पेशा लोगों को यह अेहसास होने लगा कि अिन आअिल अिंजिन्स से जिरायत को पानी देन से हमारा ज्यादा फायदा होता है. अिस वजह से लोग १९४९-५०से१९५१ में आये तो अिंजिन्स लेने के ज्यादा ख्वाहिशमंद हुअे, १९५२ में आये तो और ज्यादा हुअे और १९५३ में आये तो अुससे भी ज्यादा हुअे. और यह आअिल अिंजिन्स खरीदने की रफतार खानगी खरीददारों की है. अिससे पता चलता है कि काश्तकारों का यह तजुर्बा है—अगर कोअी काश्तकार वहां पर हो तो वह बेहतर जानता है—और ये आदादोशुमार बतलाते हैं कि काश्तकार दिन-ब-दिन महसूस करने लगे कि आअिल अिंजिन्स की वजह से हमारी जिरायत में काफी तरक्की होती है और बावलियों में खातिरख्वाह अिजाफा होता है. अिसीलिये वे ज्यादा आअिल अिंजिन्स लेने पर मायल हुअे. काश्तकार यह समझने लगे हैं कि आअिल अिंजिन्स से हमारा फायदा हो रहा है, हम नुकसान में नहीं हैं. अिसमें शक नहीं कि ब्रीच्ड टैंक्स और मायनर अिरीगेशन का जो प्रोग्राम है—मैं नहीं कहता कि अिससे फायदा नहीं हुआ, बहुत फायदा हुआ है—लेकिन अगर आप और डीटेल्स में चले जायं तो पता चलेगा कि अेक अेकड रकबे पर अेक आअिल अिंजिन से पानी देने पर जितना खर्च होता है अुससे ज्यादा टैंक से पानी लाने से होता है और मेजर प्रोजेक्ट का खर्च तो अुससे भी ज्यादा होता है. अिस लिहाज से आअिल अिंजिन्स तकावी पर देने के प्रोग्राम से हमारी रियासत का बहुत बडा रकबा काश्त होता है और अिसमें अगर कंपेरेटिव्हली (Comparatively) देखें तो अिसमें काश्तकारों को कम खर्च होता है. खासकर यह सवाल मराठवाडे और कर्नाक में बहुत अहम है क्यों कि वहां पर हर गांव में बावलियात हैं और अुनके जरिये से बहुत बडा रकबा काश्त होता है. बीदर जिले के काश्तकारों ने और खासकर जहीराबाद और कोहीर के अिलाके के काश्तकारों ने महसूस किया कि आॅअिल अिंजिन्स से पानी देने से आलू की पैदावार में खातिरख्वाह अिजाफा होता है और अुन्होंने बहुत से

आअिल अिंजन्स लिये हैं. आज वे अिससे बहुत खुश हैं. जहीराबाद और हुमनाबाद के काश्तकारों में यह ख्याल पैदा हो रहा है कि आअिल अिंजिन से आलू और दीगर फूड ग्रेन्स की पैदावार बढती है. मैं यह बताना चाहता हूं कि अगर अिन चार पांच सालों में गवर्नमेंट आअिल अिंजिन्स का प्रोग्राम न रखती और अुसके जरिये से रकबा काश्त न कराती तो पचास फीसद प्रोडक्शन कम होता. ड्राय लैंड और वेट लैंड दोनों के बारे में मैं यह बता रहा हूं. अिस तरह से पैदावार में खातिरख्वाह अिजाफा हुआ है. यह रेजोल्यूशन जिरायतपेशा लोगों की मदद नहीं करता और न यह ग्रो मोअर फूड कैम्पेन पर किसी तरह से मुतास्सिर होता है। लेकिन जहां तक मैं समझा अिसका मकसद कुछ और है और रेजोल्यूशन कुछ और है अिसी लिये यह आपके ख्यालात की तर्जुमानी नहीं करता। अिस लिहाज से मैं अर्ज करूंगा कि यह रेजोल्यूशन साफ तौर पर अितना ही कहता है कि ब्रीच्ड टैंक के प्रोग्राम को रखा जाय और आअिल अिंजिन की तकावी के प्रोग्राम को बंद किया जाय। यह चीज किसी तरह से सही नहीं है। अिसलिये मैं अिस रेजोल्यूशनके मूवर से अिस्तदुआ करूंगा कि वे अिस रेजोल्यूशन को वापिस ले लें।

شریمتی شاهجہان بیگم (پرگی) - مجھے اس ریزولیوشن کو دیکھکر افسوس هورها ہے - آج دنیا هزاروں سال سے آگے بڑھ رهی ہے لیکن میں افسوس کے ساتھ کہونگی هم پیچھے هی پیچھے هٹ جانے کی کوشش کررهے هیں - یه ظاهر ہے که پمپ سے کام لینے میں خرچه زیاده هوتا ہے لیکن بیلوں وغیره کی بیا ی اور اون کے چاره پر بھی تو پیسه خرچ هوتا ہے - اور اسکے علاوه هم بیلوں پر هی اپنی زندگی کا دار و مدار نہیں رکھ سکتے - آج کل دنیا انجن کل پرزوں پر اپنی زندگی قائم رکھنے کی کوشش کررهی ہے اور اب یه بتایا جارها ہے که صرف پمپس سے کام لینے سے هی فائده نہیں هوسکتا - چھوٹے چھوٹے پراجکٹس سے بھی کام لینا چاهئیے - یه صحیح ہے لیکن اس اسکیم کے لئے پمپ اور تقاوی کو بند کردینا چاهئیے یه بھی صحیح نہیں هوسکتا - چھوٹے چھوٹے پراجکٹس عمل میں لائے جانے چاهئیں کیونکه آج کل ہمارے پاس غذائی مشکلات هیں لیکن اسکے یه معنی نہیں هیں که پمپس کو چھوڑ کر بیلوں سے کام لیں - اگر یه پمپس (۱۰۸۰) روپیه میں ملتا ہے تو اسکے ساتھ دوسری بھی چیزیں هوتی هیں - گھر میں صرف دو پیسے کی بھاجی لا کر هی کھایا نہیں جاسکتا اسکے واسطے هلدی کی ضرورت هوتی ہے تیل کی ضرورت هوتی تب کہیں بھاجی پکتی ہے - یه بھی کہا گیا ہے که اگر پرزے خراب هوجائیں تو اسکے لئے شہر کو آنا پڑتا ہے - مجھے افسوس کےساتھ کہنا پڑتا ہے که صرف اس کے لئے پمپس کو کنڈم (Condemn) کرنا نہیں چاهیئے - آج ساری دنیا انهی کل پرزوں سے کام لے رهی اور اس کو چھوڑنا نہیں چاهتی - اگر پمپس خراب هوجاتے هیں اور ان کو درست کیا جاسکتا ہے لیکن اگر بیل مرجائے تو کیا اسکو زنده کرنے کے لئے بھگوان کو آسمان سے نیچے لائینگے - آج دنیا انهی کل پرزوں کی مدد سے آگے بڑھ رهی ہے - لیکن افسوس ہے که هم پیچھے هٹنے کی کوشش کررہے هیں - انسان اور جانور کی قوت سے مشین کی اور برق کی قوت زیاده هوتی ہے اس سے زیاده کام لیا جاسکتا ہے - یه الگ بات ہے که کرلوسکر انجنس زیاده قیمت پر دیتا هو - لیکن

میں پوچھتی ہوں کہ کیا پرائیوٹ خریدنے والوں کو بھی اتنی ہی قیمت پر یہ پمپس دیئے جاتے ہیں کیا ؟ آپ اسکا ثبوت دیسکتے ہیں -

ایک آنریبل ممبر- ہم اس کا پروف (Proof) دے سکتے ہیں -

شریمتی شاہجہاں بیگم - اگر کسی آنریبل ممبر کو اس کا علم ہو تو آپ حکومت کے علم میں اس کو لاسکتے ہیں کہ فلاں شخص کو وہ کم قیمت پر دے رہا ہے اور ہم کو زیادہ قیمت پر اسکی کیا وجہ ہے- آپ اس کو ثابت کیجئے - آپ اسکو پکڑئیے - لیکن ناحق آفسروں پر الزام لگایا جاتا ہے کہ کھارہے ہیں - کھارہے ہیں - کھارہے ہیں - اجی کھانے والے کھاتے ہونگے تو وہ کھاتے ہونگے - کھانے والا بھی کیوں کھلاتا ہے - اگر میرا معاملہ سچا ہے تو میں تو ایک دمڑی بھی نہیں دونگی - بلکہ سچائی پر رہکر کام نکال لونگی - لیکن معاملہ اگر ڈھل مل ہے ناجائز طریقہ پر کام نکالنا چاہتے ہیں تو ناجائز طریقہ پر کھلانا پڑتا ہے اس میں آفیسرونکا کیا قصور ہے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) - اس ریزولیوشن کا منشاء بھی یہی ہے -

شریمتی شاہجہاں بیگم- میں معافی چاہتی ہوں پہلے تو آپ کو عوام کو سدھارنا چاہئیے،

شری بی - ڈی - دیشمکھ - وہ عوام کیا آپ کے نہیں ہیں -

شریمتی شاہجہاں بیگم - لیکن میں پہلے آپ کو اور عوام کو سدھارنے کی کوشش کرونگی - دوسروں کو گالیاں نہیں دونگی - لیکن اسطرح چوبیس گھنٹے گورنمنٹ پرجھوٹے الزام لگانے سے کیا گورنمنٹ چل سکتی ہے - اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ گورنمنٹ کو چلانے کی بجائے اوسکو ڈھانے کی کوشش کررہے ہیں - آج آپ نے یہ کہا کل آپ یہ کہینگے کہ ٹیکسٹائل ملز میں چونکہ مشنری ہوتی ہے اس پر خرچہ ہوتا ہے اس لئے ہاتھ سے کپڑا بنئے اور پھر آپ کہینگے یہ بھی نہیں ہونا توکیوں نہیں آپ پتے لگا کر زندگی بسر کیجئے جسطرح باوا آدم کرتے تھے - آج دنیا ایک ہزار سال آگے بڑھ چکی ہے ہمارے ماموں چچا انگریزوں نے ہم کو آگے بڑھانے کی کوشش کی اون کے یہاں سے بھاگتے ہی پھر ہم واپس جانے کی کوشش کررہے ہیں - بیل اور موٹ سے کب تک زندگی گزاری جائیگی - میرے بھائی - کیا بیلوں سے آپ کو پریشانی اٹھانی نہیں پڑتی - کیا اون کو چارہ کھلانا نہیں پڑتا - کیا موٹ سے پانی نکالنے کے لئے خرچہ نہیں ہوتا - اس میں تو یہ ہے کہ ۱۰ بیلوں سے زیادہ ایک پمپ سے کام لے سکتے ہیں - یہ ہوسکتا ہو کہ کرپشن ہورہا ہو لیکن اگر ایسا ہورہا ہے تو آپ ثبوت پیش کیجئے - حکومت کے سامنے رکھئیے - اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ ناحق آفسروں کو بدنام کرنے کا موقع نکالا جارہا ہے یا یہ کہ خود آپ کا ہی کوئی ایجنٹ ہوگا جس کو ایجنسی دلوانے کی کوشش میں یہ کہا جارہا ہوگا - اگر آپ سمجھتے ہیں کرپشن ہورہا ہے اور (۱۳۰۰) سے کم میں ضروری پرزوں کے ساتھ انجن مل سکتا ہے تو مہربانی کیجئے آپ اسکو حکومت کے سامنے لائیے - جو شخص تقاوی

ایک آنریبل ممبر - جب تک الکشن رہینگے -

شریمتی شاہجہان بیگم - معاف کیجئے میری تقریر میں انٹرپشن مت کیجئے - اگر آپ چاہیں تو بعد میں دس گالیاں مجھے دیں -

شری جی - ہنمنت راؤ - میرا خیال ہے کہ ہم کو یہاں گالیاں دینے کا حق نہیں ہے -

شریمتی شاہجہان بیگم - میں تو گالیاں نہیں دے رہی ہوں میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ جو ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے اوس سے پمپس کو کنڈم کرنا مقصود ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں - اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مائنر اررگیشن کو ترجیح دیجائے تو اسکو گورنمنٹ خود ترجیح دے رہی ہے - آپ کے مہربانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے - ضرور آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کرلوسکر والے زیادہ پیسے لیکر پمپس دیتے ہیں لیکن اگر ایسا ہے تو آپ اسکو گورنمنٹ کے علم میں لائے اور بتائے کہ ایسا کیا جارہا ہے - کرٹیسیزم اسطرح نہیں ہونا چاہئیے کہ پمپس کے اسکیم کو بند کردیا جائے یا الکٹرسٹی کو بند کردیا جائے - اگر ایسا ہوگا تو پھر ہم باوا آدم کے وقت کی طرف چلے جائینگے - ہمیں چاہئیے کہ آج مشینوں سے جو کام لیا جاتا ہے ٹریکٹرس سے اور الکٹرسٹی سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں اون کو بند کرنیکا مشورہ نہ دیں بلکہ اسمیں اصلاح کا مشورہ دیں لیکن اسکو بند ہی کردیا جائے اسکو اسٹاپ کردیا جائے اسکے کیا معنی ہیں ؟ اگر آپ یہ سمجھتے کہ گورنمنٹ کا نقصان ہورہا ہے تو منسٹر صاحب متعلقہ سے ملکر آپ انکو متوجہ کرسکتے ہیں کہ ایسا ایسا نقصان ہورہا ہے - اس طریقہ کو چھوڑ کر یہ کہنا کہ آفیسرس رشوت لے رہے ہیں ان کا گول مول معاملہ ہے نہیں معلوم اس میں حکومت کا کتنا پرسنٹیج ہے وغیرہ وغیرہ یہ صحیح نہیں ہے - جو گورنمنٹ خود اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی ہے آپ اسکو

کیسے نام رکھ سکتے ہیں - پہلے اپنے آپ کو اصلاح کرنیکی ضرورت ہے اسکے بعد دوسروں کی اصلاح کرنا چاہئیے - آپ کہتے ہیں ٹیکس کا سسٹم خراب ہے ٹریکٹرس کا سسٹم خراب ہے یہ کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے - دوسری دنیا والے آج اس سے ہزاروں ایکر زمین کاشت کررہے ہیں ورنہ کیوں من غلہ پیدا کررہے ہیں - فلاں شخص رشوت کہا رہا ہے فلاں چیز کندہ ہے ایسا کہنے سے کام نہیں چل سکتا - اس لئے میں میرے بھائی سے التجا کرتی ہوں کہ وہ اپنے ریزولیوشن کو واپس لیں ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں آنریبل ممبر کی توجہ رول (۱۰۲) کی طرف مبذول کراؤنگا جسکے تحت (۱۰) منٹ سے زیادہ تقریر نہیں کیجاسکتی -

شریمتی شاہجہاں بیگم - آج تقاوی کون لے رہا ہے .. جسکو واقعی ضرورت ہے - کوئی دولتمند نہیں فقط چٹنی مرچی کہا کر بھی جو لوگ پیسہ جمع کئے ہیں وہ تقاوی نہیں لے رہے ہیں - تقاوی وہی لوگ لیتے ہیں جنکے پاس پیسہ نہیں ہے - آج حالات ابتر ہیں - کسی کے پاس پیسہ نہیں ہے - اگر ان ضرورت مند لوگوں کو پیسہ نہیں ملیگا تو وہ عرب - اور سکھوں سے سود پر پیسہ لینگے اور دوسرے ہی دن وہ لوگ اسکی زمین پر قابض ہوجائینگے - غریب کو بے دخل کردینگے - بتائیے کہ آپ ان دونوں میں کونسی چیز زیادہ مناسب سمجھتے ہیں - آیا انہیں حکومت پیسہ دے یا وہ ان لوگوں سے پیسہ قرض لیں - اسلئے میں کہونگی کہ اس رزولیوشن کو واپس لیں اور ترقی کے واستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں -

* **شری وی - ڈی - دیشپانڈے** - مسٹر اسپیکر سر - هاؤس کے سامنے جو رزولیوشن آیا ہے اسکے سلسلہ میں کچھ غلط فہمی پائی جارہی ہے - میں پہلے اس چیز کی وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ اس سائیڈ کے آنریبل ممبرس یہ نہیں کہتے کہ ہم رام راج کے زمانے میں جانا چاہتے ہیں - ہمیں چرخہ لا کر کام کرنا ہے - یہ الزام ہم پر نہیں لگایا جاسکتا - کیونکہ ہم نے ان چیزوں کا دعوی نہیں کیا - کم از کم اس سائیڈ کے آنریبل ممبرس نے اسکا دعوی نہیں کیا ہے - اسلئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئیل انجن کے بارےمیں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے - اور یہ کبھی نہیں کہا گیا ہے کہ آئیل انجن کے استعمال سے زیادہ پیداوار نہیں ہوتی - لیکن گرو مور فوڈ (Grow More Food) کے سلسلہ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پرائرٹی آرڈر (Priority order) کے لحاظ سے کیا ہونا چاہئیے - ہمیں ایسا معلوم ہورہا ہے کہ آئیل انجن پر غیر معمولی طور پر زور دیا جارہا ہے -

This Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by supply of oil engines on Taccavi loans.

اس رزولیوشن میں نقائص ہوسکتے ہیں اور ہاؤس کی اجازت سے اسمیں میں ترمیم بھی پیش کرونگا - لیکن اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ۵۱-۵۲ء میں لون چھ سات سو آئیل انجنس کیلئے تھا اور اب ہاؤس کے سامنے دو ہزار آئیل انجن دینے کا سوال آیا ہے - یہ اسکیم بہت بڑی اور ایک ایمبیشس اسکیم (Ambitious Scheme) ہے جس پر ۴۰ لاکھ روپیہ صرف کیا جانے والا ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب اس ہاؤس میں تلنگانہ اور مرہٹواڑہ کیلئے مائنر پراجکٹس (Minor projects) کی مانگ کی جاتی ہے تو انکی طرف زیادہ توجہ دینے کی بجائے آئیل انجن پر زیادہ توجہ کیوں دیجارہی ہے ؟ دوسری بات جو میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بازار میں دوسری کمپنیوں کے انجنس کی قیمت کم ہے - کرلوسکر پیٹر انجن کی قیمت ۱۰۱۰ روپیہ اور مدراس سے لانے کے چارجس ۹-۸-۰ ہے لیکن جب کوٹیشنس (Quotations) دئے جاتے ہیں تو وہ ۱۴۰۰ روپیہ والے کی طرف جاتے ہیں - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تین چار سو روپیہ کا جو اضافہ ہورہا ہے وہ کیوں ہورہا ہے ؟ ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہمارا یہ چیلینج (Challenge) ہے کہ خاص لوگوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے ایسا کیا جارہا ہے نہ صرف ہمارا یہ کہنا ہے بلکہ پتریکا پریشد میں بھی یہی ہے - انہوں نے یہ لکھا ہے کہ پہلے جو کوٹیشنس آئے تھے اور بازار میں جو قیمت تھی اسکے لحاظ سے اسکی قیمت ۲۷ لاکھ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی - لیکن حکومت چالیس لاکھ روپیہ دے رہی ہے - اس گھاٹے کو حکومت پر لادا جارہا ہے - در اصل حکومت نہیں بلکہ عوام پر لادا جارہا ہے کیونکہ یہ عوام ہی کا پیسہ ہے - اسکو ہم امپراپر (Improper) کہتے ہیں - آپ ان چار کمپنیوں سے جو انجنس خرید رہے ہیں وہ انسٹالمنٹ (Instalment) پر نہیں خرید رہے ہیں بلکہ ان سے یہ کہا گیا ہے کہ بیس لاکھ روپیہ فوراً دیا جائیگا - اور صرف سات ساڑھے سات لاکھ روپیہ بقایا رہیگا - اگر ساڑھے سات لاکھ ہی کی ضرورت ہے تو پولیس کے بجٹ میں کمی کر کے وہ پیسہ بھی دیاجاسکتا ہے - ۲۷ لاکھ میں انجن خرید کر عوام کو دے سکتے ہیں لیکن حکومت نے ۴۰ لاکھ کا معاملہ کیا ہے جو وہ ان چار کمپنیوں پر انوسٹ (Invest) کرنے والے ہیں - اے - وینکٹیشور راؤ صاحب جو حیدرآباد اسٹیٹ اگریکلچرل پمپنگ سٹ ڈیلرس اسوسیشن کے سکریٹری ہیں انکا پتراک میرے پاس ہے - جسمیں انہوں نے پوری اسکیم کو عوام اور حکومت کے سامنے پیش کیا ہے - اسمیں یہ کہا گیا ہے کہ کرلوسکر کمپنی کی طرف سے جو ایک ہزار انجن خریدے جانے والے ہیں اور اسپر جو کمیشن دیا جانے والا ہے وہ ۲۷ فیصد سے زیادہ ہے - ۲۰ لاکھ حکومت اڈوانس دے رہی ہے اور سات لاکھ چالیس ہزار روپیے دئے جانے والے ہیں تو اسکے معنے یہ ہیں کہ سات لاکھ اور پانچ لاکھ جملہ بارہ لاکھ کا گھاٹا حکومت کو ہونے والا ہے - دوسری کمپنیوں پر ۵ لاکھ اور کرلوسکر پر سات لاکھ کا گھاٹا ہوگا - خاص کمپنیوں سے معاہدہ کرنے کی وجہ سے یہ نقصان ہورہا ہے - ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ بارہ لاکھ کا نقصان کیوں ہورہا ہے ؟ یہ کمپنیاں ایسی ہیں جو عین وقت پر

وجود میں آئی ہیں۔ مسٹر کندی کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ بہت معتبر آدمی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل فینانس منسٹر اور آنریبل منسٹر فار کامرس اینڈ انڈسٹریز جانتے ہیں کہ انکی معتبری کتنی ہے ۔ جب ایک جگہ انجن ایک ہزار میں مل رہا ہے تو دوسری کمپنیوں سے ۱۴۰۰ میں خریدنے کی کیا ضرورت ہے ؟ اس سے ہمیں ضرور شبہ ہوتا ہے اور اس سے بڑھکر کرپشن کوئی نہیں ہوسکتا ۔ حکومت عوام کو رعایت نہیں دے رہی ہے بلکہ من مانے وہ ایجنٹس کو رعایت دے رہی ہے ۔ آج دس بارہ ووٹس زیادہ ملنے کی وجہ سے کانگریس کی حکومت ہے تو عوام کا پیسہ اسطرح برباد کیا جارہا ہے ۔ عوام یہ پوچھتے ہیں کہ ایسا کیوں ہورہا ہے ؟ میں یہ مطالبہ کرونگا کہ ھاؤس اس پر کمیشن بٹھائے ۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس بارے میں خود کانگریس میں کمیشن بیٹھا ہوا ہے اور یہ چیز سنٹرل گورنمنٹ تک گئی ہوئی ہے۔ لیکن معصومانہ انداز میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حکومت کو بد نام کرنے کی کوشش ہے ۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ھاؤس اسبارے میں تحقیقات کرنے کیلئے ایک کمیشن بٹھائے اور میرا یہ چیلینج ہے کہ اسمیں عوام اور کسانوں کو دھوکہ دیا جارہا ہے ۔ انکا نقصان ہورہا ہے ۔ یہی وہ واقعات ہیں جنکی بناء پر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس اسکیم پر غیر معمولی زور دیا جارہا ہے کیونکہ کسی خاص کمپنی سے معاملہ کیا گیا ہے ۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ہمارا زرولیوشن ٹھیک طور پر نہو۔ میں امنڈمنٹ دونگا ۔ اور یہ چیز صاف طور پر ھاؤس کے سامنے رکھی جائیگی ۔ اسکو نہ صرف میں نے ھاؤس کے سامنے لایا ہے بلکہ چھوٹے چھوٹے ڈیلرس (Dealers) نے ایک پتریکا چھپا دی ہے ۔ جب ایک ڈپارٹمنٹ پر بارہ ۔ تیرہ لاکھ کے نقصان کا الزام لگایا جاتا ہے تو کوئی پریس اسٹیٹمنٹ نہیں دیا جاتا یا کم ازکم ھاؤس کے سامنے یہ چیز نہیں لائی جاتی ۔ یہ ایسا معاملہ ہے کہ آنریبل منسٹر جو اسکے انچارج ہیں ان پر اسکی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔

دوسری بات جو میں ھاؤس کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آئیل انجنس پر جو روپیہ صرف کیا جارہا ہے اسکے بجائے وہ مائنرارریگیشن پراجکٹس (Minor Irrigation Projects) پر صرف کیا جائے تو کتنا ایریا فوراً زیرکاشت لایا جاسکتا ہے ۔ یہ نہیں ہے کہ ہم آئیل انجنس نہیں چاہتے ۔ ہم تو آئیل انجن بھی چاہتے ہیں ۔ کلکٹیو فارمنگ بھی چاہتے ہیں اور دوسری بڑی بڑی باتیں چاہتے ہیں ۔ لیکن اسوقت زیادہ سے زیادہ ہمیں کس چیز سے فائدہ پہنچتا ہے یہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جتنی رقم ہمارے پاس ہے اس سے زیادہ فائدہ کسطرح حاصل کیا جاسکتا ہے اور زیادہ زمین کسطرح زیر کاشت لائی جاسکتی ہے ۔ اسکے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہم آئیل انجنس نہیں چاہتے ۔آئیل انجنس کیلئے زیادہ پیسے کی ضرورت ہے اور اگر انہیں استعمال کرنا ہے تو وہ پیسے والے کرسکتے ہیں ۔

اور بھی کئی چیزیں مجھے عرض کرنی ہیں لیکن میں تفصیلات میں گئے بغیر ھاؤس کا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے صرف ان کوٹیشنس کے متعلق کہونگا جو مختلف کمپنیوں کی جانب سے حکومت کو دئے گئے ہیں - اسبارے میں شکایت یہ ھے کہ آئیل انجن کی قیمت بتلائی گئی ھے لیکن اکسسریز (Accessories) جو عام طور پر اسکے ساتھ ہوتے ہیں انکی قیمت علحدہ بتلائی گئی ھے - اسطرح قیمت انفلیٹ (Inflate) کیگئی ھے - یعنی اگر بازار میں اکسسریز کی قیمت ایک ہزار ھوتو یہاں پمپ کی قیمت ۲۰۰ روپیہ الگ بتلائی گئی ھے - کپلنگ (Coupling) کی قیمت الگ - وال (Valve) کی قیمت الگ اور فلٹر (Filter) کی قیمت الگ ھے - ایک ھی پمپ کی قیمت اسطرح الگ الگ کیوں دیگئی ؟ کیا کمپنی نے جو کوٹیشنس دئے ہیں وہ جھوٹے کوٹیشنس ہیں ؟ کیا اگریکلچر ڈپارٹمنٹ کو دھوکہ دیا گیا ھے ؟ اور اگر دھوکہ دیا گیا ہے تو اگریکلچر ڈپارٹمنٹ نے ثبوت طلب کیوں نہیں کیا ؟ تحقیقات کیوں نہیں کرائی گئی ؟ میرا تو یہ دعوی ھے کہ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ خود دھوکہ دیرھا ھے - کمپنیوں کا اگریکلچر ڈپارٹمنٹ کے ساتھ ساز باز ھے - یہ تمام چیزیں ہیں جنکے متعلق ہم جاننا چاہتے ہیں - اسطریقہ سے تو گرو مور فوڈ کے بجائے گرو مور فول کی اسکیم کامیاب ھورھی ھے - اتنا بڑا لاکھوں کا معاملہ ھورھا ھے تو کس سے مشورہ لیا گیا ؟ یہ چیز ھاؤس کے سامنے معصومانہ انداز میں کہی جاتی ھے کہ ہم ماڈرن ایکوپمنٹ (Modern equipment) کے خلاف ہیں میں یہ کہونگا کہ ھاؤس کے سامنے جب ھینڈ لوم (Handloom) اور گرنی کے کپڑے کا سوال اٹھایا گیا تھا تو اسوقت یہ کہا گیا تھا کہ مشنری کے کپڑے پر پابندی نہ لگائی جائے اور ساڑیوں اور دھوتیوں کو مل میں بنانے سے نہ روکا جائے تو ھینڈ لوم کے مزدور ختم ھوجائینگے - اسوقت ہم نے یہ مانگ کی تھی کہ ایسا نہ ھونا چاہیئے کیونکہ اس سے ہزاروں مل مزدور بیروزگار ھوجائینگے - اسوقت یہ کہا گیا کہ نہیں نہیں ایسا ھونا چاہیئے - اسوقت آپکا یہ ماڈرن چیزوں سے اکوپ (equip) کرنے کا فلسفہ کہاں گیا تھا ؟ اسوقت یہ فلسفہ کیوں عمل میں نہ لایا گیا ؟ ہم ضرور چاہتے ہیں کہ ماڈرن اکوپمنٹ ھوں لیکن اگر ہم میں ھاتھی خریدنے کی قوت ھے تو ھاتھی خریدینگے اور ھاتھی خریدنے کی قوت نہیں ھے تو ٹٹو خریدینگے - غریبوں کے پاس اتنا پیسہ نہیں ھوتا کہ وہ پمپ خرید سکیں - مالدار تو زیادہ غلہ اگانا نہیں چاھتا - وہ تو اپنی حد تک منافعہ خوری بلاک مارکٹنگ (Black marketing) ایسے دھندے کرلیتا ھے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ آئیل انجن کا واجبی استعمال ھو - انکی تعداد غیرمعمولی طور پر بڑھ جانے کی بجائے حکومت مائینر اررگیشن پراجکٹس پر زیادہ توجہ دے - میں آنریبل منسٹر پی - ڈبلیو - ڈی کے پاس اباگوڑہ کے سلسلے میں تالابوں کے ریپر کی ایک اسکیم لیکر گیا تھا تو انہوں نے کہدیا کہ گنجائش نہیں ھے - اگر یہ تالاب تیار ھوجائے تو ہزار پانچ سو ایکر زمین کاشت کے تحت آسکتی ھے - میں پوچھتا ھوں کہ تلنگانہ کے ۲۵ ہزار تالابوں میں سے حکومت نے کتنے تالاب درست کئے ہیں ؟ ایک چوتھائی بھی

درست نه کرسکی - انکو درست کیا جائے تو زیادہ اناج پیدا ہوسکتا ہے - آپ ۔ ۔ لاکھ میں سے ۔ ۔ لاکھ تو مائنر اریگیشن پراجکٹس پر خرچ کیجئے - یه مسئله بچھڑی ہوئی جاتیوں یا کسی دوسرے مسئلے کی طرح نہیں ہے - میں هاؤس سے یه عرض کرونگا که جو مقصد ریزولیوشن کا ہے وہ ....

شریمتی شاہجہاں بیگم - پوائینٹ آف انفرمیشن - آپکے ریزولیوشن میں تو یه ہے که

"This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to stop this practice" what does this mean ?

آنریبل ممبر مجھے ذرا بتلائیں که اس ریزولیوشن سے یه اسپیچ کسطرح متعلق ہورہی ہے ؟ میں کسی کے دل کا حال تو نہیں جانتی - ریزولیوشن کے الفاظ تو ایسے ہیں -

شری وی - ڈی - دشپانڈے - میں آنریبل ممبر کا شکریه ادا کرتا ہوں که وہ اس قدر آبجکشن دیں - اگر آئندہ بھی اسطرح آبجکشن رهیں تو کچھ مقصد نکل سکتا ہے - اسٹاپ دس پراکٹس (stop this practice) میں ڈبل انٹرپریٹیشن (double interpretation) کی گنجائش ہے - اسلئے اگر هاؤس اجازت دے تو میں اسکو امنڈ کرکے دوسرا جمله اسطرح رکھنا چاہتا ہوں که

This Assembly, therfore, recommends to the Government of Hyderabad to see that the supply of oil engines is properly regulated and more attention is paid to construction of minor projects and repairs to breached tanks for the above purpose.

اب یه جمله ہے که

Stop this practice and undertake.

اگر مووور میرے اس امنڈمنٹ کو مانتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں که اس سے یه غلط فہمی پیدا ہونے کی گنجائش نه رهیگی - اب اسطرح رهیگا

....to see that the supply of oil engine is properly regulated and more attention is paid to....

میں نہیں کہتا که اس میں غلط فہمی کا امکان نہیں ہے - میں مووور سے یه درخواست کرتا ہوں که ....

Dr. G. S. Melkote : Sir, Is this the time for moving amendment ? We are now discussing the Resolution that is placed before the House and not the amendment.

Mr. Deputy Speaker : We will consider this matter after Recess. Now, the time is over. (Laughter).

The House then adjourned for Recess till Five Minutes past Five of the Clock.

The House re-assembled after Recess at Five Minutes past Five of the Clock.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آپ (شری وی - ڈی - دیشپانڈے) اپنا امنڈمنٹ تحریر میں پیش کیجئے -

Meanwhile, we will continue the discussion.

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد) - اسپیکر سر - هاؤس کے سامنے جو ریزولیوشن ڈسکشن کیلئے آیا ہے جو امنڈڈ ریزولیوشن ہے اسکا رجحان اور آنریبل ممبر کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آئیل انجن کی تقسیم کے سسٹم میں نقص ہے - اسکی تقسیم کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے - جن لوگوں کو اسکی ضرورت ہے انہیں تو نہیں دیا جاتا - جو لوگ خود اپنے پیسوں سے خرید سکتے ہیں انہیں دیا جاتا ہے - مجھے بھی اسکا تجربہ ہے - میں تعلقہ سپلائی کمیٹی میں ہوں . . . . . .

شری رام راؤ (گیورائی) - کنسرنڈ منسٹر (Concerned Minister) موجود نہیں ہیں -

Mr. Deputy Speaker: It does not matter.

شری ادھو راؤ پٹیل - جن لوگوں کو تقاوی تقسیم کی گئی ہے آپ انکی لسٹ اٹھا کر دیکھ لیجئے - ظاہر ہے کہ جو پیسے والے ہیں وہ تقاوی مانگنے کیلئے کیوں آئینگے - آنریبل ممبر کو اگر دیہات کا تجربہ ہوتا تو انہیں معلوم ہوتا - اب بھی وہ حیدرآباد میں آفس میں لسٹ اٹھا کر دیکھ سکتے ہیں . ایسے لوگوں کو ملی ہے جن کے پاس تین ساڑھے تین سو ایکر زمین ہے دوسرے انجن ہیں اسکے باوجود انکو تقاوی کے انجن دئے گئے ہیں ایسے کیسس ہیں - تقسیم کرتے وقت یہ نہیں دیکھا گیا ہے کہ کون مستحق ہے کون نہیں ہے آیا اس کے پاس انجن کی خریدی کیلئے دو تین ہزار روپے ہیں یا نہیں - ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ" زیادہ غلہ اگاؤ " کی مہم زیادہ تر اس بیضابطگی کی وجہ سے ناکام ہوئی ہے - میں جانتا ہوں آنریبل منسٹر انکے جواب میں یہ کہینگے کہ میرے پاس ایسے اسٹیٹسٹکس موجود ہیں اس سال اتنا اضافہ ہوا ہے گذشتہ سال اتنا ہوا تھا - لیکن اناج کا اسٹاک زیادہ ہونے کی وجہ دوسری ہے یہ نہیں ہے - اصل وجہ یہ ہے کہ عوام کی پرچیزنگ کیپاسٹی (Purchasing Capacity) کم ہوجانے کی وجہ سے صرفہ کم ہوا ہے - آپ کا پیسہ اناج زیادہ اگانے کیلئے نہیں دوسرے طریقوں سے خرچ ہوا ہے اڈورٹائیزمنٹ پر خرچ ہوا ہے، اسٹاف پر، منسٹرس کے وروں پر خرچ ہوا ہے.. ادورٹیزمنٹ اخبارات اور پمفلٹس کے ذریعہ کیا جاتا ہے - میں پوچھتا ہوں کیا کسان اخبارات اور پمفلٹس پڑھتے ہیں - سنٹر کی بھی یہی پالیسی ہے - یہیں منسٹر اپنے بنگلے کے احاطہ میں

هل چلاتے هیں ۔ اسطرح کی نمائشی چیزیں کیجاتی هیں ۔ لینڈ ریفارمس سے بھی کچھ نہیں هوسکا ۔ در اصل زمین کا سپرویژن اچھا نہونے کی وجہ سے پروڈکشن اچھا نہیں هورها ہے ۔ ابسنٹی لینڈ لارڈزم کی وجہ سے بھی اثر پڑرها ہے ۔ غریب کسان بیچارا محنت تو کرتا ہے لیکن اسکے پاس مینیور ڈالنے کیلئے پیسہ نہیں هوتا ۔ اسلئے اسکی ایلڈ اچھی نہیں هوتی ۔ یہ بڑی وجہ ہے ۔ لینڈ ریفارمس کے ذریعہ جو اقدام حکومت نے کیا ہے وہ بالکل بے سود ہے ۔ ٹینسی ریلیشن شپ (Tenancy Relationship) تلخ هوچکی ہے۔ ٹیننٹ کو اس سے جو گین (Gain) هونا چاهئیے تھا نہیں هوا ۔ مقصد یہ تھا کہ ٹلرس زمین کے مالک بن جائیں ۔ دوسرے یہ کہ غریب کسانوں کو تقاوی دینا چاهیئے ۔ لیکن تقاوی دینے کا اڈمنسٹریشن اتنا کرپٹ (Corrupt) ہے کہ جو تقاوی منظور هوتی ہے میں سمجھتا هوں کہ وہ پوری پٹیل پٹواریوں سے لیکر پورے اسٹاف کو دینے هی میں خرچ هوجاتی ہے ۔ میرے پاس اسکی کئی مثالیں هیں ۔ اب رها یہ الزام کہ دینے والا تیار ہے تو لینے والا کیوں نہ لے وجہ یہ هوتی ہے اور اگر کوئی آنریبل ممبر دیہات کے کپڑے پهنکر دفتر میں جائیں تو معلوم هوگا کہ وهاں کارروائی کیلئے تین دن رکنا پڑتا ہے روزانہ تین روپیے بھی خرچ هوں، تو دس روپیے لگ جاتے هیں ۔ اور اگر ایک دن میں کام نکل جائے تو اسکے نو روپیے بچ جاتے هیں ۔ ظاهر ہے کہ کوئی شخص رشوت خوشی سے تونہیں دیتا ۔ البتہ ایک طبقہ یقیناً ایسا ہے جو عہدہ دار کو ایک هزار روپیے خوشی سے دیکر ۱۰-۲۰-۲۵ هزار روپیے کمالیتا ہے ۔ لیکن کسانوں کا طبقہ ایسا نہیں ہے ۔ اسکو مجبوراً رشوت دینی پڑتی ہے ۔

دوسری چیز یہ کہ تقاوی وقت پر نہیں ملتی۔ مثلاً میں کہونگا کہ اگریکلچر بنڈنگ کیلئے تقاوی دیجاتی ہے ۔ اگر بارش کے زمانے میں یہ پیسہ کسان کے هاتھ میں جاتا تو وہ کام اچھی طرح سے کر سکتا تھا ۔ میں نے دریافت کیا کہ درخواست منظور هو کر چھ مہینے هوئے اب تک رقم کیوں نہیں دیگئی تو جواب ملا کہ پیسہ ابھی همارے پاس نہیں آیا ہے ۔ فینانس سے متعلق کارروائیوں میں دیر هو اور وقت پر تقاوی نہ ملے تو جو فائدہ وقت پر تقاوی کے ملنے سے هوسکتا ہے نہیں هونے پاتا ۔ آئیل انجنس کے تعلق سے میں کہونگا کہ عوام کا ساڑھے تین لاکھ روپیہ ضائع هورها ہے ۔ نہ صرف اس جانب کے ممبرس بلکہ اوس جانب کے آنریبل ممبرس کی بھی یہ کوشش هونی چاهئیے کہ عوام کی ٹریژری سے پیسہ ضائع نہ هونے پائے۔ چونکہ عوام نے همیں یہاں منتخب کرکے بھیجا ہے لہذا هم کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاهئیے ۔ دوسری بات جو میں عرض کرنا چاهتا هوں کہ آئیل انجن کیلئے جو تقاوی دیجاتی ہے وہ فوڈ پروڈکشن کو بڑھانے کیلئے دیجاتی ہے لیکن اسکو آٹا پیسنے کے کام میں لایا جاتا ہے اس عمل سے مقصد فوت هوجاتا ہے ۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ آئیل انجنس کیلئے تقاوی نہ دیجائے بلکہ اصول تو یہ ہے کہ جو کچھ ملتا ہے وہ لے لیا جائے اور جو نہیں ملا ہے اسکے حاصل کرنے کی کوشش کیجائے ۔

دوسری چیز یہ کہ ٹینک اور پراجکٹ کے لئے انجن دینے کی کوشش کریں تو اس سے پروڈکشن نہیں بڑھ سکتا - دوسری مشکل یہ ہے کہ اگر اسکے پرزے خراب ہوجائیں تو غریب کسان تو انکو درست کرنا نہیں جانتا - یا تو اوسکو ہونہ جانا پڑیگا یا پھر اس انجن کو بند کردینا پڑیگا - اسلئے میں نے یہ پرپوزل رکھا ہے کہ ایک میکانیکل ورکس سنٹر رکھنا چاہئیے تاکہ اوسکے ذریعہ سے انجن کی سپروائیزنگ ہوتی رہے - اس سے یہ ہوگا کہ فصلیں ضائع نہ ہونے پائینگی - میں ایک چیز کی طرف اور اشارہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جسطرح گھر والے پانی کی جب ضرورت پیش آئے نل کے پاس نہیں جاتے بلکہ پانی برتن میں جمع کر کے رکھ لیتے ہیں اور جب کبھی اسکے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے استعمال کرتے ہیں بار بار جب ضرورت ہو نل کے پاس جانا کوئی ٹھیک طریقہ استعمال نہیں ہے - قدرتی پانی کے استعمال میں بھی ہمیں اسی طرز استعمال کو مد نظر رکھنا چاہئیے تاکہ وقت پر استعمال کی سہولت حاصل ہو - میجر پراجکٹس (Major Projects) کو بنانے کی کوشش کیجاتی ہے میں کہونگا کہ انکے ساتھ ساتھ مائنر پراجکٹس (Minor Projects) کے ریپیر کا لحاظ رکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پروڈکشن میں آسانی ہوسکتی ہے کیونکہ ان سے فوری فائدہ ہم حاصل کرسکتے ہیں برخلاف اسکے میجر پراجکٹس سے دس بارہ سال کے بعد فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے - اسلئے ہمیں چاہئیے کہ چھوٹے تالابوں کی مرمت اور تعمیر کو ہمیں ہاتھ میں لینا چاہئیے - خاص طور پر میں اس جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد کے بعض ایریاز (Areas) ایسے ہیں جنکو بہت دنوں تک نگلکٹ (Neglect) کیا جاتا رہا ہے اور وہ علاقہ " یتیم مرھٹواڑہ " ہے - اسکا پوچھنے والا کوئی نہیں تھا - دوسرے علاقہ میں پانچ کروڑ روپیہ نظام کے زمانے میں خرچ کیا گیا لیکن اس زمانے میں بھی مرھٹواڑی کے علاقے کی جانب توجہ نہیں دی گئی حالانکہ مرھٹواڑی کا علاقہ ہر وقت قحط کا شکار رہتا ہے - وہاں ۲۰-۳۰ انچ بارش ہوتی ہے اس قدرتی پانی کو جمع کرنے کی کوشش نہیں کیگئی - اگر ہر سال کم از کم فیمین فنڈ سے ہی کچھ نہ کچھ خرچ کیا جاتا تو عوام بھوکوں نہ مرتے - لیکن اس جانب توجہ نہیں کیگئی - اسلئے میں کہونگا کہ دوسرے علاقوں کیلئے جو پلان بنائے جائیں اسکے مماثل مرھٹواڑی کیلئے بھی پلانس ہونا چاہئیے - کہا جاتا ہے کہ مرھٹواڑی میں پراجکٹس بنانا مشکل ہے - سنہ ۱۳۲۴ف سے وہاں پراجکٹس کیلئے اسٹیمٹ بنائے جاتے رہے ہیں - چنانچہ وان (Wan) پراجکٹ ضلع بیڑ جسکے تحت (۵۱۸۰) ایکڑ کھیڑ ضلع پربھنی جسکے تحت (۲۸۵۰۰) ایکڑ - اشتا ضلع ناندیڑ جسکے تحت (۳۲۹۸۰) ایکڑ - کاسلی آشٹی جسکے تحت (۲۶۲۵) ایکڑ - تالوار آشٹی جسکے تحت تین ہزار ایکڑ - خاصا پور پرینڈہ جسکے تحت ساڑھے تیرہ ہزار ایکڑ - کاستانا بیدر جسکے تحت دو ہزار ایکڑ کو اریگیشن کے تحت لانے کا امکان بتاتے ہوئے اسٹیمیٹس بنائے گئے تھے اگر یہ پراجکٹ نہیں بن سکتے تھے تو پھر اسٹیمیٹ کرنے سے کیا فائدہ تھا اور اسٹیمیٹ کی تیاری پر اتنا روپیہ کیوں صرف کیا گیا - ہم دیکھتے ہیں کہ مرھٹواڑی کے ساتھ اسطرح کا سلوک کیا

جاتا ہے جیسے کہ سوتیلے بیٹے کے ساتھ - جب نگر ڈسٹرکٹ جو بیڑ کے قریب ہے اریگیشن کی اسکیمات کو روبعمل لاسکتا ہے صرف نگر ضلع میں تین شگر فیکٹریز ہیں - تو پھر کیا وجہ ہے کہ بیڑ جو اس سے قریبی علاقہ ہے اریگیشن نہیں ہوسکتا - ناسک بھی مرھٹواڑی کے قریب ہے وہاں اریگیشن ہوسکتا ہے تو پھر اوس سے قریبی علاقے میں ہمارے یہاں کیوں نہیں ہوسکتا - اس سے یہی نتیجہ نکلا جاسکتا ہے کہ کام کو اوائیڈ کرنا مقصود ہے جسکے لئے یہ عضرات تراسے جاتے ہیں - بہتر ٹینکس کی ریپر کی جانب بھی کافی توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ ہمارے یہاں کی غذائی مشکلات دور ہوں - اب ان باتوں کا جواب دیتے وقت کہا جائیگا کہ کوشش تو کیجاتی ہے لیکن کیا کریں پیسہ نہیں ہے - اس عذر کے بارے میں کئی مرتبہ اس جانب سے جوابات دئے گئے ہیں اور پیسہ حاصل کرنے کے راستے بتائے گئے ہیں لینا منظور ہو تو پیسہ کئی جگہ سے لے سکتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ صرف ایک نظام ہی سے پیسہ لیا جائے تو آپکا فائیو ایر پلان (Five-Year Plan) کامیاب طور پر ختم ہوسکتا ہے - لیکن اگر آپ اسکی کوشش کریں کہ بھوکے کسانوں سے پیسہ حاصل کیا جائے یا غریب چپراسیوں کو تخفیف کر کے پیسہ حاصل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپکا یہ فائیو ایر پلان ایک کاغذی پلان ہوگا اور وہ پورا نہ ہوسکیگا - میں یہ بھی عرض کرونگا کہ پیسہ حاصل کرنے کیلئے ایک ڈیفینیٹ پالیسی کو روبہ کار لانے کی ضرورت ہے اگر ایک شخص نظام صاحب سے پیسا لیا جائے تو ہندوستان کا پنچ سالہ منصوبہ تکمیل ہوسکتا ہے - مانگنے پر پیسہ نہیں مل سکتا - ایسے لوگ تو صرف ڈر کے مارے ہی پیسہ دے سکتے ہیں جنکو ملک کی بھلائی سے زیادہ اپنی جیب گرم کرنے کی فکر رہتی ہے - تو میں یہ عرض کرونگا کہ آئیل انجنس کے تعلق سے حکومت کی جو پالسی ہے وہ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے اور اڈمنسٹریشن کے کرپٹ (Corrupt) ہونے کی وجہ سے ایسی خرابیاں پیدا ہورہی ہیں - سماج میں جو برائیاں ہیں انکو دور کرنے کی کوشش جب تک نہ کیجائے اسوقت تک صرف اوپر کی مرہم پٹی سے ان ناسوروں کی اصلاح نہیں ہوسکتی اور نہ پروڈکشن کو بڑھانے کا جو مقصد ہے وہ پورا ہوسکتا ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں رول نمبر (۱۰۳) کے تحت اجازت دیتا ہوں کہ اس ترمیم کو موو کیا جائے -

Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg to move :

"That in lines 6 and of the Resolution, for the words "to stop this practice and", the following words be substituted, namely, "to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

Shri V. D. Deshpande : The resolution, as amended, reads as follows :

" This Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by Supply of Oil Engines on Taccavi Loans. This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to undertake construction of Minor Projects and repairs to breached tanks for the above purpose ".

میں امید کرتا ہوں کہ سوور آف دی بل اس امنڈمنٹ کو منظور کرینگے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ وہ اسٹیج بعد میں آئیگا ۔

شری سری پد راؤ لکشمن راؤ نو اسی کر (اورنگ آباد) ۔ میں جناب والا کی توجہ رول (۱۰۳) کے کلاز (۲) کی طرف مبذول کراؤنگا ۔ اور رول (۳۴) کی طرف بھی توجہ دلاؤنگا ۔ رول (۱۰۳) کے تحت ....

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ جب ایک مرتبہ رولنگ دیجاچکی ہے تو کیا اس پر ڈسکشن ہوسکتا ہے ؟

شری سری پد راؤ لکشمن راؤ نو اسی کر۔ جہاں تک مجھے خیال ہے ریسس کے پہلے اسپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ آنے کے بعد اسکے متعلق تصفیہ کیا جائیگا ۔ ابھی رولنگ نہیں دیگئی ہے ۔ میرا پہلا آبجکشن (Objection) یہ ہے ۔ کلاز (۲) میں یہ ہے کہ

" If notice of such amendment has not been given one (1) day before the day on which the resolution is moved, any member may object to the moving of the amendment, and such objection shall prevail, unless the Speaker allows the amendment to be moved."

تو میرا آبجکشن اس وقت تک قائم رہیگا جب تک کہ اسپیکر صاحب اجازت نہ دیں۔ جو ریزولیوشن سوو ہوا ہے اسکی پرنٹڈ کاپیاں ایک عرصہ پہلے ممبروں میں تقسیم ہوچکی تھیں جس سے یہ واضح ہوگیا تھا کہ یہ ریزولیوشن ۱۹ ستمبر کو پیش ہونے والا ہے ۔ اسلئے اگر کسی آنریبل ممبر کو کوئی امنڈمنٹ پیش کرنا ہوتو رول کے لحاظ سے ایک دن پہلے دیا جانا چاہئیے جو امنڈمنٹ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے پیش کیا وہ ایک روز پہلے نہیں دیا گیا اس لئے وہ قابل قبول نہیں ہوسکتا ۔ اسکا تصفیہ ہونے کے بعد میں رول (۳۴) کے تحت اپنا دوسرا آبجکشن پیش کرونگا ۔

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے ۔ جس وقت امنڈمنٹ ہوا آنریبل فینانس منسٹر نے اس پر آبجکشن لیا ۔ آبجکشن کرنے کے بعد آنریبل اسپیکر نے دفعہ (۱۰۳) کی روشنی میں اس کو دیکھا اور اسکو سوو کرنے کی اجازت دیدی ۔ اسی وجہ سے یہ امنڈمنٹ سوو کیا جارہا ہے۔

Shri M.S. Rajalingam (Warangal) : Mr. Speaker, Sir, Even taking it for granted that you have given a ruling, I feel that if it goes contrary to any Rule, we have got to draw your attention. It is in this light that I have to submit that whenever an amendment is moved, it is the general principle all over the world that it should be in tune with the spirit of the original resolution. The original resolution says that the practice of giving taccavi loans for oil engines should cease while the amendment goes quite contrary to this and says that it must be given. In view of the general principle and custom prevailing all over the world-and not in this House with regarding to amendments, I request you to reconsider your ruling, if it has been already given and if a ruling had not been given to bear this in mind while giving it.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اسکے پہلے میں نے دفعہ (۱۰۳) کے تحت اجازت دی ھے ۔ رول نمبر (۳۴) کے تحت اگر کوئی امنڈمنٹ آئے تو وہ ریلیونٹ (Relevant) ھونا چاھیئے۔ یعنی

It should be relevant and within the scope of the resolution.

یه امنڈمنٹ ریلیونٹ بھی ھے اور ود ان اسکوپ (Within Scope) بھی ھے ۔ اس لئے میں نے اس امنڈمنٹ کے موو کرنے کی اجازت دی ۔ میں امنڈمنٹ پڑھ کر سناتا ھوں ۔

" Delete the words ' to stop this practice ' and substitute the following, namely :—

' to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to'.

Shri. K. L. Narsimha Rao : As mover of the Resolution I accept the amendment proposed by Shri V. D. Deshpande.

Shri M. S. Rajalingam : Mr. Speaker, Sir, the spirit of the resolution is now entirely changed. But in spite of it, Sir, since...........

Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote): Mr. Speaker, Sir, May I know whether the original resolution stands or the amended resolution ?

Mr. Deputy Speaker : We will discuss both.

Shri V. D. Deshpande : The practice in this House has been that if the mover accepts the amendment, it will be discussed as amended. The mover has already stated that he accepts the amendment.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ پریکٹس یہ ہے کہ جب کسی ریزولیوشن پر امنڈمنٹ آتا ہے تو موور کے منظور کرلینے کے بعد اسپر ڈسکشن اور ووٹنگ کا موقع دیا جاتا ہے -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - میں اکسپٹ (Accept) کرتا ہوں -

Shri G. Sreeramloo: We want to move some more amendments and I would like to know whether they would be allowed.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - لیکن اس کو پرسیڈنٹ (Precedent) کے طور پر نہ لیا جائے - کم از کم ایک دن پہلے امنڈمنٹ دیجانی چاھیئے - ریزولیوشن موو کرنے کے دوران میں کوئی امنڈمنٹ نہیں دیجاسکتی - اسلئے اسکو نظیر نہ سمجھا جائے -

Shri M. S. Rajalingam: As I had said, the spirit of the resolution has entirely changed in view of the amendment. But in spite of it, I feel that the speeches made hitherto by the Opposition members had their own effects on this side of the House and also on the outside world. Therefore, it is advisable-and also reasonable, that I should try to answer certain points that have been raised by some of my friends.

Sir, we are very proud to have an Opposition in this House, which has got a fame that is well-known and it is a strong opposition also. We have to congratulate ourselves that we have got an opposition that is good enough to point out our defects and prove worthy of the responsibilities that have been cast upon it by the public and the popular vote.

Sir, after an year or more of the working of this Assembly, today a specific issue has been raised that in a way people have been put to a loss to the extent of about Rs. 13 lacs or that this public money was wasted. When this issue came up I was glad, because it is a matter of public money and a specific issue worthy of an answer. Regarding the Kirloskar oil engines, Sir, it is for the hon. Minister concerned to convince the other side regarding the figures referred and I am confident that he will do it. If the criticisms made by the opposition continue to be such as those expressed on the present resolution, I must say that we are on the better side of democracy.

But, Sir, I must mention here that the wording of the resolution as originally moved is such that each of the Members had been loosely interpreting it in his own way. Some

friends have said that the purpose of the resolution is only to change the order of priority and that in view of the priority that is now given by the Government for taccavi loans for the oil engines they have no place. Well, Sir, this argument of the opposition leader has not been accepted in a way by the Opposition itself as some of the hon. Members of the Opposition themselves have contradicted it. It is clear that there are certain principles observed in deciding the order of priority, those principles are decided in consultation with the agricultural experts also. It is not the Members of this Assembly alone who decide them in the light of their limited knowledge and experience. While considering the question of priority, I have no doubt that the Government has taken all these aspects into consideration. Hence, the taccavis for oil engines being ruled out in view of the order of priority is out of question.

The second point that has been referred by some friends is that of wrong distribution that is being made or rather in any way one-sided distribution. I will go further and say that the Members of the Opposition want that whole policy of distribution of oil engines should be changed. As far as this procedure of distribution is concerned, I think the Taluka Supply Committees have their own place and they have been functioning. If the Taluka Supply Committee Members or the Supply Committees as a whole have not been functioning properly, it becomes an administrative matter to be rectified and does not in any way concern the policy of the Government in giving taccavi loans for oil engines. So, Sir, the second point that has been raised has also no place.

What I am surprised at is that in pleading for this resolution the Opposition has taken up the cause of the small dealers. Well, Sir, I am glad to find that the sympathies of the Opposition Members are also with the middle classes as much as with lower middle classes and it is a healthy sign. And whenever the question of wholesalers has come up, the question of small dealers has been put up and it is said that the representation of the small dealers must be also taken into consideration by the Government. I agree with them but I am at a loss to understand why they should base their opinion on the representation or advice of the small dealer and say that the administration has entirely gone wrong or that the Government or that the Members of this side have

joined hands with the dealers to share the spoils of this business and it is something which I cannot bear.

Shri V. D. Deshpande : Not the Members of this House..

Shri M. S. Rajalingam : It has been categorically stated on the floor of the House that some sort of understanding or some such thing prevails with the dealers and we have been led to think that the Members are also liable to be doubted. Such a charge, I feel is uncharitable by the Members of the Opposition. A strong section of the House strongly feels that a similar charge namely that the Opposition Party is trying to share the spoils of such profits in the name of opposition, exposition and coercion is there, but shall I bring that charge is my question.

Shri V. D. Deshpande : My charge is on the Department and not on the hon. Members of this House. The Member should not misunderstand....

Shrimati Shahajahan Begum : If the charge is on the Government, it means on the Members also.

Shri V. D. Deshpande : My charge is on the particular Officer and on the particular Department and the Minister concerned is responsible for it and not all the 95 members on the other side of the House.

Shri M. S. Rajalingam : I am ready to be corrected.... My friend has again thought of correcting me. Even taking what he has said for granted, I would like to ask one thing. 'If a particular Officer of a Department has a hand in this, are we going to charge the entire department with it?.' That is my question.

Shri V. D. Deshpande : We demand an enquiry into it....

Shri M. S. Rajalingam : Mr. Speaker, Sir, I am on my legs and I do not want to be interrupted like this.

If a particular Officer does something, it is the duty of the Opposition to charge that officer with that and draw the attention of the Minister to the matter and see that the Officer

concerned is punished. I have congratulated the opposition for bringing up the matter of the alleged wrong utilization of Rs. 13 lacs of public funds. I would have certainly congratulated them if any person is referred to as responsible for the misuse of any money. But charging a Minister or charging the Members with such things in general does not create a healthy atmosphere Looking upon the Minister or the Members with suspicion with no material to substantiate is something which is not worthy of this House. We should not take such things coolly as it is a thing which the outside world will take seriously.

It has been said that the entire policy of giving Oil Engines has to be regulated. There is a procedure to regulate it and there is a method of asking to regulate it, and I also want that it should be done. For instance, Sir, I have got an important suggestion. I will put it before the House. I have been told, Sir, that the Government of India have sanctioned certain amounts for repairs to the breached tanks. It has been specifically stated in the circular of the Govt. of India, that the money should be used only for breached tanks. There are feeder channels which take water into these breached tanks, which need repairs but in view of the fact that it has been stated that the money should be used only for breached tanks, that money is not being used for the repairs of the feeder channels. If the feeder channels are repaired, the tanks will serve their full purpose. Anytime whenever there are some works to be carried out or a programme to be launched a reference has to be made to the Government of India. The thing is that in view of the circulars or instructions of the Government of India, the money set apart for these tanks which are breached, is not being used fully and such money could certainly be put to better use. Such concrete suggestions will go a long way in building up the prestige of the whole Government as well as that of the Members of the Opposition.

In the end, even though some of my colleagues on this side of the House might have said something amazing I should frankly request my friends in the Opposition and our side not to cast aspersions which make the human nature some times lose its bearings. I hope that this will be borne in mind by the Members of the Opposition whenever they criticise a Bill or speak on any resolution.

شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - آج اس رزولیوشن کے بارے میں ٹریژری بنچس کی جانب سے جو تقریریں ہوئیں انمیں میرے آنریبل دوستوں نے بڑے ھی معصومانہ طریقہ سے باتیں بنا کر کسانوں کے دکھ درد سے ھمدردی اور حکومت کے انصاف کی داد دی - میں ھاؤز سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ آج ایسا بڑا چارج لگایا گیا ھے جسکے متعلق نہ صرف ھاؤز میں بلکہ ھاؤز کے باھر حیدرآباد و سکندرآباد کے چوراھوں پر - سڑکوں پر - بستیوں میں - بسوں میں - رکشاوؤں میں بحث کیجارھی ھے تو اسکے متعلق حکومت نے - متعلقہ محکمہ نے اور منسٹر صاحب نے کیا بیان دیا ھے - مجھے افسوس ھے کہ یہ چیز ھاؤز کے باھر کہی جارھی ھے لیکن میں ھاؤز ھی میں بحث کرنا اس موزوں سے متعلق بحث کرنے کی صحیح جگہ تصور کرتا ھوں - ورنہ آج حکومت پر جسطرح ھاؤز سے باھر جیسا کہ میں نے کہا - لعنت اور ملامت بھیجی جارھی ھے تو کیا اسکے ھمدرد اسکو گوارا کرتے ھیں جو پوری ڈیموکریسی پر ایک بڑا دھبہ ھے - میں ان تمام چیزوں اور شکایات پر بحث نہ کرتے ھوئے جو سنٹرل گورنمنٹ کی نظر میں لائے گئے ھیں اور اسکی ذمہ داری کس پر آتی ھے اور کس پر نہیں آتی - اسکو معرض بحث میں نہ لاتے ھوئے صرف آئیل انجن سے متعلق کہونگا - آج یہ بحث کیجارھی ھے کہ آئیل انجن سے فائدہ نہیں ھے - دنیا میں کون ایسا بیوقوف ھے جو یہ کہے کہ مشنری کے استعمال سے نقصان ھوتا ھے (چیرز) لیکن سول یہ ھے کہ گرو مور فوڈ کمپین کے تعلق سے انجنوں کے سلسلہ میں جو ایجنسی دیجارھی ھے اور جو بٹے بازی اور چالاکی ھورھی ھے ....

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد - عام) - بٹے بازی کا لفظ ان پارلیمنٹری ھے - میں آنریبل اسپیکر کو فائنڈنگ دینے کی خواھش کرتا ھوں -

شریمتی شانتا بائی (مکتھل - آتماکور - عام) - ان پارلیمنٹری ھے - واپس لینا پڑیگا -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آرڈر - آرڈر - یہ ورڈ ان پارلیمنٹری نہیں کہا جاسکتا لیکن اسکے باوجود بھی یہ مناسب نہیں ھے -

شریمتی شاھجہاں بیگم - لعنت کا لفظ بھی خراب ھے - وہ بھی کہا گیا ھے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - آنریبل اسپیکر کی رولنگ کے بعد میں یہ لفظ واپس لیتا ھوں - آج یہ سوال نہیں ھے کہ آئیل انجن استعمال کئے جائیں یا نہیں - سوال یہ ھے کہ ھمارا موازنہ محدود ھے - اس محدود موازنہ میں حیدرآباد کے کسانوں کو کسطرح زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے - اس رزولیوشن کے تعلق سے میں آنریبل منسٹر سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ جہاں انجن سپلائی کئے نہیں جاتے وھاں کیاش پے منٹ کیا جاتا ھے - انہیں یہ اختیار حاصل ھے کہ ھندوستان بھر میں جہاں چاھیں - جس کمپنی کے پاس سے چاھیں - جس قسم کا انجن چاھیں کاروباری طریقہ پر خرید کر حکومت کے پاس رسید پیش کریں - اس طریقہ کو بدلنے کے بعد آج ۳۰ لاکھ روپیہ کا جو آئیل انجن کی قیمت کا مسئلہ

انہیں ہے اور جو نئی پالیسی اس جمہوری دور میں اختیار کیگئی ہے وہ کس سے پوچھکر اختیار کیگئی ہے - ایک آنریبل ممبر ابھی اشارہ کرر ہے تھے کہ سپلائی کمیٹیز ہیں کیا ان سے مشورہ لیا گیا ہے اگر نہیں لیا گیا تو کیوں نہیں لیا گیا اور اگر لیا گیا ہے تو اسمیں بھی کوئی راز ہے - یہ ذمہ داری کیوں لیگئی - اپنے محدود اختیارات کا استعمال کیوں کیا گیا - جمہوریت میں کوئی پارٹی ایسا نہیں کرسکتی - کسی شخص کو اسکی اجازت نہیں دی جاسکتی - اس ہاؤز کے ممبرس اور حکومت عوام کے ٹرسٹی ہیں - وہ انکے ضامن ہیں - ان پر ایک ایک پیسہ کی ذمہ داری ہے - جب آپکے پاس برائے نام ہی سہی سپلائی کمیٹیز ہیں تو کیا آپ نے ان سے پوچھا - جیسا کہ پمفلٹ میں کہا گیا ہے اور یہ واقعہ ہے کہ کرلوسکر واڈی چلئے وہاں چودہ سو روپیہ میں انجن مل رہا ہے لیکن بازار میں انجن کی قیمت ۱۰۸۰ روپئے ہے - اسکے علاوہ کمپنی کی دوسری ترکیبیں بھی ہیں - انجن کی قیمت میں جو اس کا ضروری سامان ہوتا ہے اس کے ساتھ جڑا ہوا آتا ہے لیکن یہاں کپلنگ پمپ اور دوسرے بولٹس کیلئے الگ چارجس لگائے جارہے ہیں یہ ایک فراڈ ہے - یہ ایک دھوکہ ہے - یہ تمام چیزیں نہ صرف جذباتی طریقہ پر یہاں رکھنا ہے بلکہ اس رزولیوشن کو ہاؤز میں پیش کرنے کا یہ بھی منشاء ہے کہ آنریبل منسٹر ممکن ہے کہ ان چیزوں سے واقف نہوں اور باہر کے لوگ انہیں دھوکہ دے رہے ہوں -

مجھے یہ پوچھنا ہے کہ ۸۰ فیصد انجنس کس علاقہ میں دئے گئے وہ اس علاقہ میں دئے گئے جہاں تقریباً ۲۰ ہزار تالاب ٹوٹے پڑے ہیں - یہ تلنگانہ کا علاقہ تھا - مرہٹواڑہ میں جہاں انجنس کی حقیقت میں ضرورت ہوسکتی ہے وہاں ہر تعلقہ میں سال میں صرف دو تین انجنس دئے جاتے ہیں - اور وہ بھی صرف اسی شخص کوملتے ہیں جو مال دار ہے - اتنا مالدار کہ خود خرید سکتا ہے اگر ڈپارٹمنٹ سے دو ہزار تقاوی منظور ہوتی ہے توحکومت کونسا احسان جتاتی ہے - کاشتکار کی زمین مکفول کیجاتی ہے - اس سے سواچھ فیصد سود لیا جاتا ہے - حصول تقاوی میں تقریباً دو سو روپیہ ہر کاشتکار کا خرچ ہوتا ہے اور اگر واقعی وقت پر، ضرورت کے وقت، قرضہ ملے تو اس سے فائدہ بھی ہوسکتا ہے - اسمیں فرق صرف اتنا ہے کہ ساہوکاروں کے پاس سے لینے کے بجائے گورنمنٹ سے قرض لیا جاتا ہے - یہ بہت اہم مسئلہ ہے اسپر آنریبل منسٹر سنجیدگی سے غور کریں - کیونکہ اگر یہ اسکیم فیل ہورہی ہے تو یہ انجن کا گناہ نہیں ہے بلکہ ان وجوہات کی بناء پر ہی فیل ہورہی ہے - اب یہ کہ قرض دیکر مجبور کیا جاتا ہے کہ فلاں کمپنی ہی سے انجن خریدا جائے - لوگوں کا خیال ہے کہ پیٹر کمپنی کے انجن بوسیدہ ناکارہ اور فالتو ہوتے ہیں اس سے خراب کوئی انجن نہیں ہوسکتا - یہ ہلکے انجن جو ۸۰۰ کے ہیں کاشتکار کو ۱۳۸۰ میں خریدنے پر مجبور کیا جاتا ہے - مخصوص کمپنیوں ہی سے خریدنے پر آپ کیوں مصر ہیں - ان پر یہ کیوں لازم گردانا جاتا ہے - آپ یہ دلالی کیوں کرتے ہیں -

کیوں صاحب - آپ اس مصیبت میں کیوں پڑتے ہیں - اگر انڈسٹریز کی ترقی سے متعلق غور کرنا ہے تو وہ انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ کا کام ہے - وہ غور کریگا - محکمہ زراعت کو

تو یہ غور کرنا چاہئے کہ کسان ک زیادہ سے زیادہ فائدہ کیسے ہوسکتا ہے - کم سے کم قیمت پر انجن کیسے مل سکتا ہے - کسان کو ۲۰ پرسنٹ کمی سے انجن دلانے کی کوشش کیجئے - آپ کسان کی بھلائی تو نہیں سوچتے بلکہ ٹاٹاؤں اور برلاؤں کی بھلائی سوچتے ہیں - کرلوسکر کے پروڈکشن کی سوچتے ہیں - اگر آپ ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ دے رہے تو کس تناسب سے دے رہے ہیں - اگر اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ حقیقت میں ہمدردی رکھتا ہے تو ایسے لوگوں کو تقاوی دے جو حقیقت میں مستحق ہیں جنکے پاس پانچ پانچ چھ چھ ایکڑ کے تکڑے ہیں ان ہی لوگوں کو تقاوی دینا چاہئے - تقاوی رولس کیسے ہیں کیا ہیں اس سے تمام آنریبل ممبرس واقف ہیں - ان رولس کے لحاظ سے جو شخص حقیقی معنوں میں مستحق ہے اسکو قرضہ نہیں ملتا - اور میرے پاس اسکے کئی نظائر موجود ہیں کہ جو اشخاص ذات سے انجن خرید سکتے تھے صرف ان ہی کو قرضہ دیا گیا - میں اسوقت ان تمام تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - سپلائی کمیٹیز کا تذکرہ کیا گیا ہے - اسکے ممبرس نامینیٹڈ ہیں منتخب ہوکر نہیں آئے ہیں - اور ان ممبروں کا یہ حال ہے کہ انہوں نے دس دس پندرہ روپیہ لیکر تقاوی کی تصدیق کی - صداقت نامہ دیا - بھوکردن کمیٹی کے سلسلہ میں اس جانب توجہ دلائی گئی - عہدہ داران متعلقہ سے کہا گیا اجیٹیشن ہوا اور اخباروں میں بیانات آئے - میں نے خود بیان دیا - اگر یہ غلط ہے تو اخبار میرے منہ پر کیوں نہیں مارا جاتا - ایک دفعہ ہزار دفعہ اخبارات میں دیا جاتا ہے - لیکن کیا اسکی تحقیقات ہوتی ہے - کیا اسکا انسداد ہوتا ہے - یہ تمام چیزیں ہیں جنکے متعلق سیریسلی غور کرنے کی ضرورت ہے - یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن پر غور کیا جانا چاہئے - ہاؤز میں جب ان پر بحث ہوتی ہے تو اسکے انسداد کیلئے ضروری انتظامات بھی ہونا چاہئے - آج ہاؤز کے باہر بھی ان چیزوں پر بحث ہورہی ہے اور ہاؤز میں بھی بحث ہورہی ہے - آج ۳۰ لاکھ کا معاملہ کیا جارہا ہے - اگر حکومت ہند نے دیسی کمپنیوں کے تحفظ کا، ہندوستانی کارخانوں اور انڈسٹریز سے معاملہ کیا ہے تو انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھ جاتا - اس کاروبار میں ڈیلرس سے ۲۰ پرسنٹ ڈسکونٹ کاشتکار کو دلایا جاتا یا ممکن ہے کہ حکومت کو بھی ایجنسی لینے پر ۲۰ پرسنٹ ڈسکونٹ ملتا - ایسی پالیسی کیوں اختیار نہیں کی گئی -

میں ایک چیز خاص طور پر ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ کیوں آئیل انجنس کیلئے تقاوی لونس بند کیا جانا چاہئے - مرہٹواڑہ میں پانی کی قلت کی وجہ سے زمین کا لیول دھنس گیا - کچھ ۶۰ فٹ تک نیچے ہوگیا - اور انجن ۶۰ فٹ تک پانی نہیں کھینچتے اس لئے مرہٹواڑی میں بھی چھوٹے تالاب بنا کر پانی کے لیول کو اوپر لایا جاسکتا ہے اور انجن زیادہ کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں - صرف انہیں تقسیم کرنیسے غلہ زیادہ اگاؤ کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا - انجن زیادہ تر تلنگانہ میں سپلائی کئے جاتے ہیں تو وہاں پر بھی بیکار ہوجاتے ہیں - اس سے کوئی فائدہ نہیں ہورہا ہے - اس سے مسئلہ حل نہیں ہوتا - حل

ہوتا ہے لیکن پراپرلی حل نہیں ہوتا - میں یہ کہونگا کہ آپ دیکھئے تقاوی دینے سے انجن لگنے پر ان مقامات پر آبی اور تابی فصلوں میں اور پیداوار میں کسقدر اضافہ ہوا ہے - میں سنٹرل سپلائی کمیٹی کے سامنے دئے ہوئے اعداد ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں - سنہ ۱۹۵۰ء میں جو زمین تری کی زیر کاشت تھی وہی آج ہے - تری کے رقبہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں آنریبل ممبر کی توجہ رول ۴۵۱ کی جانب مبذول کراتا ہوں -

شری بی-ڈی-دیشمکھ - - بہرحال اس اسٹیٹمنٹ سے واضح ہوتا ہے کہ انجنس سپلائی ہونے کے بعد آبی اور تابی ایریاز میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے - اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت انجنس سپلائی کرنے کی پالیسی کے بارے میں بنیادی طور پر سوچے اور کاشتکاروں کو نقد رقمی امداد دیکر انکی رہنمائی کرے - تا کہ وہ کم سے کم دام میں اچھے اور کارآمد انجنس خرید سکیں -

***Dr. G. S. Melkote**: I am really surprised at the various speeches that have been made in the course of the debate on this Resolution.

I was wondering whether I should laugh or weep over what has taken place today in the House. I have to laugh, for the simple reasons that the Members of the Opposition, sitting on that side of the House, appear to me to be committing a number of mistakes ; and weep, obsessed by the thought as to what impression a perusal of the discussion today and the resolution both in its original and amended forms might create on the minds of the people outside. A twist has been given to the idea of the original resolution ; and whether that twist has properly been conveyed into the resolution as amended is not quite clear. If, on a perusal of the resolution in the light of the speeches made on the floor of the House, people outside should find that the amended Resolution does not convey the original meaning, do they not think lightly of their representatives of the Hyderabad State and is this not a matter for regret ?

The resolution is there. In its original form, it states that no taccavi loans should be given for pumping sets. Possibly, some members of the Opposition felt hurt and they moved the matter with their leaders. Who are they ? Members from Marathwada and Karnataka areas. Why ? For the

simple reason that there are no tanks in their areas. If no taccavi loan was given for the purchase of the pumping sets and if there are no tanks in the area, then where would this money go? That is their apprehension. Naturally, a twist came into the meaning of the resolution–possibly. I have to state that it should not mean complete abandonment of pumping sets but that some sets may be purchased. The hon. Member who spoke last on the Resolution referred, by way of a charge against the Government to the way in which the sets have been purchased, etc. Whether all this idea is there contained in the Resolution as it now stands is a thing of which I am not quite sure and it is for the Members of the Opposition to say. With regard to the resolution itself and the various charges levelled I am confident the Minister in charge of Agriculture and Supply is competent enough to answer them at length.

But there were certain fundamental matters which were referred to incidentally, and I would try to answer some of them. First comes the question of water. Whether it is dry or wet cultivation, water is the most important requisite for all irrigation purposes. A person of the competence of Sri S. V. Ramamurthy told me, when I was touring with him, that if we give seeds of a better quality, that would give an increase in production by 10 per cent; if we give better manure, it would give another increase of 20 per cent; and if water is supplied, it would give an increase by 200 per cent. The importance of water thus becomes quite apparent, more so in a country like ours if we note that while better seeds give an increase of 10% and better manure 20%, better water gives 200% increase in production. Situated as we are with shortage of food-stuffs, the country has taken up a Five-Year Plan. Some Members seem to think 'Why not devote all this money for construction of tanks in the Telangana area'? Well and good. Some others would suggest 'Why not spend all the money over the education of people for the next 15 years leaving every other thing'. Man cannot develop in a lopsided manner. Every sphere of our life, economic, political and social, has to be developed. If that is to be done, it is not merely Telangana, it is not merely irrigation projects of the type of Tungabhadra, it is not merely the construction of a few minor tanks, but it is a question of

getting water to each and every village, however remote it may be.

Under the scheme, different strata of society are to be benefitted. Not merely different strata of society, but every village, if possible, and every part of the country has got to be benefitted in some measure or other, so that the prosperity of the country increases as a whole. That is the point. If that ideal is to be attained, there are some people who argue that the whole system should be a centralised one and there should be a number of big dams like Thungabhadara. There is also another section of people who opposes this and say that the construction of Tungabhadra should not proceed and that it can be taken up, say, after 15 years. Both protagonists and antagonists are there. Their points of view are these : If we carry on with big projects like the Tungabhadra, it gives employment for about 15 to 20 thousand people for a considerably long period and at the end brings a large acreage under cultivation. But this, according to the other view, does not enthuse the people in the other areas. About 15 thousand people in different villages have to be uprooted; their standard of life increases when they go to towns and they find, when they go back, that their earning capacity is considerably reduced. So, if we want this Five Year Plan, why not take up all the irrigation tanks, about 25,000 in number, spread all over the State, which will give employment not only for 15 or 20 thousand, but to lakhs of people and benefit the whole State. That is the other view expressed. It is like the question whether small cottage industries should come first or the big industries.

All these aspects were considered at length by the Central Government. Government of India has given about 2 crores for this purpose and even if we are given another 40 lakhs of rupees, to that extent we will increase the sources of supply of water for the prosperity of the people. But if you say 'why not give more pumps to Marathwada ?' it is for the Minister concerned to answer. That is why possibly, Sir, I think, this change in the resolution has taken place. It, has changed from 'no pump' to 'some pumps' and from 'some' to '10 per cent—now there we are. The difference between you and me is only the question of issue. If that is the point, I fail to understand why this Resolution was brought in the House at all : and it is for this reason that I said at the outset that

I do not know whether I should laugh or weep over this resolution.

The next is the question of having a centralised or decentralised system. Members have discussed about modernism and medevialism. Members of the Opposition, I believe have no clear conception of modernism. What do we mean by 'modernism' ? I shall give you an instance. I was recently in Germany, and was taken to one of the biggest pharmaceutical firms there. I asked them to take me round. They said 'how long are you going to stay ? I said 'four hours'. They said, 'even if you stay here for forty days, you cannot see our manufacturing firm completely'. They took me in a lift, 200 feet high. It took me four hours to see two small sections. One was sulphuric acid section and the other section was devoted to pencilline manufacture. At the end of it, the manager came and asked me 'what did you see ? " I said 'it is all marvellous, very efficient and magnificient, because in the whole firm, there is nothing but machinery with only three people operating'. "What is your impression?" he asked. "What happens in your country is". I said "people are born to be fodder for war. So very few people will operate your machinery. But in my country, people live and we have got to work and find employment for them in factories. We are 360 millions in contrast with your small population. If possible, I will employ about 3,000 people in a firm like this in our country".

Well, if that has to be done, it does not mean that we have taken to bullocks or that we are simply going back to medevialism. When we speak of modernism, people on the other side are all modern, but if we speak in terms of 'medevialism', they begin to criticise us. This, as I said, is due to their not having any definite conception of what these terms indicate. What is machinery ? Everything that helps man in his individual self. For instance, needle is a machine ; it helps to sew ; it is useful to the individual. Similarly, a charka or a takli. They help man to produce more. Likewise, a cycle is a machine. While in England, I saw a tricycle in which the husband, wife and baby could comfortably go. I say machines of this type help individuals to prosper and this type of machinery is needed most, but not the other type which kills the individual self. By 'modern' or 'modernism' we mean,

machinery which does not deprive another man of his work. With regard to taccavi loans for purchase of engines, it is very difficult to feed the bullocks. Food is necessary for the cattle and the man, who, though takes only about 15 days' work from cattle, has to feed them for one year in order that they may live and be useful for work. The question of foodstuffs has farreaching effect on the economy of our country. I suggested to some experts in England and I suggest to our people also here to manufacture a machine with a number of irons at ends which, when operated, will plough a greater area, thus saving the bullocks from strain and the man from providing fodder to them; and this contrivance should, at the same time be cheap. Machinery like cycles, charka, etc. are most welcome today in India. Machinery of the above type which helps the individual farmer and reduces his need for animals is most valuable and it is that type of machinery that we are trying to give by means of Taccavi loans all over the State. The comparison between 'modernism' and 'medevialism' made by some members of the Opposition makes no appeal to me. This is our conception of 'modernism'.

I entirely oppose the resolution as it stands. I hoped that the resolution might be given more life and I might be in a position to accept it because I do not say we have got every kind of knowledge. If Members of the Opposition could have thrown certain light in favour of this resolution, we could have accepted. But as it stands after the various modifiactions that have taken place, I personally feel and plead with the Members of the Opposition that they should rather withdraw the resolution than press for its being put to vote. Thank you, Sir.

* శ్రీ రామానంధం (హనుమకొండ) :-
స్పీకర్, సర్,
ఈ తీర్మానం రెండు పాయింట్లను క్లియర్ (Clear) గా తీసుకువస్తోంది. ఐతే,..

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔آپ ایسی زبان میں تقریر کریں تو اچھا ہے جسکو زیادہ سے زیادہ ممبر سمجھ سکیں ۔

Shri S. Ramanadham : Mr. Speaker, Sir, This resolution brings before this House two points clearly. But unfortunately, Members on the other side are either trying to ignore these two points or trying to circumvent the whole thing in

what I should say—their own language. They get angry because we put before them what the man in the street thinks about these engines and the Finance Minister, when he is told that the country's money is not utilised properly and is diverted into channels, into which it ought not to have been diverted, does not know whether he has to weep or laugh. I am surprised at this.

This resolution brings two charges. No useful purpose is served if members on the other side get angry. They must answer the two charges that are brought up. One is the question of corruption and the other is that the money is not being properly utilised. It is said that the Minister concerned will reply to these. That is all right.

One other thing is whether the scheme itself is in the best interests of the grow-more-food campaign. We are accused of certain things. They are welcome to accuse us and it is for the people outside to believe it or not. I do not think the people will believe the sweeping charges that are levelled against us.

The whole thing is whether these oil engines which are being supplied are really being used for growing more food. Are they going to those people who are really anxious to grow more food or are they being black-marketed outside ? The question is whether these engines are being supplied to those people who are capable of using them for growing more food. That question, they do not prefer to answer. They deliberately do not want to see that these oil engines are going into the hands of those people who do black-marketing with them. They do not see that these engines are going into the hands of those who can as well get hundreds of oil engines from outside. I do not want to enter into the spirit of the language of the resolution. The other side is more concerned with the language of the resolution and not its spirit. This resolution says that the method of giving the oil engines is not the proper method for growing more food. That is the spirit of the resolution. I wish that the Members on the other side calmly think about it. That is what I would like the Members to do who have spoken or who wish to speak on this resolution.

* شری لکشمن کونڈا - مسٹر اسپیکر سر - رزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس پارٹی کا پوری طرح سے بھانڈا پھوڑنے کے

لئے کافی ہیں - اصل میں رزولیوشن ایک ذمہ دار پارٹی کے ممبر کی طرف سے آیا ہے اوس پارٹی کی پالیسی کو کیری کرتے ہوئے اس رزولیوشن کو پیش کیا گیا ہے جس میں آئیل انجنس کے خلاف کہا گیا ہے - پھر اس پارٹی کی جانب سے ایک ذمہ دار آنریبل ممبر نے جو اس پارٹی کے لیڈر بھی ہیں اسنڈمنٹ پیش کیا ہے - اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس پارٹی کے سامنے کوئی واضح اور صاف پالیسی زراعت کے تعلق سے آئیل انجن کے بارے میں نہیں ہے - یہی ایک چیز پورے رزولیوشن کی مخالفت کرنے کیلئے کافی ہے - بہت سی باتیں اصولی طور پر پیش ہوسکتی ہیں لیکن خاص واقعات کو بطور مثال پیش کرکے کافی حملے کرنے کی کوشش کیگئی ہے - اچھا ہوتا کہ اس ذمہ دار ہاؤز کے ذمہ دار ممبرس کی حیثیت سے واقعات کو پیش کرنیکی کوشش کیجاتی جنکا معقول جواب دیا جاسکتا تھا - ۲۰ لاکھ روپیہ دینے کی بات ایک آنریبل ممبر نے کہی ہے - یہ بے بنیاد واقعات ہیں - آئیل انجنس کے تعلق سے جو واقعات بتائے گئے ہیں اور تیس چالیس ہزار روپیہ کا جو تذکرہ کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد اور غیرصحیح ہے - کہا گیا کہ اخبارات میں آرٹیکلس آئے ہیں - آیا کریں - گورنمنٹ کے لئے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ اخبار میں جو بھی آرٹیکل آئے اوسکی تحقیقات کیلئے سی - آئی - ڈی یا کسی مشنری کو مقرر کردے اور اگر ایسا کیا جائے تو ایک بڑا اڈمنسٹریشن بھی کافی نہیں ہوگا - صحیح واقعات تو معلوم کرکے غلط فہمی کو دور کرنا واقعی ایک صحیح طریقہ ہے لیکن ایسی حالت میں جبکہ خود کو صحیح حالات معلوم نہوں " فلور آف دی ہاؤز " میں لانا اور اس پر تقاریر کرنا میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں - اور اگر ایسا کیا جائے تو یہ کوئی اچھی خدمت نہیں ہے - آئیل انجن کے سلسلہ میں کیاش دینا چاہئے اسکی ترمیم پیش کرکے تقاریر کیگئی ہیں - حالانکہ سابق میں کئی بار کہا گیا ہے کہ آئیل انجن کی خریدی کے لئے کیاش یعنے رقم بطور تقاوی حاصل کرکے اس سے شادیاں کیگئیں ہیں - اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جھوٹے رسائد پیش کرکے رقومات حاصل کئے گئے ہیں - اسکے لئے بھی حکومت کو ہی ذمہ دار قرار دیا گیا حالانکہ یہ ایسی باتیں ہیں جنکے لئے سی - آئی - ڈی یا اور کوئی مشنری کا رکھنا بے سود ہے - بجائے رقم دینے کے اگر آئیل انجن دیکر انکو زرعی اراضیات پر قائم کیا جاسکتا ہے تو یہ ایک بہتر طریقہ ہے - کیاش کے بارے میں اگر بدعنوانیاں ہوتی ہیں تو انکو روکنے کا کیا طریقہ ہوسکتا ہے ؟ اسکی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوگی ؟ اس طریقہ کار میں تبدیلی کیجاسکتی ہے یا سابقہ طریقہ ہی جاری رہنا چاہئے ؟ یہ ایسے مسائل نہیں ہیں کہ اس فلور پر بحث کرکے کوئی تصفیہ کیا جاسکے ان امور پر کافی غور و خوص کی ضرورت ہے - آئیل انجن کے لئے تقاوی رقم کی شکل میں دی جائے یا شئے کی شکل میں، ایک بنیادی حیثیت کا مسئلہ ہے - اس ریزولیوشن یا ترمیم کے ذریعہ اس اہم مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہوسکتا - اسلئے مجھے ضرورت پیش آئی کہ میں اس رزولیوشن اور ترمیم کی مخالفت کروں جو رزولیوشن پیش کیا گیا ہے اگر اس سے واقعی دیش کی کوئی بھلائی مقصود ہے تو خوشی کی بات ہے - لیکن محض اپوزیشن پارٹی کے ایک رکن کی جانب سے اسطرح کی قرارداد

اور اس قرارداد میں ایسی پارٹی کے لیڈر کی جانب سے اسطرح کی ترمیم جو اصل قرارداد کے منشا کے متضاد ہے پیش ہوکر اسمبلی سے نامنظور ہوجائے تو اس سے اصل مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے - اگر سچ مچ دیش کی بھلائی مقصود ہے تو تعمیری غور و فکر کے ساتھ مختلف پارٹیوں کے ساتھ اسمبلی کے باہر رائے مشورہ کر کے اسمبلی میں کوئی چیز لائی جائے تو اسکا ضرور خیرمقدم ہوگا - کسی چیز کی بابتہ ایک پارٹی آپس میں ہی ڈسکشنس کر کے طے کرنے سے وہ سب کے لئے قابل قبول نہیں بنتی جبکہ وہ پارٹی اکثریت نہیں رکھتی - اسلئے جب تک مختلف پارٹیوں اور ہم خیالوں کا کوآپریشن حاصل نہ کریں ایسی تحریکوں اور ترمیموں کے لانے سے دیش کی کوئی بھلائی نہیں ہوگی - البتہ دنیا کو یہ دکھانے کا مقصد پورا ہونا ممکن ہے کہ اپوزٹ پارٹی ایک ترقی یافتہ طریقہ کار اختیار کرنا چاہتی ہے لیکن ٹرژری بنچس کی جانب سے اسکو قبول نہیں کیا جاتا - لیکن دنیا یہ بھی جان لیگی کہ اس میں محض دکھاوا مضمر ہے - اس قرارداد و ترمیم کے ذریعے ایک خاص واقعے کے بارے میں حملے کئے گئے اور الزامات لگائے گئے - اگر اسکے قبل حقیقت کو معلوم کرلیا جاتا اور فیاکٹس اور فیگرس کے ساتھ انکو پیش کیا جاتا تو بہتر ہوتا مگر ایسا نہیں کیا گیا ایسی باتوں سے سوائے دیش کے نقصان کے کوئی بھلائی کا کام نہیں ہوسکتا - اس لئے میں عرض کرونگا کہ یہ ریزولیوشن معہ ترمیم کے واپس لیا جائے تو مناسب ہے -

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I move that this Resolution be now put to vote. There are some 30 or 40 resolutions and we want to see that this resolution is finished today, so that the other resolutions may be taken up later. I, therefore, move that this Resolution be now put to vote.

श्री. वि. के. कोरटकर :—मैं अिस क्लोजर (Closure) को मुखालिफत करता हूं। हालांकि जिस तरीके से, और जिन हालात में यह पेश किया गया है अुसकी मैं तारीफ करता हूं। अपोजीशन पार्टी की स्ट्रेटेजी (Strategy) को मैं अेप्रीशिअेट (Appreciate) करता हूं कि अुन्होंने अैसी बुद्धिमत्ता से स्ट्रेटेजी खेली है कि अब तक किसी ने कभी अैसी नहीं खेली होगी। और बिल्कुल अेक अिन्नोसेंट (Innocent) तरीके से अिस रेजोल्यूशन को पेश किया गया है। मैं सोच रहा था कि वैजी प्रोग्रेसिव पार्टी (Progressive Party) ने यह क्या रेजोल्यूशन पेश किया है। जो रेजोल्यूशन आया है वह अैसी चालाकी के साथ पेश किया गया है, और अैसे सवालात खडे कर दिये गये हैं जिनका मुझे कभी सपने में भी ख्याल नहीं था। अिस रेजोल्यूशन पर जिस तरीके से तकरीरें की गयीं अुनका अुसी तरीके से माकूल और जोरशोर से जवाब देना पडेगा। बहुत से मेंबरान बोलना चाहते हैं। मिनिस्टर अिनचार्ज को भी बोलना पडेगा। अिसलिये मेरी अिस्त-दुआ है कि जो क्लोजर मूव्ह हुआ है अुसको अिस वक्त नहीं लेना चाहिये।

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ منسٹر انچارج اس کے بارے میں جواب نہ دیں - لیکن کلوژر (Closure) کے موو (Move) ہونے کے بعد بھی تقریریں ہوسکتی ہیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ ڈسکشن پر کافی وقت صرف ہوا ہے۔ اب منسٹر صاحب جتنا وقت چاہتے ہوں وہ انہیں دینا ہوگا۔

श्री. वि. के. कोरटकर:—संबंधित मंत्रीके पश्चात मुझे भी कुछ कहना है।.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ہاں - آپ کہہ سکتے ہیں -

منسٹر فارسپلائی اگریکلچر اینڈ پلاننگ (ڈاکٹر چنا ریڈی) - مسٹر اسپیکر سر - جو مباحث ہوئے انہیں میں دلچسپی سے سنتا رہا - مجھے بڑی خوشی ہوئی - اچھا ہوا کہ اس قسم کی بحث چھڑی اور کچھ واقعات ہاؤز کے علم میں آنے کا موقع مل گیا - یہی چیز ڈیموکریٹک اصول کی روح ہے - جس تڑپ کے ساتھ ہاؤز میں ان سوالات کو لایا گیا وہ تعمیری نقطہ نظر سے ضروری ہیں اور میں اپوزیشن پارٹی کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کے جذبات کی میرے دل میں قدر ہے - اگر یہی جذبات رہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے - لیکن میں کہونگا کہ اس مسئلہ کو لانے کے اور بھی طریقے ہوسکتے تھے - پھر بھی مجھے نہ کوئی شکایت ہے اور نہ کوئی عذر - افسوس بھی ہوتا ہے کہ ہاؤز کا پلیٹ فارم یعنی فلور اسکے لئے استعمال کیا گیا ہے - میں آج صبح جبکہ ہماری پارٹی میٹنگ ہوئی اوس وقت موجود تھا - وہاں میں نے اپنی معلومات کے تحت بتایا کہ آئیل انجنس اور بریچڈ ٹینکس کے مسئلہ پر کسطرح سوچا جانا چاہئے - میں آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال میرے ڈیمانڈس پر ڈسکشن کے وقت شری گوپال راؤ ممبر آف دی اپوزیشن نے بڑی خوبی کے ساتھ اس مسئلہ کو پیش کیا تھا - میں نے یہ سمجھا کہ یہ اوسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے - انہوں نے اوسوقت اس کو کافی محنت سے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی - اوس وقت میں نے اس کا اعتراف کیا تھا کہ کافی محنت کے ساتھ فیکٹس کو سامنے رکھتے ہوئے آئیل انجنوں اور بریچڈ ٹینکس سے متعلق انہوں نے اپنے تجربہ کی بناء پر یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ دونوں میں سے تالابوں کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے - گو اون کے آرگیومنٹ سے کچھ اختلاف تھا لیکن میں نے کہا تھا کہ دونوں میں سے کسی ایک کے طے کرنے کے بجائے دونوں بھی لئے جاسکتے ہیں تو پھر (اوس سائیڈ کے آنریبل ممبر کو ان دونوں میں سے کسی پر اصرار ہے تو جس ایریا میں ضرورت ہوگی وہاں کے متعلق روپیہ فراہم کرسکتے ہیں -) اپوزیشن کے ممبر کو اعتراض نہ ہونا چاہئے - یہ مجھے یاد پڑتا ہے - اوس وقت میں نے ہاؤز کے دوسرے ممبروں کو یہ بھی یاد دلایا تھا کہ حیدرآباد میں مائنر ارریگیشن کے ریپرس کے سلسلہ میں کام ہورہا ہے اس وقت اسکے لئے پیسوں کی کمی نہیں ہے اس لئے جو بھی کہا جارہا ہے وہ غلط فہمی پر مبنی ہے - مجبوریات تھے - جس رفتار سے کام ہورہا تھا میں پوری ذمہ داری سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اوس سے مجھے بھی تشفی نہیں ہے - میرا خیال تھا کہ اور بھی تیزی سے کام ہونا چاہئے - چنانچہ پی - ڈبلیو - ڈی اس کی کوشش کررہا تھا - گزشتہ سال گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے ہم کو پیسے ملے تھے اسکے پہلے بجٹ

میں گنجائش کی کمی - اسٹاف کی کمی، سروے کرنے والوں اور انجینیروں کی کمی یہ سب باتیں تھیں - ایک چیز اور بھی تھی - جو جاگیری علاقے تھے اون کا حکومت حیدرآباد یا پی - ڈبلیو - ڈی سے کوئی سمبندھ نہیں تھا چنانچہ جیسا کہ آنریبل ممبرس کو معلوم ہے جاگیری علاقوں کے ٹینکس اور تالابوں کی کیا حالت تھی - ان ھی مشکلات کی وجہ سے بریچڈ ٹینکس کی تعداد بڑھ گئی اور ہمارے سروے کرنے والوں کے اسٹاف سے کام نہیں ہوسکا - گزشتہ سال محبوب نگر میں بھی فلڈس (Floods) کی وجہ سے بارہ سو سے زائد تالاب شکست ہوگئے تھے - چھ سات سو تالابوں کی تعمیر کے بعد بھی مزید تعداد تالابوں کی رہ گئی - جسکے متعلق پی - ڈبلیو - ڈی نے بتلایا کہ (۳۰) لاکھ روپیوں کی ضرورت ہوگی - جسکے لئے گورنمنٹ آف انڈیا سے رقم ملی - اسوقت سنٹر کے Food and Agriculture منسٹر شری رفیع صاحب یہاں تشریف لائے تھے اور لون پر اس رقم کو منظور فرمایا تھا اسکے علاوہ اور بھی تالاب ریپرنگ کے تھے - اوسکے لئے (۳۰) لاکھ کی رقم ملی اور اس سال (۶۰) لاکھ کی رقم موازنہ میں موجود ہے - لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کام کی رفتار سے خود پی - ڈبلیو - ڈی کے منسٹر اور چیف منسٹر کو بھی تشفی نہیں ہے - اس لئے پورا سسٹم جاننے کے لئے وقت لگا اور سروے پارٹی کے اسٹاف کو بڑھانے - انجینیروں کو فراہم کرنے اور گتہ داروں کے بجائے خود گاؤں والوں کو کچھ کام سپرد کردینے کے متعلق طے کیا گیا - مجھے جو معلومات ہیں اونکی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ اب ہمارے آفیسر تیزی کے ساتھ کام کرسکتے ہیں -

جس وقت ان آنریبل ممبر نے جنہوں نے ریزولیوشن پیش کیا تقریر شروع کی تو مجھے ایک دم تعجب سا ہوا - پریشانی تو نہیں ہوئی - اسکے برخلاف میں نے اس کو غنیمت سمجھا کہ مجھے اس پر کہنے کا موقع ملا - اور میں اپنے معلومات کی بناء پر کافی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کام میرے ڈپارٹمنٹ نے کیا اوسکی ذمہ داری مجھ پر ہے - اور اس کا مجھے وشواس ہے کہ نہ صرف ادھر کے آنریبل ممبروں کا بلکہ اپوزیشن کے ممبروں کا بھی سپورٹ اور انڈارس منٹ (Support & Endorsement) مجھے مل جائیگا - گزشتہ ھفتہ اس ھاؤز کے ایک آنریبل ممبر فرام ملگ (From Mulug) شری جی - ھنمنت راؤ نے اس سلسلہ کا ایک سوال کیا تھا اور اس سلسلہ میں بیچینی سے سوالات آتے رہے - چنانچہ ۱۰ - اکٹوبر کو بھی ایک سوال آنے والا ہے - بازار میں - ٹرام میں - ٹرین میں - رکشا میں لوگ کیا کیا باتیں کرتے ہیں یہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں اسکا دعوی تو نہیں کرتا کہ پبلک سے اس طرح کا سمبندھ رکھنے والا ہوں - ممکن ہے وہ لوگ دعوی کریں - ۱۰ اکٹوبر کو جب سوال آئیگا تو میں نے سوچا کہ جواب دونگا - لیکن اوس وقت بھی شائد مجھے ھاؤز میں اس مسئلہ کو صاف کرنے کا موقع نہ ملے - اسی لئے میں اسی موقع کو غنیمت سمجھتا ہوں - مجھے اس کی شکایت نہیں کہ آئیل انجنس کے مسئلہ کو غلط ڈھنگ میں پیش کیا گیا - اور جو ترمیم آئی ہے اوسکے ٹکنیکل باتوں کو بھی میں اھمیت نہیں دیتا - اس ریزولیوشن میں اس پر اصرار اور زور نہیں دیا گیا کہ آئیل انجنس

زیادہ کام کر رہے ھیں یا نہیں ۔ تلنگانہ میں اور دوسرے حصوں میں جو آئیل انجنس تقسیم کئے گئے ھیں وہ صحیح طور پر استعمال کئے گئے ھیں یا نہیں ۔ تالابوں کے سلسلہ میں اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جو کام ھورھا ھے اوسکے متعلق میں مکمل جواب دونگا اور کافی تفصیل سے عرض کرونگا اور اگر یہ بحث آئندہ بھی جاری رہے تو اوس دن بھی میں عرض کرونگا ۔ اصل چیز جس پر اپوزیشن کے اور اسطرف کے ممبروں کو اثر لیکر اور کافی ذمہ داری سے سوچنا ھے وہ آئیل انجنس کی تقسیم کے سلسلہ میں ھے ۔ میں اس ڈپارٹمنٹ کا منسٹر ھونے کے سبب اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی آئیل انجنس تقسیم کرنے کی پالیسی کے متعلق تفصیلات بتاؤنگا ۔ ایک بنیادی سوال یہ ھے کہ انڈین مینوفیکچرڈ آئیل انجنس لینا چاھئے یا نہیں ۔ بہت سے لوگوں نے یہ کہا کہ حکومت کیوں اسکا ٹھیکہ لینا چاھتی ھے ۔ کیوں اس کے متعلق پریشان ھے ۔ اس سلسلہ میں جو شبد اوس طرف کے آنریبل ممبروں نے استعمال کئے وہ شائد کسی غلط فہمی کی وجہ سے استعمال کئے گئے ھونگے ۔ میں یہ بتانا چاھتا ھوں کہ جب میں وزارت میں آرھا تھا (ورنہ مجھے ان کے انھیرنٹ ڈیمو کریٹک احساسات پر وشواس ھے ۔ اور میں کم از کم ذمہ داری کے ساتھ یہ کہونگا تو میں اپنی مرضی سے اس پورٹ فولیو (Portfolio) کو چنا ۔ حیدر آباد کی جو پرستھی تھی اسمیں مصیبتوں اور پریشانیوں کا مقابلہ کرنا تھا اور میں اس کام کو کامیابی سے کرنے کی غرض سے اپنے (Career) کو (Stake) کرنے کے لئے بھی تیار ھو گیا تھا ۔ اس وقت مجھے اس کا وشواس تھا اور اب بھی ھے اور رھیگا کہ میری طاقت اور میری مدد کیلئے اسمبلی کے ساتھیوں کے اندر کی (Inherent democratic spirit) کام آئیگی ۔ اس سلسلے میں میں انھرنٹ ڈیمو کریسی کے الفاظ میں اپوزیشن کے ممبروں کو بھی شامل کر کے کہہ رھا ھوں ۔ یہ سوال کیا گیا ھے کہ کیوں اس سال ھندوستانی مینیو فیکچرڈ انجنوں کا ٹھیکہ لیا گیا ھے ۔ سوال تو یہ ھونا تھا کہ گزشتہ سال سے ھی یہ پالیسی کو کیوں نہیں عمل میں لایا گیا ۔ دراصل یہ میری کمزوری تھی کہ گزشتہ سال ھم نے اس کی ذمہ داری نہیں لی ۔ انڈین مینیو فیکچر کے انجنس کو پیٹرونائز (Patronise) کرنے کی ضرورت اس وقت کیوں پیش ھوی ۔ انٹرنیشنل افیرس (International affairs) یا انٹرنیشنل اکنامک افیرس (International Economic affairs) پر اسٹیٹ گورنمنٹ کی اسمبلیوں میں سوال شائد نہیں آتا لیکن سنٹرل گورنمنٹ کو ڈالر اکسچینج (Dollar Exchange) یا امپورٹ اینڈ اکسپورٹ رسٹرکشنس (Import & Export Restrictions) کے مسئلوں پر سوچنا پڑتا ھے کہ ان باتوں کو کب جائز رکھیں اور کب جائز نہ رکھیں ۔ ان تمام تفصیلات پر غور کر کے سنٹرل گورنمنٹ کے طرف سے یہ قدم اٹھایا گیا ۔ یہ قدم صحیح تھا یا غلط اسکی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ۔ اس پر پارلیمنٹ کے ارکان اور کامرس انڈسٹریز منسٹر بحث کرینگے لیکن سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی کی سپورٹ ان ڈائرکٹ طریقہ سے ھم کرتے ھیں ۔ انڈین مینیوفیکچررس کو سپورٹ کرنے کے متعلق دو رائیں ھوسکتی ھیں اسکو میں تھوڑی دیر کے لئے مان لیتا ھوں ۔ اور ساتھ ھی ساتھ اگر (Manufacturers) سے راست گورنمنٹ اس

سلسلے میں معاملہ کرے تو بیچارے Dealers کا کیا حشر ہوگا ۔ اور پھر ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اگر ایسا ہوتو فارین انجنس کے ڈیلروں کا کیا ہوگا ۔ میں کہونگا کہ عبوری دور میں ایسے سوالات اٹھ سکتے ہیں ۔ مثلا اگریرین ریفارمس بل کے اچھے اور برے ہونے کی بحث میں اسوقت میں نہیں جاتا مگر بل کے پاس ہونے کے بعد باتیں مان لی جائیں تو بہت سے لوگ یہ کہیں گے کہ ہمارے پاس ٹریکٹرس وغیرہ رکھے ہوئے ہیں ۔ آئرن پلوز (Iron Ploughs) رکھے ہوئے ہیں لیکن آپ نے ہماری زمین لیکر بے دخل کردیا ہے ہم کو پریشان کردیا ہے اور ہماری روزی کو ختم کیا ۔ اوس وقت کیا کہاجاتا ۔ آنریبل ممبرس کو بڑی سنجیدگی سے اس پر سوچنا ہے۔ اسی طرح فارین انجنس سے متعلق ڈیل کرنے والے ڈیلرس حیدر آباد اور سکندرآباد شہروں میں رہنے والے خود کو ان حالات میں تقاوی کی تقسیم میں (Eliminate) پاکر ظاہر ہے پریشان ہوکر بے چین ہوکر اور شہروں میں رہکر اثرات رکھنے کی وجہ سے اس قسم کے ماحول کافی آسانی سے پیدا کرتے ہیں ۔ گزشتہ سال یہ مسئلہ میرے سامنے آیا تھا گو میرے چارج لینے تک اسکا تصفیہ ہوچکا تھا کہ کتنے انجنس کہاں کہاں دئے جائیں ۔ ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کے مشورہ سے ، حیدرآباد اسٹیٹ میکانیکل انجینیر کے مشورہ سے اگریکلچر ڈپارٹمنٹ کے انجینیر کے مشورہ سے اور گزشتہ سالوں کے تجربہ کی روشنی میں ہم نے پالیسی بنانے کے لئے کانفرنس بلائی ۔ اس میں انجن ڈیلرس کے ریپریزنٹیٹیوز سے بات چیت کرکے یہ ایوالو (Evolve) کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ ایک کاشتکار کو پیسہ دیکر ان دوکانداروں کے پاس جاکر ڈھنڈھ کرنے اور پریشان ہونے کیلئے نہ چھوڑا جائے ۔ قیمتیں کم زیادہ ہوتی ہیں اور اس سے بڑھکر کوالیٹی کا بھی خیال رکھنا چاہئے ۔ ممکن ہے کہ کچھ لوگ پریجوڈس ہوکر اس مسئلہ کی اہمیت پر غور نہ کریں لیکن میں یہ سوچنے کی درخواست کرونگا کہ ایک کمبل پوش کاشتکار کو، ایک اگریکلچرسٹ کو جو پڑھا لکھا نہیں ہوتا اسے دیکھکر بازار میں اسکو ٹھگنے کی کسطرح کوشش کیجائیگی ۔ اسپر بھی غور کرنیکی ضرورت ہے کہ بازار میں کس کس قسم کے انجنس آئے ہوئے ہیں اور ان انجنس کو خرید لینے سے کیا کیا مشکلات پیدا ہونگی جنکے بعد میں اسپیر پارٹس (Spare parts) نہیں مل سکتے ۔ میں ہاؤز کو یہ یاد دلاؤنگا کہ نارائن پیٹھ کے آنریبل ممبر نے یہ سوال ہاؤز میں کیا تھا کہ وہاں ایک ٹراکٹر ایک سال سے بیکار پڑا ہے ۔ اسپر میں نے ڈپارٹمنٹ کیطرف سے مداخلت کی حالانکہ یہ ڈپارٹمنٹ کی ذمہ داری سے نہیں دیا گیا ۔ ایسے ٹراکٹرس وہ لوگ دیتے ہیں جو دو روز کیلئے دوکان کھولتے ہیں اور ایک ٹراکٹر پر ہزار ڈیڑھ ہزار کماتے ہیں اسکے بعد اگر دوکان بند ہوجائے تو انہیں اسکی کوئی فکر نہیں اسلئے ڈپارٹمنٹ نے یہ پیرنٹل کیر (Parental Care) لیا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ آپ ذمہ دار ہیں ۔ یہ ذمہ داری آپ ہی نے مجھے سونپی ہے اور میں اسکا احترام کرتے ہوئے ہی یہ پیرنٹل کیر میں نے لیا ہے ۔ اور اسی لئے میں نے گزشتہ سال ہی خریدے جانے والے انجنوں کے (Makes) مقرر کردئے ۔ اس سال ایک قدم آگے بڑھے اور ہماری خریدی کو صرف مخصوص

انجنوں کی حد تک محدود کیا گیا ھے ۔ گزشتہ ہفتہ میں ایک سوال کے جواب میں میں نے اس مراسلہ کا حوالہ تک دیا جو ۲۳ ۔ مئی کا تھا جس کی رو سے سنٹرل گورنمنٹ نے ۲۰ ھارس پاور کے اندر کے آئیل انجنس کی باھر سے درآمد کو روکا ھے ۔ تو ھم نے دنیا بھر کے انجن لینے کے بجائے صرف انڈین انجن ھی لینا طے کیا ۔ اس پر کچھ لوگ میرے پاس آئے اور کہا کہ قیمت نقد دینے کی ضرورت نہیں صرف ڈپارٹمنٹ ذمہ داری لے کے کاشتکار سے اقساط وصول کر کے دینگے ۔ میں نے اس بات کو قبول نہیں کیا حالانکہ بہار اور بنگال میں ایسا نہیں ہوتا ھے ۔ وھاں پوری قیمت ادا کر کے انجن خرید کردئے جاتے ھیں ۔ آج بھی شائد ایک آنریبل دوست نے کہا کہ میں انکے ساتھ بمبئی چلوں ۔ میں چلونگا یا جو کچھ بھی ھوگا وہ بعد میں ھوگا وھاں کے اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی رپورٹ موجود ھے ۔ اس رپورٹ کی موجودگی کے باوجود بھی اگر انہیں یقین نہ آئے تو میں مجبور ھوں ۔ اس رپورٹ سے معلوم ھوتا ھے کہ بمبئی گورنمنٹ نے گزشتہ سال کرلوسکر انجنس چار سو سے زائد اس غرض کے لئے خریدے تھے ۔ انہوں نے خود یہ انجن خریدے ھیں اور آج انکے پاس تقریباً دس لاکھ کے انجنس انکے گودام میں ھیں ۔ میں نے اس چیز کو دیکھا ھے لیکن حیدر آباد کے کاشتکاروں کیلئے جو پچاس فیصد نقد اور پچاس فیصد انسٹالمنٹ کا آفر تھا میں نے یہ کہکر قبول نہ کیا کہ ھم کاشتکاروں کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ فلاں انجن ھی خریدیں ۔ دوسرے انجنس نہ خریدیں ۔ ھم نہیں کہتے کہ صرف یہی انجن لو ۔ بچے ھوئے انجنوں کی قیمت کی ادا شدہ رقم سود کے ساتھ واپس ملجائیگی ۔

اور بھی تفصیلات ھیں جنکا عرض کیا جانا ضروری ھے لیکن سب سے اہم قیمت کی بات ھے اور وہ بھی کرلوسکر انجنس کی قیمتوں سے متعلق ۔ اتفاق سے اگر کسی اور انجن کی قیمت کے بارے میں اعتراض کیا جاتا تو یہ میرے لئے بڑی مشکل کا باعث ھوتا اور میں اسوقت ھاؤز کو دوسری جگہوں بمبئی گورنمنٹ و غیرہ سے معلومات حاصل کر کے یقین دلانے کے موقف میں نہ ھوتا ۔ خوش قسمتی ھے کہ کرلوسکر انجنس کے بارے میں ھی اعتراض کیا گیا ھے ۔ بمبئی گورنمنٹ نے گزشتہ سال یہی انجنس خریدے ھیں اور ھم نے بمبئی گورنمنٹ سے یہ چیز لکھکر دریافت کی تھی ۔ اور ویسے بھی آنریبل ممبر جنھوں نے پمفلٹ کا حوالہ دیا ھے انہیں اور ھاؤز کو میں یہ بتلانا چاھتا ھوں کہ وینکٹیشور راؤ صاحب جو آئیل انجن ڈیلرس اسوسیشن کے سکریٹری ھیں ان ھی کی دوکان کی یہ رسید ھے جسے میں آنریبل اسپیکر صاحب کی اجازت سے ٹیبل پر رکھنا چاھتا ھوں ۔ سکندر آباد کے دوکاندار وینکٹیشور راؤ صاحب اس قسم کا پمفلٹ اس وجہ سے نکالے کہ وہ اپنے انجن نہ بیچ سکے تو انہیں بڑی تکلیف ھوئی ۔ اسلئے انہوں نے بہت گڑبڑ مچائی ۔ ان کی دوکان سے اسی انجن کو ماہ ڈسمبر سنہ ۵۲ء میں سری کندی سرینواس راؤ صاحب کو بیچا گیا ھے ۔ اور میں سمجھتا ھوں کہ ڈسمبر زیادہ دور نہیں ھے ۔

(Receipt No. REC/TC/24/52, dated 29-12-1952 : *vide* page 19 of the file relating to Medak district).

اس وقت ایک فائل بھی میرے پاس ہے اسکا نمبر بھی میں هاؤز کو بتلاتا هوں۔ نمبر یه هے ۔
Medak district File No. ENG/1/1, dated 28-2-1951 for the year 1952-53.
کندی سری نواس راؤصاحب جو ایک ذمہ دار شخص هیں جو آج حیدرآباد میں گاندھی میموریل ٹرسٹ فنڈ کے سکریٹری هیں اور پارلیمنٹ کی سیٹ کیلئے الکشن میں کھڑے هوئے تھے ایک اچھے ایڈوکیٹ هیں ۔ اور کئی سالوں کے کانگریسی هیں اس رسید پر انکی اور خود ونیکٹیشور راؤ صاحب کے دستخطیں هیں تقاوی کے تقسیم میں یه طریقه هوتا هے جیسا که اس بازو کے آنریبل ممبرس شری گوپال راؤ صاحب اور جی ۔ هنمنت راؤ صاحب جانتے هیں که دوکاندار کی رسید محکمه زراعت میں داخل هونا ضروری هوتا هے محکمه سے رقم کے ارسال کیلئے اور گورنمنٹ اس نئے طریقه میں اس انجن کو ۹۲۸ روپیه کندار قیمت طے کیا هے ۔ میں سمجھتا هوں کلدار اور حالی کے باوجود بھی اس کے ماننے میں که (۱۴۰۰) حالی کے مقابله میں ۹۲۸ کلدار زیادہ نہیں هے ۔ کسی کو اختلاف نہیں هوسکتا ۔ هوسکتا هے که ایک جاهل ۔ کمبل پوش کا معامله هوتا تو اس پر یقین نه کیا جاتا ۔ یه سب کاغذات اور انجن دینے سے متعلق رسید میں آنریبل اسپیکر کی اجازت سے هاؤز کے ٹیبل پر رکھتا هوں ۔ کرلوسکر پیٹر انجن کی قیمت ۱۴۰۰ روپیه حالی هے ۔ اس میں سنٹریفیوگل پمپ ۔ فٹ والو وغیرہ الگ هیں اور الگ طور پر چارج کئے گئے هیں ۔ میں ان ڈیٹیلس میں جانا نہیں چاهتا کیونکه میں اسکو هاؤز کے ٹیبل پر رکھنا چاهتا هوں ۔ یہاں سنٹریفیوگل پمپ ۔ فٹ والو اور بلٹنگ ان سب کی علحدہ علحدہ قیمت بھی بتلائی گئی هے ۔ اسطرح پانچ هارس پاور کرلو سکرپیٹر انجن کی قیمت چودہ سو روپیه حالی هے اور گورنمنٹ نے اس نئے طریقه میں اس انجن کی قیمت کو ۹۲۸ روپیه کلدار طے کیا هے ۔ میں سمجھتا هوں کلدار اور حالی کے باوجود بھی اسکے ماننے میں که ۱۴۰۰ حالی کے مقابله میں ۹۲۸ کلدار زیادہ نہیں هیں ۔ کسی کو اختلاف نہیں هوسکتا ۔ پورے اکسسریز ملاکر بل میں جمله قیمت ۲۴۰۰ روپیه حالی هے ۔ اسکے مقابله میں اس نئے معاهدہ میں جمله ۱۴۸۰ کلدار هے ۔ بمبئی گورنمنٹ نے گزشته سال ۹۸۶ روپیے صرف انجن کی قیمت دی هے ۔ اتنا هی نہیں یه بھی بتایا هے که قیمت کے معامله میں میرے پاس اگریمنٹ بھی هے جس میں انہوں نے یه لکھا هے

"We give you our assurance that no party will be able to offer you the Pump Sets fitted with Series I Engines and sell to you with the conditions of service and delayed payment at a price lower than that quoted by us. Of course it is not possible to control a stray sale here or there but our assurance is for a responsible party offering you a minimum of at least 50 sets" (*vide* letter GA/G8/227, dated June 1st, 1953 from Gunti & Co.).

مطلب یه هے که گورنمنٹ آف بمبئی نے ۹۸۶ روپیه پوری رقم اڈوانس دیکر خریدا هے اور هم ۹۲۸ روپیه دیتے هیں اور همارے شرائط یه که صرف ۵۰ فیصد نقد دیتے اور باقی رقم دوسال

کے بعد کاشتکاروں سے وصول کر کے اقساط میں دیتے ھیں - اسکے بعد انہوں نے یہ لکھا ھے -

Our assurance is for a responsible party offering you a minimum of at least 50 sets.

اسلئے میں ھاؤز کے سامنے چیلینج نہیں استدعا کرتا ھوں اور عرض کرنا چاھتا ھوں کہ وہ اس پرغور کرے - اگر اسکے باوجود بھی یہ کہا جاتا ھے کہ کرلوسکر انجن بوسیدہ ھے۔ خراب ھے تو میں یہ کہونگا کہ آئرن اینڈ اسٹیل انڈسٹریز میں انکا ریپوٹیشن ھے - میں یہ کہنے کیلئے تیار ھوں کہ وہ

The Pioneer Industrialist in Agriculture Engineering.

اور یہ چیز سروسیشور ایرنے کرلوسکر کی نسبت مہاراشٹرا چمبر آف کامرس کے ایک جلسہ میں (گزشتہ ماہ میں ھی شری کرلوسکر تقریباً ۸۲ سال کے عمر کے) جو انہیں سپاسنامہ عطا کرنے کے سلسلہ میں ھوا تھا فرمائی ھے - آج کرلوسکر کے انجنس۔ انکے شوگر کرشرس اور انکے (Iron ploughs) وغیرہ کئی سالوں سے موجود ھیں - میں ان تفصیلات میں جا کر ھاؤز کا وقت لینا نہیں چاھتا - لیکن میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ نہ صرف ھاؤز میں بلکہ ھاؤز کے باھر سڑکوں پر۔ چوراھوں پر بسس میں اور رکشاؤں میں ساری دنیا کے سامنے صرف ایک طرف کے اور غلط سلط معلومات کی بنا پر ایسی باتیں کرنے سے کچھ حاصل نہیں - اس سے ڈیمو کریسی کو نقصان پہنچیگا -

آگے بڑھکر ایک دوست نے یہ بتلایا کہ اگر اس درمیان میں قیمتیں کم ھوجائیں تو؟ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ جسکی ذمہ داری مجھ پر ھے اور جسکے لئے میں انڈویجویلی چیف منسٹر کے پاس ذمہ دار ھوں مگر اس Augustus ھاؤز کے سامنے بھی میں خود کو ذمہ دار سمجھتا ھوں - گو مجھے چیف منسٹر (Cabinet) میں نامزد کئے مگر اسکو قبولتے وقت پورے ھاؤز نے (backing) کی - اس میں (Opposition) بھی شامل ھے - اور انکے اندر کی (Inherent democratic spirit) پر میرا وشواس تھا - (Agreement) میں قیمتوں کے سلسلہ میں انہوں نے یہ اشورنس دیا ھے - Agreement میں یہ لکھا ھوا ھے -

"Our Principals are prepared to give an assurance that if during the period of the contract the price of the pump set is reduced, this reduction in price will be passed on to you". (*vide* letter GA/G3/227 of 1-6-53 from Gunti & Co.).

میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ یہ سب کیا ھے - ھمارے پاس ڈاکومنٹری ایویڈنس ھے لیکن مجھے افسوس ھے کہ ایسی باتیں کہی گئیں - اب وہ دوکان بند کر کے کرنول چلے گئے ھیں ۔اسوقت اس کمپنی کے بے ترتیبیوں کے سلسلہ میں کارروائی ھے مگر میں عمداً فوری کوئی (Action) نہیں لیا اور اس کارروائی کو ویسا ھی رکھا اسلئے کہ ان حالات میں آسانی سے یہ غلط فہمی پیدا کیجاسکتی ھے کہ میں (Vengeance) کی غرض

سے یہ کیا ہوں ۔ محض اسلئے کہ لوگ بغیر کسی غلطی کے بھی پریجوڈسڈ ہوسکتے ہیں ۔ ایک اور چیز کہونگا کہ راؤ انجینیرنگ کمپنی کے ماہانہ پروفارما رپورٹ ماہ ڈسمبر سنہ ۵۲ع کی قابل غور ہے) (میری مثل کا پیج ۱۸ ہے اسکی کاپی کرنے کے بعد اسپیکر صاحب کی اجازت سے ہاؤس کے ٹیبل پر رکھونگا) ۔

RAO ENGINEERING CO.

Proforma showing the ruling prices and the stock position of the different makes of oil engines for the month of December, 1952.

Make	H. P.	Stock on hand	Price per engine
B. G. Sanders engine	$6\frac{1}{2}$/8H.P.	Ten	O.S. Rs. 2,400/-
Kirloskar Petter	5 H.P.	one	O.S. Rs. 1,400/-

(*Vide* page 18 of File No. ENG/1/1, dated 28-2-1951 for the year 1952-53, relating to Medak district).

اس پر بھی میں نے اکتفا نہیں کیا ۔ میں سمجھتا تھا کہ ایسی چیز ہوسکتی ہے ۔ میں نے بمبئی گورنمنٹ کو ریفر کیا ۔ بمبئی گورنمنٹ نے اسکی قیمت ۹۸۶ روپیہ بتلائی ہے ۔ وہ پوری ذمہ داری لیتے ہیں اور ہم صرف ۵۰ فیصد رقم کی ذمہ داری لیتے ہیں ۔ بعد میں بچے ہوئے انجن مینو فیکچرر کو واپس ہوں تو پوری رقم واپس لیتے اور اس پرسوا چھ فیصد سود لیتے ہیں ۔ بینک میں پیسہ رہے تو شائد فینانس منسٹر صاحب بتلاسکینگے کہ اتنا سود نہیں ملتا ۔ ریوینیو ڈپارٹمنٹ کلکٹنگ ڈپارٹمنٹ ہے ۔ فینانس ڈپارٹمنٹ ایک بے انگ ڈپارٹمنٹ اور اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ ایک آرگنائزنگ ڈپارٹمنٹ ہے ان تینوں ڈپارٹمنس کے Secretaries اور آفیسرس سے مشورہ لیکر یہ کیا گیا ۔ اسکے لئے تو آپ مجھے سراھنا چاہئے تھا ۔ اتنے کم پیسوں میں (صرف بیس لاکھ) میں میں یہ سب انتظام آپکی دعا سے کامیاب طور پر کروں تو آپکو اس پر فخر کرنا چاہئے تھا ۔ میں اس سیکالوجی (Psychology) سے کام لیا ہوں کہ جوار وغیرہ کی تقسیم کے سلسلہ میں ۵۰ تھیلے مانگے جاتے تو میں کہا کرتا تھا کہ کیا ۵۰ تھیلے مانگ رہے ہو ۔ لو ۱۰۰ تھیلے لو اور لوگوں کو دو ۔ میں کل ہی رات میں ایک بجے جنگلوں سے واپس آیا ہوں ۔ وہاں مجھ سے یہ کہا گیا کہ ہمارے پاس ۲ انجن کی اور ضرورت ہے ۔ میں نے کہا کیا ۲ انجن پوچھتے ہو ۳۰-۴۰-۵۰ کیوں نہیں پوچھتے ۔ آج صبح مرہٹواڑہ کے چند دوستوں نے بھی یہ کہا ہے ۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں تین گنا زیادہ ہیں ۔ لیکن اسکے باوجود بھی آپ ڈیمانڈ کرتے ہیں تو ہم آپکا ڈیمانڈ پورا کرینگے ۔ کسٹرکٹس میں دینے کے بعد جو انجن بچتے ہیں وہ رکھے گئے ہیں ۔ اور تقریباً دوسو انجن سنٹر کے پاس ریزرو میں ہیں ۔ ممکن ہے کہ میں چند چھوٹی Manufacturer نہ جانتا ہوں اور میں یہ سمجھتا تھا کہ آپ مجھے سکھائینگے کسی ۔

یاڈیلریا سے ڈپارٹمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے - ان سے ڈائرکٹ کنٹراکٹ نہیں کیا گیا ہے dealer وینکٹیشور راؤ صاحب ہوں یا کوئی اور (Manufacturer) کے ساتھ ہمارا جو agreement ہے اسکے اندر ہی کام کرنا پڑیگا مجھے افسوس ہے کہ میں انکی کوئی مدد نہیں کرسکا میں

With malice towards none and with good feeling for all.

کے اصول پر کام کرنے کی کوشش کرتا ہوں ممکن ہے اس میں مجھے زیادہ کامیابی نہ ہوی ہو مجھے خوشی ہوتی اگر میں انکی مدد کرسکتا - کرنول میں مدد کرسکتا ہوں تو کرونگا - انکا پمفلٹ (Department) کے پاس ہے - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں انہیں دشمن نہیں سمجھتا - یہ بدقسمتی ہے کہ بعض مڈل میں جیسا کہ زمین کے معاملہ میں لینڈ لارڈس ہوتے ہیں گالیاں دیکر جاتے ہیں - انہیں سننا ہی پڑتا ہے - لیکن وہ پولٹیکل اشیو نہیں بننی چاہئے - میں نے کئی لوگوں سے کہا ہے کہ میرے والد منسٹر نہیں تھے میرے دادا منسٹر نہیں تھے - میں ہوں تو میں بھی جانیوالا ہوں مجھے اسکی فکر نہیں ہے کہ اگر منسٹری نہ رہے تو کیا ہوگا - یہ اسکنڈل مانگرنگ (Scandal mongering) ہے - ونکٹیشور راؤ صاحب نے جو (Fantastic and imaginary) فیگرس دئے ہیں وہ میرے ڈپارٹمنٹ میں ہیں - اور اسی پر یہ ساری تفصیلات آگئیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا آنریبل منسٹر زیادہ وقت لینگے ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - مجھے چند اور امور کے بارے میں بھی وضاحت کرنا ہے اسلئے مجھے کم از کم مزید ۱۰ منٹ دئے جائیں تو ٹھیک ہوگا -

یہ کہا گیا کہ آپ تو انجن پھینک دیتے ہیں لیکن ان لوگوں کو ڈسٹرکٹس اور تعلقوں سے یہاں آنا پڑتا ہے اس سلسلہ میں ڈپارٹمنٹ کافی تفصیل سے غور کر کے ضرورتوں کے طرف رجوع ہو کر مناسب انتظامات کیا - میں بھی کلٹیویٹر کا درد جانتا ہوں اسکے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھتا ہوں - میں یہ تو دعوی نہیں کرتا کہ (Farmers) کو آرگنائیز (Organise) کرنے کا پورا ذمہ میرا ہے بلکہ میرے پولیٹیکل فیلڈ میں آنیکی ایک آدہ وجہ یہ بھی ہے - میرے پولیٹیکل اپوننٹس میرے خلاف کہنے والے تو میرے قد پر بھی اعتراض کرینگے - میری عمر پر بھی اعتراض کرینگے میرے رنگ پر بھی اعتراض کرینگے لیکن یہ ماننا پڑیگا کہ میں گاؤں میں پھرتا ہوں - بلکہ اکثر یہ شکایت رہی ہے کہ میں زیادہ گھوما کرتا ہوں - میری یہی خاص طاقت ہے کہ میں لوگوں کے درمیان جاتا ہوں - مجھے انکے مشکلات کا کافی اندازہ ہے - میں اسپر غور کرتا ہوں کہ کس طرح حالات کو ٹھیک کرنا چاہئے - ونکٹیشور راؤ صاحب کا کیس جو موضوع بحث بنا ہوا ہے .....

شری نریندر - یا موضوع بحث بنایا گیا ہے -

ڈاکٹر چنار یڈی - (Seruices and repairs) کے بارےمیں جو امور طے پائےھیں اس سلسله میں تفصیلات کا ذکر کرونگا ۔ اس بارے میں میں کندی سری نیواس راؤ اور ونکٹیشور راؤ کے گیارنٹی سرٹیفیکیٹ پیش کرتا هوں ۔ همارے حالیه شرائط میں یه درج هے

" If required we agree to transport the pumping set and accessories at a flat rate of As. 12 per mile and Rs. 8/- for loading and unloading from godown to place of installation".

اسکے مقابله میں میں ونکٹیشور راؤ صاحب سے متعلقه file میں سے ان کی شرط بتلاتا هوں

" We undertake to transport the pumping set complete with accessories to the spot of installation at the following charges to be paid by the cultivator.

1. O.S. Re. 1/- per mile for transport & O.S. 10 for loading and unloading, etc.

اب سوال صرف معمولی حساب کا رهجاتاهےکیا ان کے ایک روپیه حالی سےهمارےبارهآنهکلدار اور اسی طرح سے ان کے دس روپیه حالی سےهمارےآٹھ روپیهکلدار زیاده هیں ؟ اس حساب میں غلطی یا غلط فهمی هونے کا کوئی اندیشه نهیں هے۔

اس کے علاوه همارے نئے شرائط میں

Installation charge for the pumping set will be I.G. Rs. 50.

اس کے مقابله میں ونکٹیشور راؤ صاحب کے (Agreement) میں

" We undertake to instal the pumping set at the cultivator's well on payment of O.S. Rs. 75".

(۵۷) روپیه حالی (۵۰) روپیه کلدار سے کم تو نهیں هیں اس کے بعد بهی ملزم میں ۔ اور مستغیث کچھ اورلوگ بن جاتے هیں ۔ ایک اور چیزیه که پہلے چھ مہینے Free service کے ساتھ ساتھ ان انجنوں میں سے کسی ایک کو چننے کا اختیار کاشتکار کو هے اور اس وجه سے manufacturers کو ظاهر هے که گهوم گهوم کر کا هکوں کو تیار کرنا پڑیگا ۔ گورنمنٹ خود کو ان Manufacturers کے Selling Agents یا (Distributors) کے حالت کو (Reduce) نهیں کیا اور جو انجن جس کسی کمپنی کے بیچے جاتے هیں وه انهیں واپس کرینگے اور ان کی رقم معه سود کے وصول کرلی جائیگی اور پهر گاؤں کے لوگوں کو بهٹکانے والے بهی هوتے هیں ۔ اس میں ریورنگ اس قدر کرنی پڑتی هے اور کاشتکاروں کا اعتماد حاصل کرنا پڑتا هے که وه کامپیٹیشن میں لگ سکیگی یا نهیں یه ان پر چهوڑ دیتا هوں ۔ اس میں چھ مهینے کے بعد فری سروس کا جو خرچه آئیگا اس کے بارے میں بهی عرض کرنا هے ۔

After the first six months, for minor repairs there will be a charge of I.G. Rs. 15

اور ان کے پاس

" We undertake free servicing and repairs for six months from the date of installation. Afterwards the following charges will be made for repairs......

O.S. Rs. 20. "

پندرہ کلدار کے مقابلہ میں ۲۰ حالی ہیں ۔ میں اس بارے میں زیادہ وقت لینا نہیں چاھتا ۔ ڈپارٹمنٹ کے آفیسرس پر چھوڑنا نہیں چاھتا ۔ میں ہر قدم پر اس کی ذمہ داری لیتا ہوں ۔ غلط ہوا ہے تو میں ہی ملزم نمبر ایک ہوں اور اگر کوئی سراہتے ہیں تو اس کا بھی حقدار میں ہوں ۔ اور اگر آپ یہ کریڈٹ نہیں دیتے تو آپ ڈیمو کریسی کا دروازہ غلط طریقہ سے بند رکھتے ہیں اگر آپ اس کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں تو میں سمجھونگا کہ ڈیمو کریسی کے دروازوں کو اور کھٹکھٹانا پڑیگا ۔ ھاؤز اور Opposition کا بھی اچھے کاموں میں appreciation ملا ہے ۔ مجھے تو اس بات پر فخر ہے ۔ اور اس بارے میں کئی موقعوں پر میری ہمت افزائی بھی ہوئی ہے ۔ اور خود اپوزیشن کی طرف سے مجھے اس کام میں کوآپریشن ملا ہے ۔ اور پولیٹیکل پارٹیز نے جب کہ میں ٹور پر تھا اس بارے میں کافی کنسٹرکٹیو سجیشنس دئے ۔ ایسی صورت میں میں دعوی کرسکتا ہوں کہ میں اس بارے میں مایوس نہیں ہوں ۔ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھی میری طرف سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں یہ بھی کہدینا چاھتا ہوں کہ کاشتکاروں کو نقد پیسہ کیوں نہیں دینا چاھئیے ۔ اور اس سے کیا ہوتا ہے ۔ پولیٹیکل کاریہ کرتا بھی اس بارے میں کیا کوشش کرتے ہیں ۔ ہوتا یہ ہے کہ لوگ تقاوی لیتے وقت غلط طریقہ سے ہی کیوں نہ ہو سمجھتے ہیں کہ ہمیں پھر واپس دینا نہیں پڑیگا ۔ چنانچہ اسی تصور میں ۲۰ فیصد تک بھی کسی کو رشوت دیکر یا اور فضول طریقہ سے خرچ کر کے سو میں سے ۷۰ روپیئے بخوشی حاصل کرلیتے ہیں ۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ ۷۰ روپیے ملگئے ۔ مگر دو سال کے بعد جائداد کی قرقی، ضبطی، ہراج وغیرہ کی کارروائی انکے خلاف ہوتی ہے ۔ تو اس وقت کاشتکار کی کیا پریشانی ہوتی ہے اس کا میں اندازہ کرسکتا ہوں اور مجھے یقین ہے ادھر کے بہت سے آنریبل ممبرس اندازہ فرماسکتے ہیں ۔ میں اس قسم کے کئی Cases میں اب نہیں پہلے پبلک کارکن کی حیثیت سے اور پولس ایکشن سے پہلے بھی ان مصیبتوں کو بھگتتے دیکھا ہوں ۔ میرا توخیال ہے کہ دوسرے وجوھات کے ساتھ ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ (Co-operative Bank) کے قرضوں سے کاشتکار فائدہ اٹھانے کے بجائے بہت نقصان اٹھائے اور پریشانی کا شکار ہوئے ۔ اور آج وہ طریقہ اسطرح کامیاب نہیں ثابت ہوا ۔ ہمیں تو کاشتکار کا پیرنٹل کیر (Parental Care) کرنا پڑتا ہے ۔

'You have to do this, you have to accept this'
ہم کوئی بے ایمانی نہیں کررہے ہیں - اگر بے ایمانی کرینگے تو وہ برا ہوگا - ہوتا یہ ہے کہ رسید پیش کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا دوکاندار سے کہتے ہیں کہ ۵۰ روپیے زیادہ لیکر زیادہ کی رسید لکھدو - وہ لکھدیتا ہے - اسلئے اسپر نگرانی رکھنی پڑی - پہلے تو چار ہزار فی انجن مقرر تھا - لیکن میں نے اس کو تین ہزار کردیا - میں چاہتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس پیسے سے فائدہ اٹھائیں - آنریبل ممبر جیورگی نے یاد پڑتا ہے کہ گزشتہ کسی موقع پر یہ الزام لگایا کہ پہلے تین ہزار تھے اب چار ہزار کردئے گئے ہیں - لیکن واقعہ یہ ہے کہ پہلے چار ہزار تھے اور اب تین ہزار کردئے گئے ہیں - تو اس وقت اس آنریبل ممبر کا کہنا میرے پر الزام نہیں ہے بلکہ میرے لئے (Compliment) ہے - یہ صحیح ہے کہ جو رقم دی جارہی ہے وہ بھیک تو نہیں ہے - وہ قرضہ ہے اور سود کے ساتھ واپس دینا پڑتا ہے مگر اس سے زیادہ لوگوں کو بھی فائدہ پہنچانے کی ضرورت ہے - دو ور ڈھائی ہزار کی لمٹ بھی اسلئے رکھی گئی ہے خاص طور پر کرلوسکر انجن انڈین مینوفیکچرڈ ہونے پر چیلنج کیا گیا - میں ایسے چیلنس سے گھبراتا ہوں - اسلئے کہ ایسے جذبات میں آکر اصل واقعات سے دور ہونے کا اور غلط نتیجوں پر پہنچنے کا احتمال رہتا ہے ورنہ میں بھی خوب بولنے والا ہوں - اور بول سکتا ہوں - کانگریس میں اور دوسرے پبلک زندگی میں بھی میرا یہ ریپوٹیشن ہے کہ میں خوب بولتا ہوں اور سختی کے ساتھ بول سکتا ہوں - میں اس چیز میں پکا ہوں - لیکن اسطرح جذبات میں آکر صحیح اور غلط میں تمیز کرنے میں غلطی نہیں کرنی چاہئے - کرلوسکر کے انڈین مینوفیکچر ہونے کے بارے میں کہا گیا - میں خود اس فیکٹری کو دیکھا ہوں - بلم پلی فیکٹری بھی دیکھا ہوں وہاں کے لیبررز کے نمائندوں اور ان کے صدر صاحب ہاؤز کے ایک معزز رکن شری یم - بچیا بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں - ان سے بھی ملا ہوں اور میں سب دیکھا ہوں - میں ایسے لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کسی آدمی کو نہ دیکھیں - اور ایک بند کمرے میں بیٹھکر کچھ کریں - اگر یہی ڈیموکریسی ہے تو میں اسکو نہیں مانتا - تو میں کہہ رہا تھا کہ میں نے کرلوسکر فیکٹری کو دیکھا ہے - آنریبل فینانس منسٹر نے جرمنی میں فیکٹری دیکھنے میں جتنا وقت لگایا میں نے اس سے زیادہ وقت ہی دیا ہے - تفصیلات بھی دیکھا ہوں - یہ صحیح ہے کہ پراگا کے کچھ ٹولس وہاں جاتے ہیں - آنریبل منسٹر کامرس اینڈ انڈسٹریز بھی اسکی وضاحت کرینگے کہ یہ انڈین مینوفیکچر ہے یا کیا ہے - جہاں تک میں نے دیکھا ہے صرف ایک پارٹ باہر سے (Import) ہوتا ہے - مجھے اسکا نام یاد نہیں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آج یہ بحث یہاں ہونے والی ہے تو میں اسکو معلوم کرکے آتا - یہ ایک پارٹ انڈیا کے باہر سے امپورٹ کیا جاتا ہے - اسکے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے لائسنس بھی دیا ہے - مجھے تعجب تو یہ ہے کہ اس طرح ایک پارٹ فارن سے (Import) ہونے پر کوئی اگر عذر ہوسکتا ہے تو وہ لوگ اکثر باہر کے انجنوں میں (Deal) کرنے والے ونکٹیشور راؤ جیسے (Dealers) کی وکالت کس طرح کرسکتے ہیں - میں آپ سے کہونگا کہ مسٹر کرلوسکر سنٹرل گورنمنٹ

روڈ ٹرانسپورٹ Development Council) کے ممبر ھیں ۔ انکو حکومت بمبئی نے اکسپرٹ کے طور پر بلایا تھا ۔ اب اگر آپ یہ کہیں کہ شری مرارجی دیسائی کو جو بمبئی کے چیف منسٹر ھیں ان کے لڑکے کے ساتھ کرلوسکر خاندان کی ایک لڑکی کی شادی ھوئی یا یہاں کے بعض ممبرس بلکہ اپوزیشن میں سے بھی میرے عزیز ھوتے ھیں تو بھلا بتلائے ان باتوں سے کیا حاصل ھے ۔ خیر پھر بھی مجھے خوشی ھے کہ چاھے کسی سلسلہ میں کیوں نہو ھمیں ان تمام باتوں پر غور کرنے کا موقع ملا ھے اور غلط فہمی دور کرنے کا موقع ملا ۔ ڈیموکریسی میں ایسی باتیں ھوتی ھیں ۔ دوسرے لوگ کہیں تو برا ھے لیکن ھم خود آپس میں ان باتوں پر ایک دوسرے کے (Good will) کے ساتھ غور کریں تو اس سے میں سمجھتا ھوں کہ ڈیموکریسی کی شاندار جیت ھوسکتی ھے اور یہ ڈیموکریسی کی شاندار جیت ھے ۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ھیں کہ میں ناتجربہ کار ھوں نوجوان ھوں اسلئے ممکن ھے کہ ڈپارٹمنٹ والے مجھے جیسا چاھے چکر دیتے ھونگے ۔ یہ کس حد تک ٹھیک ھے اس کا اندازہ آپکو ڈپارٹمنٹ والوں کے ان خیالات سے ھوگا کہ وہ یہ محسوس کرتے ھیں کہ میں بہت چھوٹی چھوٹی تفصیلات کی چھان بین کرتا ھوں اور تفصیلات سے واقف ھوں وھاں ڈپارٹمنٹ کے اھم اور ضروری باتوں سے بھی بے خبر نہیں ھوں ۔ چکر وغیرہ دینے کی کوئی بات نہیں ھے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ میں نے تمام ضروری باتوں پر روشنی ڈالی ھے ۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں پندرہ بیس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لونگا ۔ مجھے اپنا وعدہ پورا کرنا ھے ۔ باقی جو چیزیں ویل اریگیشن، کاسٹ آف کلٹیویشن، کاسٹ آف اریگیشن پر ایکر (Cost of irrigation per acre) مینر اریگیشن ، Tanks وغیرہ کے بارے میں رھگئی ھیں وہ کسی اور وقت زیر بحث لائی جائینگی ۔ اور بالخصوص آنریبل ممبر (ورنگل) نے جن چیزوں کی جانب جس سنجیدگی سے توجہ دلائی اس سنجیدگی سے اور پورے سائنٹفک (Scientific) اور ٹیکنیکل (Technical) معلومات کے ساتھ ان کا جواب بھی میں کسی اور موقعہ پر دونگا ۔

7. 20 p.m. The House then adjourned till Two of the clock on Monday the 21st September, 1953.
